Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک آنسو میں کربلا

حصہ سوم

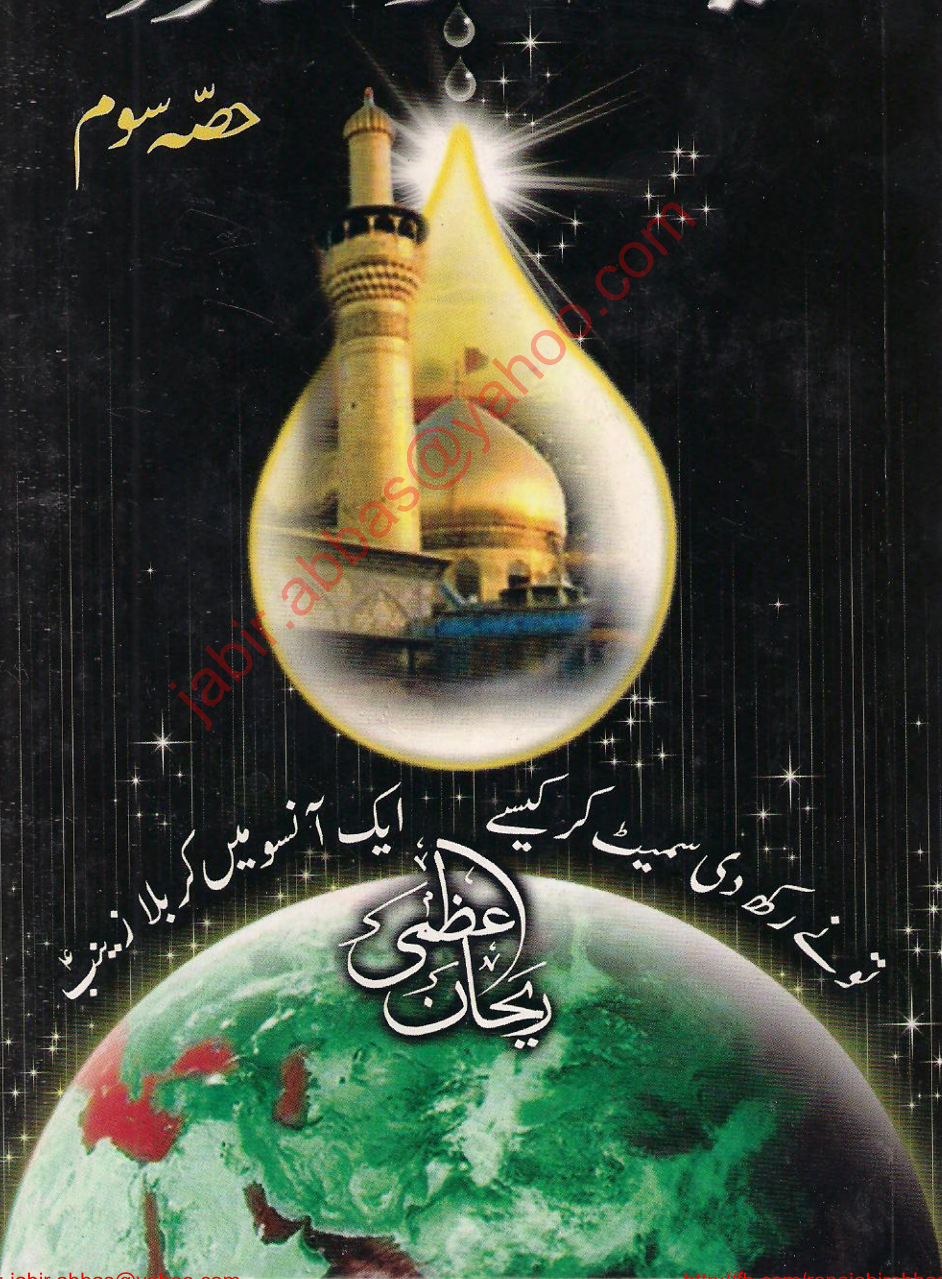

تو نے رکھ دی سمیٹ کر کیسے
ایک آنسو میں کربلا زینبؑ

ریحان اعظمی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۸۶

۹۲_۱۱۰

یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

NOT FOR COMMERCIAL

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جملہ حقوق بہ حق ناشر محفوظ ہیں

ایک آنسو میں کربلا

حصہ سوم

ندیم سرور
اور کراچی کی دیگر ماتمی انجمنوں کے
مشہور و معروف نوحہ خوانوں کے نوحوں کا مجموعہ

شاعر اہل بیت

ریحان اعظمی

ترتیب و تدوین

اے ایچ رضوی

ناشر

محفوظ بک ایجنسی ❁ مارٹن روڈ کراچی

محفوظ MBA

Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

SCAN کیا ... طالب دعا ... رانا جابر عباس

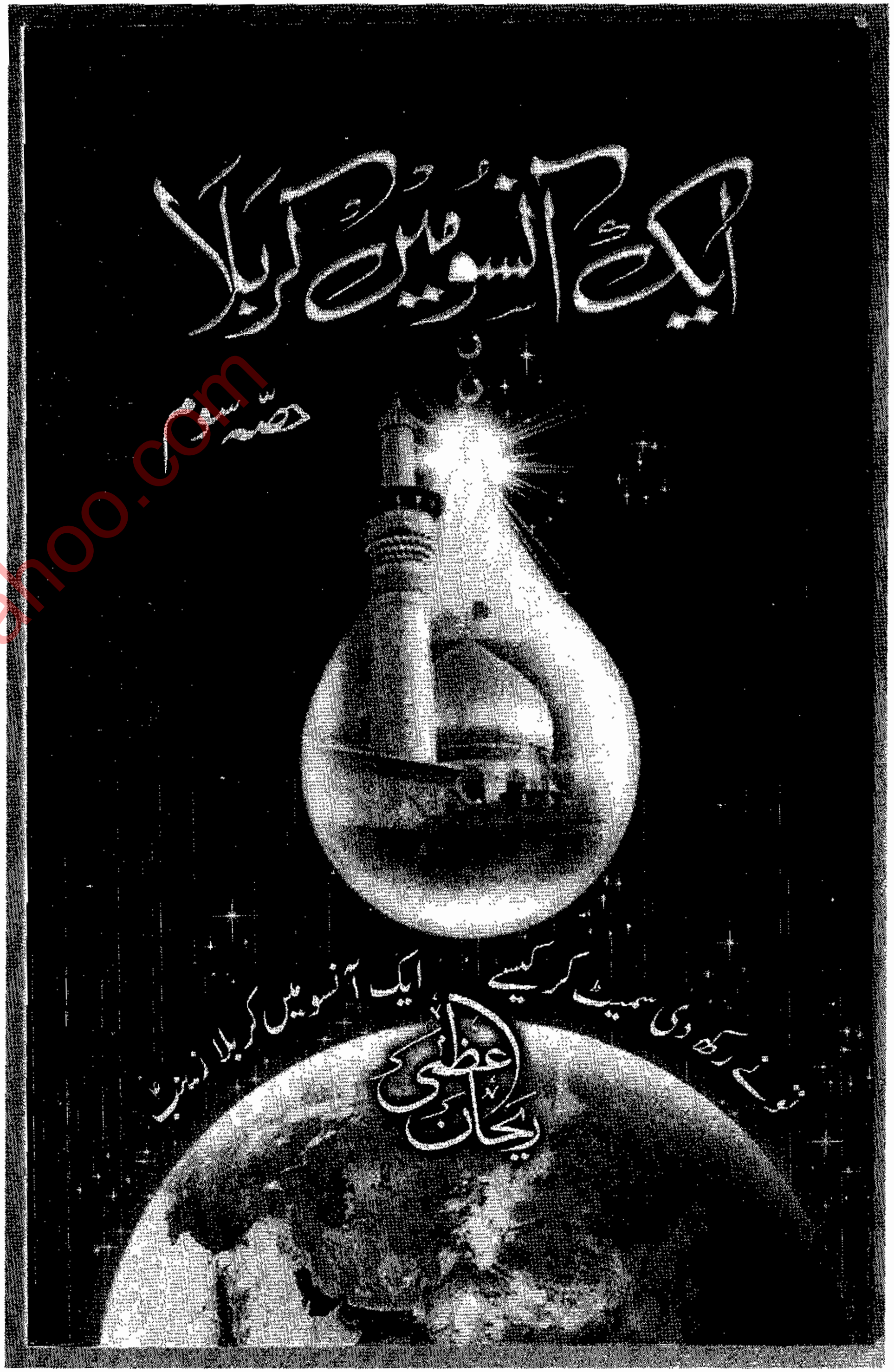

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست مضامین ایک آنسو میں کربلا (حصہ سوم)

کچھ اپنے بارے میں	ڈاکٹر ریحان اعظمی	۱۰
من تورا حاجی بگویم تو میرا ملّا بگو	سیّد ندیم رضا سرورؔ	۱۳
جناب زہراؑ کا لاڈلہ پوتا	سیّد حیدر عباس رضوی	۱۶
ریحانؔ اور میں!	سیّد سبط جعفر زیدی	۱۸
کیا یارِ طرحدار ہے ریحانؔ اعظمی (نظم)	سیّد سبط جعفر زیدی	۲۷
شاعری کا جن	سیّدہ ثمر زیدی (دبئی)	۲۸

فہرست نوحہ جات

مصرعہ اوّل	صاحب بیاض	صفحہ نمبر
نوحہ جات سال 2009ء		
تھک جائے گا سورج، یہ سفر ختم نہ ہوگا	(ندیم سرورؔ)	۳۱
جلتے ہوئے خیموں کی بجھتی راکھ پر بیبیاں رہ گئیں	(ندیم سرورؔ)	۳۸
مسلمؑ دیاں دھیاں فجر دیلے	(ندیم سرورؔ)	۳۹
ماتم یہ محمدؐ کے نواسے کا بپا ہے	(علی شناور، علی جی، فرزند ندیم سرورؔ)	۴۲
عباسؑ نہ اب لوٹ کے آئے گا سکینہؑ	(ندیم سرورؔ)	۴۴
مَیں رہوں یا نہ رہوں، میرا اسلام رہے گا	(ندیم سرورؔ)	۴۶
سلام عباسؑ یا مولا، سلام عباسؑ یا مولا	(ندیم سرورؔ)	۴۹
الشّام! الشّام! الشّام!	(ندیم سرورؔ)	۵۲
نوحہ جات سال 2008ء		
بَس یا حُسینؑ، بَس یا حُسینؑ	(ندیم سرورؔ)	۵۵
عباسؑ بلاتا ہے، عباسؑ بلاتا ہے	(ندیم سرورؔ)	۵۹

ہائے ہائے قاسمؑ، ہائے قاسمؑ	(ندیم سرورؔ)	۶۱
بڑا روئی سکینہؑ یہاں، ہاں یہ ہے شہرِ شام	(ندیم سرورؔ)	۶۶
کیا محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں	(علی شناورؔ، علی جی فرزند ندیم سرورؔ)	۶۹
سِناں پہ ہُوں تو کیا ہوا	(ندیم سرورؔ)	۷۲
ایسا بنا میں ساربان! ساربان!	(ندیم سرورؔ)	۷۶
نوحہ جات سال 2007ء		
سَلام! یا حُسینؑ! سَلام! یا حُسینؑ!	(ندیم سرورؔ)	۷۹
بہتی رہی فُرات، بہتی رہتی فُرات	(ندیم سرورؔ)	۸۲
سجّادؑ! سجّادؑ! سجّادؑ!	(ندیم سرورؔ)	۸۵
میری سکینہؑ، اس طرح نہ رونا	(ندیم سرورؔ)	۸۹
کارواں! کارواں! عباسؑ اسیر کارواں	(ندیم سرورؔ)	۹۲
مَیں نوکِ سناں پر ہُوں	(ندیم سرورؔ)	۹۵
پیارے نبیؐ کی، پیاری نواسی	(علی شناورؔ، علی جی فرزند ندیم سرورؔ)	۹۹
نوحہ جات سال 2006		
ہم دیکھیں گے، لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے	(ندیم سرورؔ)	۱۰۲
کون قائل تھا سَلامی کہ جہاں اور بھی ہے	(ندیم سرورؔ)	۱۰۶
واہ میرے لال عباسؑ، کیا بات ہے	(ندیم سرورؔ)	۱۰۸
خنجر قریب، زانوئے قاتل قریب ہے	(ندیم سرورؔ)	۱۱۲
غمزدہ کاروان وی پورتہ شہہؑ بابا	(ندیم سرورؔ)	۱۱۶
ہم ہوں گے کہیں، تم کہیں جاؤ گی سکینہؑ	(ندیم سرورؔ)	۱۱۹
ہائے صُغراؑ! بتا کیا لکھوں بتا کیا لکھوں	(ندیم سرورؔ)	۱۲۲
ہاں! مجھے پیدل چلنا آ گیا	(ندیم سرورؔ)	۱۲۵
متفرق انجمنوں کے نوحہ جات		
میری ماں نے مجھے زینبؑ برائے کربلا پالا	(انجمن دستۂ پنجتنیؑ)	۱۲۹

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب علم خون میں تر نہر سے لے آئے حسینؑ	(فراز حیدر)	۱۳۰
اُجڑی ہوئی دہلیز پر صغراؑ نہ انتظار کر	(انجمن رونق دین اسلام)	۱۳۱
اب کوئی نہیں قید میں تنہا ہے سکینہؑ	(انجمن محمدی قدیم)	۱۳۲
غازیؑ کو یاد کرکے آنسو بہا رہے ہیں	(انجمن دستۂ پنجتنیؑ)	۱۳۳
میرے قاسمؑ کی آئی ہے مہندی	(انجمن دستۂ پنجتنیؑ)	۱۳۵
باباؑ مرا مارا گیا کرب و بلا روتی رہی	(انجمن دستۂ پنجتنیؑ)	۱۳۷
ظہورِ حُجّت والا بہت ضروری ہے	(عامر بلتستانی)	۱۳۹
زمین گریہ کناں ہے فلکِ نوحہ کناں	(اقبال بلتستانی، اسکردو)	۱۴۱
اُٹھ لعل میرے اصغرؑ، اٹھ چاند میرے اصغرؑ	(انجمن فدائے محمدی جعفر طیار)	۱۴۲
بہن رہائی ملے تو ضرور آنا تم	(انجمن فدائے محمدی جعفر طیار)	۱۴۴
دم بدم ہے وظیفہ میرا، یا علیؑ، یا علیؑ، یا علیؑ	(انجمن رونق دین اسلام)	۱۴۶
بعدِ قتلِ شاہ نوحہ عابدؑ مُضطر کا تھا	(انجمن رونق دین اسلام)	۱۴۸
کہا ماں نے تڑپ کر کھو گئے ہو تم کہاں اکبرؑ	(انجمن رونق دین اسلام)	۱۵۰
ہے فاطمہ زہراؑ کی دعا ماتمِ شبیرؑ	(انجمن رونق دین اسلام)	۱۵۱
حیدرؑ کربِ و بلا عباسؑ میرِ کارواں	------------	۱۵۳
بین کرتی تھی سرِ کرب و بلا اصغرؑ کی ماں	(انجمن رونق دین اسلام)	۱۵۵
ہائے علیؑ، ہائے علیؑ	(انجمن رونق دین اسلام)	۱۵۶
رو رو کے پُکا کرتی تھی معصوم سکینہؑ	(انجمن رونق دین اسلام)	۱۵۸
جہاں جہاں خدا، وہاں حسینؑ ہی حسینؑ ہے	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۱۶۰
ہائے عابدؑ بیمار	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۱۶۲
غم کے ہیں دو سمندر عباسؑ اور سکینہؑ	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۱۶۵
چہلم غریب بھائی کا زینبؑ منائے گی	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۱۶۷
یاد زینبؑ کو وطن میں جب کبھی آئے حسینؑ	------------	۱۶۹
قلبِ زہراؑ کی دعا، عباسؑ ہے عباسؑ ہے	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۱۷۰

کھلا بابِ زنداں چلو گھر سکینہؑ، بہت سو چکیں	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۱۷۲
میں لُٹ گئی اے بابا	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۱۷۴
یارب میرے اس خواب کو تعبیر عطا کر	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۱۷۶
اکبرؑ کہاں گیا، واویلا! واویلا!	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۱۷۸
کربلا! اے کربلا! یہ ستم کیا ہوا	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۱۸۰
شام کی گلیوں میں کیسا تھا سفر زینبؑ کا	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۱۸۲
شبیرؑ کی مجلس ہے یہاں ذکرِ خدا ہے	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۱۸۴
ماں کو کیوں تکتا تھا بے شیر کا سر نیزے سے	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۱۸۶
ہائے اکبرؑ کہہ کے بن میں ام لیلیٰ رہ گئی	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۱۸۸
نہ اٹھو نہ چلو یا رسن کھول دو میری فریاد سنو	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۱۸۹
قافلہ آ گیا، قافلہ آ گیا	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۱۹۲
جب ہو گئے ماموں پہ فدا عونؑ و محمدؑ	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۱۹۳
مہندی لگا کے قاسمؑ مقتل کو جا رہے ہیں	(انجمن تنظیم الحیدری، انچولی)	۱۹۵
زینبؑ نے کہا ہائے علمدارؑ، برادر میں لٹ گئی بن میں	(انجمن جانثاران حیدری)	۱۹۷
عباسؑ ترے بعد ہے جینا میرا دشوار، ہائے علمدارؑ	------------	۱۹۹
خود آئے نہ خط بھیجا، کیا بھول گئے بابا	(انجمن عزائے حسینؑ جعفر طیار)	۲۰۱
مقتل سے شہؑ والا نے کہا، عباسؑ سنبھالو زینبؑ کو	انجمن گروہ حسینؑ (ملیر برف خانہ)	۲۰۳
میری بچی کا رکھنا خیال	(انجمن تنظیم الحیدری، انچولی کراچی)	۲۰۵
دردِ دلِ زینبؑ کی دوا، عونؑ و محمدؑ	(انجمن فدائے محمدی، جعفر طیار)	۲۰۸
پیاسوں کا آسرا تھا، علمدارِ کربلا	------------	۲۱۰
سُن کے بن میں تری فغاں زینبؑ	------------	۲۱۲
شبیرؑ کے لاشے پہ سکینہؑ کا تھا نالہ ہے ہے میرے بابا	(انجمن عزائے حسین جعفر طیار)	۲۱۳
ترے صدقے یا حسینؑ، ترے صدقے یا حسینؑ	(انجمن فدائے محمدی جعفر طیار)	۲۱۵
ہائے شام نے مار دیا	(انجمن تنظیم حیدری)	۲۱۷

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعدِ عباسؑ دلاور یہ علمبردار ہے	————	۲۲۰
بھائی ترا نہیں رہا صغراؑ نہ انتظار کر	————	۲۲۲
علَم سے مانگو، تو سب ملے گا	(انجمن دستۂ پنجتنیؑ)	۲۲۳
چہلم غریب بھائی کا زینبؑ منائے گی	(انجمن غلامان ابن حسنؑ)	۲۲۶
نہ آیا پھر نہ آیا گھر پلٹ کر نینوا والا مسافر	(انجمن مخدومۂ کونین)	۲۲۷
پردیس جانے والے بابا نہ دل دکھانا	————	۲۲۹
مظلومیت کے محور، عباسؑ اور سکینہؑ	(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)	۲۳۰
عمّو مجھے پیاس لگی ہے	(انجمن دستۂ پنجتنیؑ)	۲۳۲
عباسؑ سدھارو، مرے غمخوار سدھارو	(انجمن لشکر عباس، حیدرآباد)	۲۳۵
پکاری زینبؑ کہاں ہو بابا، حسینؑ مرنے کو جارہے ہیں	(انجمن لشکر عباسؑ، حیدرآباد)	۲۳۷
اے چھوٹی سی زہراؑ، اے ننھی سی زہراؑ	(انجمن مخدومۂ کونین)	۲۴۰
عباسؑ چلے آؤ، عباسؑ چلے آؤ، اب اور نہ تڑپاؤ	(اکبر بھائی، گلستان جوہر)	۲۴۲
جائیں گے وطن جائیں گے	(انجمن فدائے محمدی، جعفر طیار)	۲۴۴
یہ اشکوں سے صغراؑ نے خط میں لکھا ہے	(انجمن زینبیہ، بمبئی)	۲۴۷
نبیؐ کے لعل سے اک عہد اس گھڑی کرلو	(انجمن تنظیم امامیہ)	۲۴۸
کہاں ہو اے میرے بابا، سکینہؑ یاد کرتی ہے	(انجمن زینبیہ، بمبئی، بھارت)	۲۵۱
یہ بین تھے اک دُکھیا کے	(انجمن زینبیہ، بمبئی بھارت)	۲۵۳
حسینؑ عالمِ غربت میں قتل ہوتا ہے	————	۲۵۴
علم عباسؑ کا ہے، بھرم عباسؑ کا ہے	————	۲۵۷
لگتا ہے کرتی ہے صغراؑ فغاں	————	۲۵۹
یہ راہِ شام ہے، تیرا وطن نہیں زینبؑ	(انجمن زینبیہ بمبئی، بھارت)	۲۶۱
اے حسینؑ اے شہِؑ کربلا	(انجمن مخدومہ کونین، کراچی)	۲۶۲
جارہی ہے لو کرب و بلا	(انجمن مخدومہ کونین، کراچی)	۲۶۴
حسینؑ کا مرتبہ زمانہ جانے	(انجمن مخدومہ کونین، کراچی)	۲۶۶

خبر یہ شام سے زینبؑ ہے لائی	(انجمن زینبیہ، بمبئی بھارت)	۲۶۸
ہائے بیمار مسافر پہ غشی طاری تھی	(انجمن زینبیہ، بمبئی بھارت)	۲۷۰
اے چشمِ فلک دیکھ لے عباسؑ یہی ہے	(انجمن زینبیہ، بمبئی بھارت)	۲۷۱
میں شام کی مسافرہ زینبؑ ہے میرا نام	(انجمن زینبیہ، بمبئی بھارت)	۲۷۲
اے شہِؑ مشرقین زندہ باد	(انجمن زینبیہ، بمبئی بھارت)	۲۷۴
کیوں آج سجا، دربارِ ستم بازارِ جفا	(انجمن مخدومہ کونین، کراچی)	۲۷۸
ہر ایک دور کی عزت حسینؑ کا پرچم	(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)	۲۸۰
دربار رودیا کبھی، بازار رودیا	(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)	۲۸۳
کیا ہوا بچّہ میرا، اے زمینِ کربلا	(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)	۲۸۵
امّاں میری امّاں مجھے پانی تو پلا دو	(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)	۲۸۶
اے وائے نہرِ علقمہ	(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)	۲۸۷
ماتم کی صداؤں سے فلک کانپ اٹھے گا	(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)	۲۹۰
(تحریر: تلمیذِ ریحان اعظمی: ثمر زیدی، دبئی)		
مرحبا حسینؑ، مرحبا حسینؑ	(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)	۲۹۳
بازارِ شام جب آیا	(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)	۲۹۵
یا حسینؑ یا حسینؑ	(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)	۲۹۷
جاری رہے گی یہ عزا، جاری رہے گی	(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)	۳۰۰
برستے تیروں میں یہ کس کا جنازہ نکلا	(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)	۳۰۲
زینبؑ میری بہنا، زینبؑ میری بہنا	(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)	۳۰۴
چُھٹ کے قید سے آئی ہے زینبؑ	(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)	۳۰۷
شبیرؑ کا سرتن سے جدا ہوگیا جس دم	(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)	۳۰۹
فِضّہ جو ایک خاص کنیزِ بتولؑ تھیں	(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)	۳۱۳
یا عونؑ محمدؑ، یا عونؑ محمدؑ	(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)	۳۱۶
اے شاہِ شہیداںؑ	(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)	۳۱۸

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ جات سال 2009ء

تھک جائے گا سورج، یہ سفر ختم نہ ہوگا

(ندیم سرورؔ)

جو محمدؐ کا وفادار ہے، اللہ اس کا
کربلا اُس کی، نجف اُس کا، مدینہ اس کا
زندگی ہے تو بس، علیؑ کی طرح
موت آئے تو، یاحسینؑ، یاحسینؑ
یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ
آواز محمدؐ کا اثر ختم نہ ہوگا
تھک جائے گا سورج، یہ سفر ختم نہ ہوگا
یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ

لاریب کہ رسولؐ کی دونوں ہیں زیب و زین
پہلو میں یا علیؑ ہے تو گودی میں یا حسینؑ
لوح و قلم کا عِلم کا، سَالک ہے یا علیؑ
جب تک خدا کا مُلک ہے، مالک ہے یاحسینؑ
یہ عِلم کا دَر صبر کا گھر، ختم نہ ہوگا
تھک جائے گا سورج، یہ سفر ختم نہ ہوگا
یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ

یہ سلطنت عشق ہے، خود دار ملیں گے
سلمانؑ و ابوذرؓ سے، وفادار ملیں گے
عاشق یہاں میثمؑ سے، جگردار ملیں گے
جینے کے لیے مرنے پہ، تیار ملیں گے
کٹ جائے زباں عِشق مگر، ختم نہ ہوگا
تھک جائے گا سورج، یہ سفر ختم نہ ہوگا
یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ

مُسلم بن عقیلؑ، سفیر حسینؑ ہے
حُب علیؑ ہے دل میں، مُشیر حسینؑ ہے
وہ بادشاہ اور یہ وزیر حسینؑ ہے
ایسا وزیر ہے کہ فقیر حسینؑ ہے
تاحشر سفارت کا سفر، ختم نہ ہوگا
تھک جائے گا سورج، یہ سفر ختم نہ ہوگا
یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ

حُرؑ کو سخی حسینؑ نے، عالی بنا دیا
ایسا کہ پنجتنؑ کا، سوالی بنا دیا
نادِ علیؑ نے اِس کو، جلالی بنا دیا
رومالِ فاطمہؑ نے، مثالی بنا دیا
یہ دَر ہے عَطاؤں کا، یہ دَر ختم نہ ہوگا
تھک جائے گا سورج، یہ سفر ختم نہ ہوگا

اے میرے ربِ جہاں، اے محمدؐ کے خدا
یہ تیرا عشق ہی تھا، جس کی پرواز جُدا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پنجتن سے جو ملا، عشق کا تیرے سفر
عشقِ حیدر میں ملا، کبھی میثمؓ، کبھی مقدادؓ و ابوذر میں ملا
کبھی سلمانؓ کے دل میں کبھی قنبرؓ میں ملا
اور مقتل میں جو دیکھا تو بہتر ۷۲ میں ملا
لائق عشق ہے تو، تیرا جلوہ ہر سُو

اے میرے رب جہاں، اے محمدؐ کے خدا
عشق تو نے بھی کیا، وہ محمدؐ تیرا
جس کی چاہت کے لیے یہ جہاں خلق کیا
وہ تیرا عشق ہی تھا، وہ تیرا عشق ہی تھا
اے میرے رب جہاں، اک عجب عشق ہوا

وہ سرِ کربلا، تیرا عاشق ہے کھڑا
خون میں ڈوبا ہوا، دے چکا لختِ جگر
دے چکا نورِ نظر، دے چکا سارا وہ گھر
اور خنجر کے تلے، اُس کا سجدے میں ہے سر
نہ نماز ایسی، نہ عاشق کا کلیجہ ایسا
نوکِ نیزہ پہ بھی کرتا رہا ذکر تیرا
یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ

اِک ذُوالفقار خلق میں، دو ہاتھ سے چلی
دَستِ حسینؑ و، پنجہ مشکل کشا علیؑ
یہ مصطفیٰؐ کی جان، وہ اللہ کا ولی
دونوں کا مرتبہ بھی، دو عالم پہ ہے جلی

دونوں کا اس کمال سے، سجدہ ادا ہوا
حیدرؑ سے ابتدا ہوئی، یاں خاتمہ ہوا
تھک جائے گا سورج، یہ سفر ختم نہ ہوگا
یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ

ہے وقتِ عصر، مرضیٔ پروردگار ہے
اب پُشتِ ذُوالجناح پہ، مولا سوار ہے
پہلو میں خون روتی ہوئی ذُوالفقار ہے
ہمراہ ذُوالجناح بھی، بہت دِلفگار ہے
قُربان ذوالجناح پہ، اور ذوالفقار پر
چلتے تھے دونوں، مرضیٔ پروردگار پر
تھک جائے گا سورج، یہ سفر ختم نہ ہوگا
یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ

جیسی وہ ذوالفقار تھی، ویسا تھا ذوالجناح
بچپن سے ساتھ ساتھ ہی، رہتا تھا ذُوالجناح
بے مثل و بے نظیر تھا، اعلیٰ تھا، ذُوالجناح
کیونکر نہ ہو رسولؐ نے پالا تھا، ذُوالجناح
پہلا سوار تو نبیؐ کردگار ہے
اور دوسرا یہ دوشِ نبیؐ کا سوار ہے
تھک جائے گا سورج، یہ سفر ختم نہ ہوگا
یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ

چیتے کی جست، شیر کی چتون، ہرن کی آنکھ
چلتا تھا دیکھ دیکھ کے شاہِ زمن کی آنکھ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پڑتی تھی یوں حریف پہ اُس صف شکن کی آنکھ
لڑتی ہے جیسے جنگ میں شمشیر زن کی آنکھ
تیغ آئی جس پہ، اُس کا بھی وار اس پہ چل گیا
وہ سر گرا گئی، تو یہ لاشہ اُچھل گیا

تھک جائے گا سورج، یہ سفر ختم نہ ہوگا
یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ

کہتا تھا ذُوالفقار سے، اب میری جنگ دیکھ
چل میرے ساتھ ساتھ، ذرا میرا رنگ دیکھ
اس پیاس میں لڑائی کا، میرا بھی ڈھنگ دیکھ
راہ حیات کتنوں پہ کرتا ہوں تنگ دیکھ
مانا تُو ذُوالفقار ہے، مرحب شکار ہے
لیکن یہ دیکھ کون یہ مجھ پر سوار ہے

تھک جائے گا سورج، یہ سفر ختم نہ ہوگا
یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ

سمٹا، جما، اڑا، اِدھر آیا، اُدھر گیا
چمکا پھرا جمال دکھایا، ٹھہر گیا
تیروں سے اڑ کے برچھیوں میں بے خطر گیا
برہم کیا صفوں کو سروں سے گزر گیا
آیا جو زد میں اس کی اجل آ گئی اُسے
اک ٹاپ پڑی جس پہ زمیں کھا گئی اسے

تھک جائے گا سورج، یہ سفر ختم نہ ہوگا
یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ

اللہ رے لڑائی میں شوکت حسینؑ کی
تھی تیغ و ذُوالجناح میں سرعت حسینؑ کی
قدرت بغور تکتی تھی صورت حسینؑ کی
قہر خدا سے کم نہ تھی ہیبت حسینؑ کی
بولے علیؑ حسینؑ ہو اب بھی حواس میں
ایسی تو جنگ ہم نہ لڑے، بھوک و پیاس میں

تھک جائے گا سورج، یہ سفر ختم نہ ہوگا
یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ

آئی صدائے غیب کہ، بس بس حسینؑ بس
دم لے ہوا میں چند نفس، اے حسینؑ بس
گرمی سے ہانپتا ہے، فرس بس حسینؑ بس
وقت نمازِ عصر ہے، بس بس حسینؑ بس

تھک جائے گا سورج، یہ سفر ختم نہ ہوگا
یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ

یہ سنتے تھے حضرت، جو لگا پُشت پہ بھالا
قربوس پہ تھرا کے گرے، حضرت والا
جبرئیلؑ نے قدموں سے، رکابوں کو نکالا
اور ہاتھوں کو گردن میں ید اللہ نے ڈالا
دیکھا جو ذُوالجناح نے، غش کھاتے زین پر
بس بیٹھ گیا ٹیک کے گھٹنے، زمین پر
قرآن رحلِ زیں سے، سر فرش گر پڑا
دیوارِ کعبہ بیٹھ گئی، عرش گر پڑا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھک جائے گا سورج، یہ سفر ختم نہ ہوگا
یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ

چلائیں فاطمہؑ، میرا بچّہ ہے بیگناہ
اے ارضِ نینوا، میرا بچّہ ہے بیگناہ
اے نہر علقمہ، میرا بچّہ ہے بیگناہ
اے ذُوالفقار، تُو ہی بچا لے حسینؑ کو
اے ذُوالجناح، تُجھ سے میں لوں گی حسینؑ کو

تھک جائے گا سورج، یہ سفر ختم نہ ہوگا
یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ

ڈُوبا لہو میں، لوٹ کے آیا ہے ذوالجناح
سمجھی سکینہؑ، بابا کو لایا ہے ذُوالجناح
سرِخاک پر پٹک کے پکارا، وہ راہوار
سیدانیوں بچھڑ گیا، مجھ سے میرا سوار
جلدی اتار لو، یہ تبرّک یہ ذوالفقار
کٹتا ہے واں، گلوئے شہنشاہؑ نامدار

زہراؑ قریب لاشِ پسر خاک اڑاتی ہے
خیموں میں جاؤ، لوٹنے کو فوج آتی ہے
یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ، یاعلیؑ، یاحسینؑ

☆☆☆☆☆

جلتے ہوئے خیموں کی بجھتی راکھ پر بیبیاں رہ گئیں

(ندیم سرورؔ)

جلتے ہوئے خیموں کی بُجھتی راکھ پر بیبیاں رہ گئیں
دل سے لگائے داغ بہترؑ نوحہ گر، بیبیاں رہ گئیں
شام غریباں سے کچھ پہلے جھولا چادر بستر تھا
پہلو میں ہمشکل پیمبرؐ گود میں ماں کی اصغرؑ تھا
گودیاں خالی مانگیں اُجڑی بے بستر
بیبیاںؑ رہ گئیں، جلتے ہوئے خیموں کی بُجھتی راکھ پر

ہاں یہ ابو طالب کا کنبہ، بیٹیاں ساری حیدرؑ کی
عظمتِ زہرہؑ عظمت مریمؑ، عزت تھیں پیغمبرؐ کی
چادریں مانگتیں نام پیمبرؐ در بدر
بیبیاںؑ رہ گئیں، جلتے ہوئے خیموں کی بُجھتی راکھ پر
ڈھلتا سورج سوچ رہا ہے، وقت سحر کیا منظر تھا
محوِ عبادت، زیر علم شبیرؑ کا سارا لشکر تھا
سو گیا لشکر جاگنے والی رات بھر
بیبیاںؑ رہ گئیں، جلتے ہوئے خیموں کی بُجھتی راکھ پر
دریا موجیں مار رہا ہے، پیاس ابھی تک باقی ہے
شاید غازی لوٹ کے آئے، آس ابھی تک باقی ہے
دیکھ ذرا زینبؑ کے برادر جاگ کر
بیبیاںؑ رہ گئیں، جلتے ہوئے خیموں کی بُجھتی راکھ پر

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی نہیں جو پوچھ لے آ کر کیا ہوئی زینبؑ تیری چادر
تیرے تو تھے اٹھارہ برادر کیوں ہے اکیلی پہرے پر
ہمسفر مقتول ہوئے سب، ہمسفر
بیبیاںؑ رہ گئیں، جلتے ہوئے خیموں کی بُجھتی راکھ پر

رات اندھیری جلتا صحرا، لاشوں سے میدان بھرا
پہرے پر حیدرؑ کی بیٹی اور چار طرف ہیں اہلِ جفا
بے کفن لاشوں کو اٹھانے ننگے سر
بیبیاںؑ رہ گئیں، جلتے ہوئے خیموں کی بُجھتی راکھ پر

سوچو ذرا ریحانؔ و سرورؔ شامِ غریباں کا وہ منظر
چاک گریباں آئے جو حیدرؑ دیکھ کے زینبؑ کو پہرے پر
رو دیئے حیدرؑ خیمے مقتل دیکھ کر
بیبیاںؑ رہ گئیں، جلتے ہوئے خیموں کی بُجھتی راکھ پر

☆☆☆☆☆

مسلمؑ دیاں دِھیاں فجر ویلے

(ندیم سرورؔ)

مسلمؑ دیاں دِھیاں فجر ویلے
آئیاں کول حسینؑ سخی دے
تیکوں واسطہ اکبرؑ اصغرؑ دا
ساکوں ویر ملا اج عید اے
مسلمؑ دیاں دِھیاں فجر ویلے

مسلمؑ کی بیٹیاں فجر میں جب
آئیں پاس حسینؑ سخی کے
تمہیں واسطہ اکبرؑ اصغرؑ کا
ہمیں بھائی ملا اج عید اے
مسلمؑ دیاں دِھیاں فجر ویلے

رب خیر کرے تیرے اکبرؑ کی
ھووے عُمر دراز علیؑ اصغرؑ کی
صُغراںؑ دِے وِیراں دا صدقہ
ساکوں ویر ملا اج عید اے

جدّوں عید دا ویلا آندا اے
کُل مانواں پُتر سَجاندیاں نے
پئی فیجدی اے راسا ڈی ماں
ساکوں ویرؑ

شہزادی اُم البنینؑ کی یہ
معصوم نواسیاں روتی ہیں
سُنتی ہیں رُقیہ یہ نوحہ
ساکوں ویر ملا اج عید اے

خالق نے بھینڑ بھرا داں دے
بوّں وگھرے جوڑ بنڑائے نے
بھینڑیں دے ھوندے مانڑ بھرا
ساکوں ویر ملا اج عید اے

ساگوں پیو دِی یاد ستاندی اے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جیڑا ھنڑ تائیں دِل کے سکیں آیا
ساڈے بابل دا کُج حال شنڑدا
ساکوں ویر ملا اج عید اے

گل لا کے پُھولے مُجراں دے
ڈِھی اُمُ البنینؑ دی روندی اے
کھتے مُک نہ جاونڑ اُودے ساں
ساکوں ویر ملا اج عید اے

ہتھ جوڑ کے ماٹیں غازیؑ کوں
اِیھو وینڑ کیتا شہزادیاںؑ نے
دِل باج بھراواں سکیں لگدا
ساکوں ویر ملا اج عید اے

جب روئیں بیٹیاں مُسلمؑ کی
شبیرؑ کو صغراؑ یاد آئی
آتی تھی مدینے سے یہ صدا
ساکوں ویر ملا اج عید اے

سرورؔ، جوادؔ، ریحانؔ دے سنگ
سگ سارا ماتم کردا اے
اِیھو سُنڑ کے وِینڑ یتیماں دا
ساکوں ویر ملا اج عید اے

☆☆☆☆☆

ماتم یہ محمدؐ کے نواسے کا بپا ہے

(علی شناور، علی جی، فرزند ندیم سرورؔ)

ارض کربلا، ارضِ نینوا
یہ ماہِ مُحرم ہے، یہ ایامِ عزا ہے
ماتم یہ محمدؐ کے نواسے کا بپا ہے

اس ماہ میں لوٹی گئی زھراؑ کی کمائی
تلوار محمدؐ کے نواسے پہ چلائی
اس ماہ میں جبریلؑ سے نوحہ یہ سُنا ہے
ماتم یہ محمدؐ کے نواسے کا بپا ہے

اِس ماہِ مُحرم نے قیامت یہ دکھائی
اس چاند نے صغراؑ کو خبر جا کے سنائی
ویران مدینہ ہے، بسی کربوبلا ہے
ماتم یہ محمدؐ کے نواسے کا بپا ہے

اِس ماہ میں ساداتؑ نے دن کیسے گزارے
معصومونؑ کو پانی نہ مِلا نہر کنارے
کیا ظلم محمدؐ کے گھرانے نے سَہا ہے
ماتم یہ محمدؐ کے نواسے کا بپا ہے

جب چاند مُحرم کا نظر آتا ہے ہم کو
سجتا ہے عزا خانہ تو یاد آتا ہے ہم کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس چاند میں خوں آلِ محمدؐ کا بہا ہے
ماتم یہ محمدؐ کے نواسے کا بپا ہے
عاشور کا دِن بھول نہ پائے گا زمانہ
لُوٹا گیا اس روز محمدؐ کا گھرانہ
اس روز سے دُنیا میں بچھی فرشِ عزا ہے
ماتم یہ محمدؐ کے نواسے کا بپا ہے
جب گنجِ شہیداں میں ہوئی شامِ غریباں
جلتے ہوئے خیموں میں تھی سادات پریشاں
پردیس میں گھر فاطمہ زہراؑ کا لُٹا ہے
ماتم یہ محمدؐ کے نواسے کا بپا ہے
کیا حوصلے ماؤں کے تھے کیا شیر تھے بچے
وہ مقصدِ زہراؑ تھیں، یہ حیدرؑ کے ارادے
ان ماؤں سے بچوں سے بنی خاکِ شفا ہے
ماتم یہ محمدؐ کے نواسے کا بپا ہے
وہ عونؑ و محمدؑ، علی اکبرؑ علی اصغرؑ
وہ قاسمِ نوشاہ، وہ عباسؑ دلاور
مقتل ان ہی شہزادوں کے زخموں سے سجا ہے
ماتم یہ محمدؐ کے نواسے کا بپا ہے
ہوں سرورؔ و ریحانؔ، شاورؔ کہ علی جیؔ
ہے نوکری ورثے میں حسینؑ ابنِ علیؑ کی
آواز و قلم دونوں اِسی دَر کی عطا ہے
ماتم یہ محمدؐ کے نواسے کا بپا ہے

☆☆☆☆☆

عباسؑ نہ اب لوٹ کے آئے گا سکینہؑ

(ندیم سرورؔ)

عباسؑ نہ اب لوٹ کے آئے گا سکینہؑ
اب کون تیرے ناز اٹھائے گا سکینہؑ
عباسؑ نہ اب لوٹ کے آئے گا سکینہؑ
بھائی سے وداع ہو کے یوں فرماتے تھے مولا
اب کون میرے گھر کو بچائیگا سکینہؑ
عباسؑ نہ اب لوٹ کے آئے گا سکینہؑ
کیا ہوگا ذرا دیر میں معلوم ہے ہم کو
ٹکڑوں میں علم نہر سے آئے گا سکینہؑ
عباسؑ نہ اب لوٹ کے آئے گا سکینہؑ
اک شور ہے کہرام ہے بی بی لبِ دریا
لگتا ہے کہ اب شیر نہ آئے گا سکینہؑ
عباسؑ نہ اب لوٹ کے آئے گا سکینہؑ
تلواروں میں نیزوں میں گھرا ہے میرا بھائی
وہ مشک و علم کیسے بچائے گا سکینہؑ
عباسؑ نہ اب لوٹ کے آئے گا سکینہؑ
عباسؑ نہ ہوں گے تیرا بابا بھی نہ ہوگا
اب کون تیری پیاس بجھائے گا سکینہؑ
عباسؑ نہ اب لوٹ کے آئے گا سکینہؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کس کے لیے بی بی درِ خیمہ پہ کھڑی ہو
اب کوئی ترائی سے نہ آئے گا سکینہؑ
عباسؑ نہ اب لوٹ کے آئے گا سکینہؑ

مشکیزہ علم تشنہ لبی، دستِ بُریدہ
کِیا کِیا تیرے اس دل میں سمائے گا سکینہؑ
عباسؑ نہ اب لوٹ کے آئے گا سکینہؑ

عباسؑ کا وعدہ ہے کہ پانی نہ پیئے گا
پہلے تمہیں کوثر پہ پلائے گا سکینہؑ
عباسؑ نہ اب لوٹ کے آئے گا سکینہؑ

اے سرورؔ و ریحانؔ یہ کہتے رہے مولا
یہ غم تجھے تا حشر رُلائے گا سکینہؑ
عباسؑ نہ اب لوٹ کے آئے گا سکینہؑ

☆☆☆☆☆

میں رہوں یا نہ رہوں، میرا اسلام رہے گا

(ندیم سرورؔ)

اے فوج اشقیاء میرا اسلام رہے گا
قرآن رہے گا میرا پیغام رہے گا
میں رہوں یا نہ رہوں، میرا اسلام رہے گا

جب ظہر تک حسینؑ، بہترؑ کو رو چکے
اکبرؑ کو رو چکے، علی اصغرؑ کو رو چکے
اک دوپہر میں، باوفا لشکر کو رو چکے
پھر فوج بدنسب سے مخاطب ہوئے امامؑ
حُجت تمام کرتا ہوں، سُن لو میرا پیام
میں رہوں یا نہ رہوں، میرا اسلام رہے گا، میرا پیغام رہے گا

فرماتے تھے حسینؑ کہ میں بے قصور ہوں
روشن ہے تم پہ چشم پیمبرؐ کا نور ہوں
فاقوں سے میں نڈھال ہوں زخموں سے چور ہوں
زخموں پہ زخم پیاس کی شدت میں کھاؤں گا
لیکن میں نانا جان سے وعدہ نبھاؤں گا
میں رہوں یا نہ رہوں، میرا اسلام رہے گا، میرا پیغام رہے گا

دریا کو تُم نے چھین لیا، میں نے کُچھ کہا
پانی دکھا دکھا کے پیا، میں نے کُچھ کہا
داغ اکبرؑ جواں کا دیا، میں نے کُچھ کہا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حق پر ہوں میرے حق میں سناں بول رہی ہے
سُن لو وہ اذاں، میری زباں بول رہی ہے
میں رہوں یا نہ رہوں، میرا اسلام رہے گا، میرا پیغام رہے گا

مقصد ہے لاالٰہ کی بقا، اور کچھ نہیں
وعدہ ہو زیرِ تیغ وفا، اور کچھ نہیں
اس کے سوا لبوں پہ دعا، اور کچھ نہیں
راضی ہو مجھ سے میرا خدا چاہتا ہوں میں
میں ہوں حسینؑ سب کا بھلا چاہتا ہوں میں
میں رہوں یا نہ رہوں، میرا اسلام رہے گا، میرا پیغام رہے گا

مقصد نہیں ہے جنگ ہمارا، خدا گواہ
خط بھیج کے ہے تم نے بلایا، خدا گواہ
بے جُرم تم نے مجھ کو ستایا، خدا گواہ
خنجر تلے بلند میں تکبیر کروں گا
اپنے لہو سے خاک پہ تحریر کروں گا
میں رہوں یا نہ رہوں، میرا اسلام رہے گا، میرا پیغام رہے گا

میں اور کروں یزید کی بیعت، نہیں نہیں
بدلوں اجل کے ڈر سے شریعت، نہیں نہیں
جینے کے بدلے چھوڑوں شہادت، نہیں نہیں
تم کون ہو، نقاب رُخوں سے ہٹاؤں گا
میں کون ہوں، یہ نوکِ سناں پر بتاؤں گا
میں رہوں یا نہ رہوں، میرا اسلام رہے گا، میرا پیغام رہے گا

آ کر درِ خیام پہ، زینبؑ کو دی صدا
آ اے میری غریب بہن، آ قریب آ
لے آخری سلام، حسینؑ غریب کا

مقصد ہے میرا کیا، یہ سبق تجھ کو یاد ہے
میری شریکِ کار، مجھے اعتماد ہے
میں رہوں یا نہ رہوں، میرا اسلام رہے گا، میرا پیغام رہے گا

زینبؑ تڑپ کے بولی کہ، بھیّا سمجھ گئی
بھیّا تیرے اشارے کو، بہنا سمجھ گئی
میں کیا تیری غریب، سکینہؑ سمجھ گئی
خطبوں سے میں ہلاؤں گی، قصرِ یزید کو
مرنے نہ دوں گی اب میں کسی بھی شہیدؑ کو
میں رہوں یا نہ رہوں، میرا اسلام رہے گا، میرا پیغام رہے گا

اُٹھا غُبارِ ظلم، کڑکتیں ہیں بجلیاں
زیں سے گرے حسینؑ، اُٹھیں سرخ آندھیاں
ناگاہ سر حسینؑ کا، آیا سرِ سناں
قرآں سنا کے سیدِ مظلومؑ نے کہا
لو نانا جان، وعدہ وفا میں نے کردیا
میں رہوں یا نہ رہوں، میرا اسلام رہے گا، میرا پیغام رہے گا

اے سرورؔ و ریحانؔ یہ لحہ عجیب ہے
نیزے پہ لبِ کشا یہ حسینؑ غریب ہے
زینبؑ تمہاری شامِ غریباں قریب ہے
سب کچھ تیرے حوالے ہے اب تم سنبھالنا
اپنا خیال رکھنا، سکینہؑ کو پالنا
میں رہوں یا نہ رہوں، میرا اسلام رہے گا، میرا پیغام رہے گا

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام عباسؑ یا مولا، سلام عباسؑ یا مولا

(ندیم سرورؔ)

سلام عباسؑ یا مولا
زمیں بولی، فلک بولا، علم بولا، قلم بولا
سلام عباسؑ یا مولا

السلام اے باوفا، بابِ الحوائج السلام
بیکسوں کا آسرہ، بابِ الحوائج السلام
قائمِ آلِ محمدؐ، کل اماموں کا سلام
اے دعائے سیدہ، بابِ الحوائج السلام

وہ روز کہ جس کا وعدہ ہے
وہ روز یقیناً آئے گا
انساں کا مقدّر بدلے گا
جب نُورِ اِمامت چھائے گا

گونجے گی صدائے جاءِ الحق
اور مہدیؑ دوران آئے گا
اس روز سے سارے عالم میں
بس ایک علم لہرائے گا

غازیؑ کا علم ایک سایہ ہے
جو کل بھی تھا جو آج بھی ہے

اور اس کا کرم کل بھی ہوگا
عباسؑ! عباسؑ! عباسؑ! عباسؑ!

سُورجوں میں چاند بن کر اس طرح زندہ رہا
چادرِ زہراؑ کے سائے میں سدا پلتا رہا
یہ علیؑ ابن ابی طالب کا سرمایہ رہا
زینبؑ و کلثومؑ کی بھی آنکھ کا تارا
سلام عباسؑ یا مولا، سلام عباسؑ یا مولا
حُرمت دینِ نبیؐ زہراؑ کے گھر کی آبرو
دل ہے یہ ام البنینؑ کا اور حیدرؑ کا لہو
سیرت شبیرؑ و شبرؑ کا سراپا ہو بہو
پنجتنؑ کے درمیاں کس کا شرف ایسا
سلام عباسؑ یا مولا، سلام عباسؑ یا مولا
یہ وہ گھر ہے جس طرف دیکھا ہمیں مولا ملا
ہر طرف مولا ہی مولا، ابتدا تا انتہا
گردِ مولاؤں کے یہ غازیؑ ہے مولائے وفا
ہے خُدا مولا، نبیؐ مولا، علیؑ مولا
سلام عباسؑ یا مولا، سلام عباسؑ یا مولا
ہے علیؑ کی بادشاہی، آسماں ہو یا زمیں
ہے علیؑ اسمِ الٰہی، مصطفیٰؐ کا جانشیں
دُوسرا حیدرؑ نہیں ہے، دُوسرا غازی نہیں
یا علیؑ کہہ کر زباں کے ساتھ دل بولا
سلام عباسؑ یا مولا، سلام عباسؑ یا مولا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عین سے عباسؑ کی عِلم و علَم، عشقِ علیؑ
بے سے بسم اللہ کی باب الحوائج ہے سخی
ہے الف اللہ کا اور سین ہے اسلام کی
ہو بہو حیدرؑ ہر اک میزان میں تولا
سلام عباسؑ یا مولا، سلام عباسؑ یا مولا

بڑھ رہا ہے جانبِ دریا، علَم عباسؑ کا
کون روکے گا بھلا، بڑھتا قدم عباسؑ کا
ہاں مگر شبیرؑ کو سہنا ہے، غم عباسؑ کا
حکم شبیریؑ سے اپنے غیض کو روکا
سلام عباسؑ یا مولا، سلام عباسؑ یا مولا

الاماں وہ مَشک کا چھدنا تڑپنا شیرؑ کا
یا سکینہؑ الوداع کہہ کر وہ گرنا شیرؑ کا
دیکھتی ہی رہ گئی رستہ سکینہؑ شیرؑ کا
مر کے بھی سینے سے لپٹائے تھا مشکیزہ
سلام عباسؑ یا مولا، سلام عباسؑ یا مولا

ہو کرم لِلّٰہ برحالِ غریباں یا سخی
آپؑ سے ہی لو لگائے ہیں یہ سارے ماتمی
سرورؔ و ریحانؔ کی قائم رہے یہ نوکری
اے سخی باب الحوائج فضل کے بابا
سلام عباسؑ یا مولا، سلام عباسؑ یا مولا

☆☆☆☆☆

الشّام! الشّام! الشّام!

(ندیم سرورؔ)

نہ رو مولا، نہ رو مولا
منہال نے اک دن آکے کہا
اے مولا میرے اے زین العباؑ
غم زیادہ کہاں گزرے تم پر
دل تھام لیا خوں رونے لگے
خوں روتے ہوئے بس اتنا کہا
الشّام! الشّام! الشّام!

منہال تڑپ کر کہنے لگا
رونے کا سبب مولا ہے کیا
میراث شہادت آپ کی ہے
مولا نے کہا لاریب مگر
اُف تُو نے نہیں انصاف کیا
بے شک میراث شہادت ہے
یہ آل نبیؐ کی فطرت ہے
سر بے پردہ ماں بہنوں کا
اک یہ یہ بھی میری میراث تھی کیا
الشّام! الشّام! الشّام!

منہال میں کیسے زندہ ہوں
پَل پَل جیتا ہوں مرتا ہوں

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان آنکھوں نے جو کچھ دیکھا
اک یہ بھی میری میراث تھی کیا
الشام! الشام! الشام!

آغاز ہے شامِ غریباں سے
خوں ٹپکا چشمِ گریاں سے
بہنوں کا کھلا سر سامنے تھا
اک یہ بھی میری میراث تھی کیا
الشام! الشام! الشام!

کیسے بھولوں اس منظر کو
نیزے پہ پھوپھی کی چادر کو
ساحل سے جو غازیؑ نے دیکھا
اک یہ بھی میری میراث تھی کیا
الشام! الشام! الشام!

وہ زخمی کان جلا دامن
وہ رسّی وہ نازک گردن
معصوم بہن کا وہ رونا
اک یہ بھی میری میراث تھی کیا
الشام! الشام! الشام!

ناموسِ پیمبرؐ بے چادر
اور سر پہ برستے وہ پتھر
تر خوں میں تھا سب کا چہرہ
اک یہ بھی میری میراث تھی کیا
الشام! الشام! الشام!

نہ غم طوق و زنجیر کا تھا
غم پھوپھیوں کا ہمشیر کا تھا
بازار کے غم نے مار دیا
اِک یہ بھی میری میراث تھی کیا
الشام! الشام! الشام!

اللہ میرے یہ حدِ ستم
پہروں تھے کھڑے دربار میں ہم
اور تخت پہ قاتل بیٹھا تھا
اک یہ بھی میری میراث تھی کیا
الشام! الشام! الشام!

اک شام کا اک زندان کا غم
معصوم سی ننھی جان کا غم
جو ہو نہ سکی مر کے بھی رہا
اِک یہ بھی میری میراث تھی کیا
الشام! الشام! الشام!

ریحانؔ و سرورؔ شام چلو
اور شام کی وہ گلیاں دیکھو
بیمار جہاں کہتا ہی رہا
اک یہ بھی میری میراث تھی کیا
الشام! الشام! الشام!

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ جات سال 2008ء

بَس یا حُسینؑ، بَس یا حُسینؑ

(ندیم سروؔر)

اس مرتبہ کے بعد تو سب کچھ مل گیا
اے حُرؑ حُسین مل گیا رب مل گیا
اے حُرؑ کسے ملی یہ شہادت کی زیب و زین
بالیں پہ تیرے آئی ہیں خود مادرِ حُسینؑ

کُچھ نہیں ملا اسے، تُو نہیں ملا جسے
تُو جس کو مل گیا، رب اُس کو مل گیا
بَس یا حُسینؑ، بَس یا حُسینؑ
یہ بَس حُسینؑ کی عطا، یہ بَس حُسینؑ کا جگر
جو کہہ دیا وہ معتبر، جو دیدیا تو سارا گھر
کرم حُسینؑ کا کرم، کسی پہ ہوگیا اگر
ملے کسی کو بال و پر، کسی کو مل گئے پسر
حُرؑ بنادیا اُسے، جو ایک بار مل گیا
تُو جس کو مل گیا، رب اس کو مل گیا
بَس یا حُسینؑ، بَس یا حُسینؑ
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ
آدمؑ کی پوری نسل پہ احسان کون تھا

جس پر خدا کو ناز وہ انسان کون تھا
کنبے کے ساتھ دین پہ قربان کون تھا
نوکِ سناں پہ قاریِ قرآن کون تھا
اے کربلا بتا تیرا مہمان کون تھا
تُو جس کو مل گیا، رب اس کو مل گیا
بَس یا حُسینؑ، بَس یا حُسینؑ
بس حسینؑ تھا جسے یہ اختیار مل گیا
یہ اختیار کتنا وسیع و بلند ہے
سارا جہاں حُسینؑ کی مٹھی میں بند ہے
بدلہ ہے کربلا میں تقاضائے انقلاب
نیزے پہ اب جو سر ہے وہی سر بلند ہے
ایوانِ انبساط میں جنت نہ کر تلاش
یہ تو غمِ حُسینؑ کے آنسو میں بند ہے
تُو جس کو مل گیا، رب اس کو مل گیا
بَس یا حُسینؑ، بَس یا حُسینؑ
داستاں حُسینؑ کی سمجھ میں آگئی اگر
تو حُرؑ کی رہ گزار پر کرے گا عشق کا سفر
تڑپ تڑپ اٹھے گا تو کہے گا رات بھر
حُسینؑ بس حُسینؑ ہے، سناں پہ یا زمین پر
شاہِ کربلا سے جس کے دل کا تار مل گیا
تُو جس کو مل گیا، رب اس کو مل گیا
بَس یا حُسینؑ، بَس یا حُسینؑ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِک دوپہر میں جس نے، بھرا گھر لُٹا دیا
نازاں خدا ہے جس پہ، وہ سجدہ ادا کیا
اپنے لہو سے خاک کو، خاکِ شفا کیا
عاشور ایک روز تھا، صدیوں پہ چھا گیا
کرب و بلا کو، عرشِ مُعلی بنا دیا
سلام یاحُسینؑ، رب کا اعتبار مل گیا
تُو جس کو مل گیا، رب اُس کو مل گیا
بَس یا حُسینؑ، بَس یا حُسینؑ

جب رن میں ذوالفقار علیؑ، ناگہاں چلی
بجھ بجھ گئیں صَفوں پہ صَفیں، وہ جہاں چلی
چمکی تو اِس طرف، اُدھر آئی وہاں چلی
دینے کو داد عرش سے، پیاسے کی ماں چلی
مدت کا تال میل تھا، برسوں کا ساتھ
جیسی وہ ذوالفقار تھی، ویسا ہی ہاتھ تھا
تُو جس کو مل گیا، رب اس کو مل گیا
بَس یا حُسینؑ، بَس یا حُسینؑ

کھا کھا گئی صَفوں کو، جدھر آئی ذوالفقار
گہہ چُھپ گئی، تو گاہ نظر آئی ذوالفقار
سر پر چمک کے، تابہ کمر آئی ذوالفقار
زیں کاٹ کر، زمین پہ اُتر آئی ذوالفقار
پھر تو یہ غل ہوا، کہ دہائی حُسینؑ کی
اللہ کا غضب ہے، لڑائی حسینؑ کی

تُو جس کو مل گیا، رب اس کو مل گیا
بَس یا حُسینؑ، بَس یا حُسینؑ

آئی ندائے غیب، کہ شبیرؑ مرحبا
اس ہاتھ کے لئے تھی، یہ شمشیر مرحبا
یہ آبرو یہ جنگ، یہ توقیر مَرحبا
بس بس حسینؑ، بس میرے دِلگیر مَرحبا
وقتِ نمازِ عصر ہے، تکبیر مَرحبا
بَس یا حُسینؑ، بَس یا حُسینؑ

لبیک کہہ کے تیغ رکھی، شہؑ نے میان میں
پلٹی سپاہ آئی قیامت، جہان میں
لو خنجروں میں تیغوں میں، بھالوں میں گھر گئے
تنہا حسینؑ، برچھیوں والوں میں گھر گئے
بَس یا حُسینؑ، بَس یا حُسینؑ

ریحانؔ و سرورِؔ حزیں سُنو، یہ ایسا راز ہے
حسینؑ کہہ رہے تھے، بس خدا پہ مجھ کو ناز ہے
نہ بھائی نہ پسر رہا، نہ کوئی چارہ ساز ہے
اذان ہے حسینؑ ہے، خدائے بے نیاز ہے
نہ زِین نہ زمین پر، یہ آخری نماز ہے
بَس یا حُسینؑ، بَس یا حُسینؑ

جس کے دل میں حسینؑ رہتا ہے
فرش مجلس کا جو بچھاتا ہے
جو بھی نوحہ کہیں سناتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لے کے نام حسینؑ روتا ہے
اُس کو زہرؑا سلام کرتی ہیں
اُس کو زہرؑا سلام کرتی ہیں
بس یا حسینؑ، بس یا حُسینؑ

☆☆☆☆☆

عباسؑ بلاتا ہے، عباسؑ بلاتا ہے

(ندیم سرورؔ)

درگاہِ علمدارؑ، درگاہِ علمدارؑ
یا بابِ حوائج میری توقیر بڑھا دے
عباسؑ کٹے ہاتھوں سے تقدیر بنا دے

زہرؑا سے وفاداری، دنیا کو سکھاتا ہے
پرچم کا پھریرا، یہ لہرا کے بتاتا ہے
عباسؑ بلاتا ہے، عباسؑ بلاتا ہے

درگاہ ابوالفضل العباسؑ کے سائے میں
تفریق نہیں کوئی، اپنے میں پرائے میں
جو بھی یہاں آتا ہے، خالی نہیں جاتا ہے
عباسؑ بلاتا ہے، عباسؑ بلاتا ہے
بے آس مریضوں کو دنیا کے غریبوں کو
مسکینوں یتیموں کو روتی ہوئی آنکھوں کو

ہر ٹوٹے ہوئے دل کی یہ آس بندھاتا ہے
عباسؑ بلاتا ہے، عباسؑ بلاتا ہے
حیدرؑ کے ملنگوں کی، اس در پہ قطاریں ہیں
حُوروں کی فرشتوں کی، اس در پہ قطاریں ہیں
جس جس کا بلاوا ہے، دوڑا چلا آتا ہے
عباسؑ بلاتا ہے، عباسؑ بلاتا ہے
وہ مولاؑ قدم ہو یا شہبازؒ کی نگری ہو
ماتم جہاں ہوتا ہو، مجلس جہاں ہوتی ہو
دینے کے لئے پُرسہ زہرؑا کو جو آتا ہے
عباسؑ بلاتا ہے، عباسؑ بلاتا ہے
مشہد ہو نجف ہو یا مکّہ ہو بقیع ہو
وہ کرب و بلا ہو یا شاہزادی کا روضہ ہو
دنیا کا کوئی زائر جب بھی یہاں آتا ہے
عباسؑ بلاتا ہے، عباسؑ بلاتا ہے
بے چین ہے گھبرا کے خیمے میں ٹہلتا ہے
کیا جرم کیا ایسا کیوں ہاتھوں کو مَلتا ہے
اے حُرؑ تیری قسمت کا تارا یہ ٹہلتا ہے
عباسؑ بلاتا ہے، عباسؑ بلاتا ہے
گرتے ہوئے پرچم کو دیکھا شہ والاؑ نے
زینبؑ سے کہا روکر عباسؑ کے مولاؑ نے
ہم جاتے ہیں دریا پر دل ڈوبتا جاتا ہے
عباسؑ بلاتا ہے، عباسؑ بلاتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تم سوگئے دریا پر دیکھو تو ذرا اُٹھ کر
شبیرؑ کو گھیرے ہیں نو(۹) لاکھ کا یہ لشکر
جب تیر کوئی دل پر آقا تیرا کھاتا ہے
عباسؑ بلاتا ہے، عباسؑ بلاتا ہے

ریحانؔ کی سرورؔ کی مولا سے وفائیں ہیں
عباسؑ کے روضے پہ نوحہ لیے آئے ہیں
شہزادی سکینہ کا نوحہ جو سناتا ہے
عباسؑ بلاتا ہے، عباسؑ بلاتا ہے

یا باب الحوائج میری توقیر بڑھا دے
عباسؑ کٹے ہاتھوں سے میری تقدیر بنا دے

☆☆☆☆☆

ہائے ہائے قاسمؑ، ہائے قاسمؑ

(ندیم سرورؔ)

قیدی بن کر پابندِ رسن
لاشوں سے جو گزرے اہلِ حرم
ہر بی بی اپنے پیارو سے
ہوتی تھی وِدا کر کے ماتم

اک بی بی فاطمہؑ بنتِ حسنؑ
پامال بدن قاسمؑ کی بہن
کسی اِک جاء سے رخصت نہ ہوئی

ٹکڑوں میں جو تھا بھائی کا بدن
ہائے ہائے قاسمؑ، ہائے قاسمؑ
کبھی اِس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ
کبھی اُس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ

تیری بھینڑ غریب نوں مئیں بھلنڈا
تیرے قتل دا منظر ہائے قاسمؑ
کبھی سہرا دیکھ کے روتی تھی
کبھی غش کھا کے گر جاتی تھی

پامال ہوا تھا بھائی جہاں
اُس خون پہ گر کر ہائے قاسمؑ
ہائے ہائے قاسمؑ، ہائے قاسمؑ
کبھی اِس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ
کبھی اُس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ

وِچ رسیاں دے پابند ہوای
مئیں بھینڑ غریب دا دَس کوای
ہوندے ہتھ آزاد تے مرجاندی
تیرا ماتم کر کر ہائے قاسمؑ
ہائے ہائے قاسمؑ، ہائے قاسمؑ
کبھی اِس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ
کبھی اُس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ

کِس شان سے تم دولہا تھے بنے
کس شان سے تھی بارات چلی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیٹھی رہی دلہن حجرے میں
آئے نہ پلٹ کر ہائے قاسمؑ
ہائے ہائے قاسمؑ، ہائے قاسمؑ
کبھی اِس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ
کبھی اُس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ

تینوں نال دُعاواں ماں اُجڑی
میدان دے پاسے ٹوریا سی
اودی محنت کر پامال گیا
تو لکھ دا لشکر ہائے قاسمؑ
ہائے ہائے قاسمؑ، ہائے قاسمؑ
کبھی اِس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ
کبھی اُس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ

فروہؑ نے کہا بیٹا قاسمؑ
کہہ دینا دادی زہراؑ سے
غربت کی کمائی ٹکڑوں میں
بھیجی ہے سجا کر ہائے قاسمؑ
ہائے ہائے قاسمؑ، ہائے قاسمؑ
کبھی اِس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ
کبھی اُس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ

ثانوں راس نہ آئی کرب و بلا
توں باج کفن میں باج ردا
تیڈے قتل دے بعد لعیناں نے

میڈی لُٹ لئی چادر ہائے قاسمؑ
ہائے ہائے قاسمؑ، ہائے قاسمؑ
کبھی اِس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ
کبھی اُس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ

اُٹھ قاسمؑ دیکھ تیری دلہن
تیری لاش پہ رونے آئی ہے
اے کاش یہ شادی راس آتی
بس جاتا تیرا گھر ہائے قاسمؑ
ہائے ہائے قاسمؑ، ہائے قاسمؑ
کبھی اِس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ
کبھی اُس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ

ہویا ٹکڑے ٹکڑے نال زہر
میڈے بابے حسنؑ دا پاک جگر
ہوای ٹکڑے ٹکڑے وچ مقتل
تیڈی لاش برادر ہائے قاسمؑ
ہائے ہائے قاسمؑ، ہائے قاسمؑ
کبھی اِس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ
کبھی اُس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ

اٹھ بندا ونج تیڈی بنری
تیڈی لاش تے روونڑ آئی اے
کیندی اے بیوہ بھرجائی
میڈا اُجڑ گیا گھر ہائے قاسمؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہائے ہائے قاسمؑ، ہائے قاسمؑ
کبھی اِس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ
کبھی اُس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ

کبھی مہندی والے ہاتھوں سے
وہ خاک و خون چھڑاتی تھی
کبھی چوم کے خون بھرا کنگنا
کہتی تھی تڑپ کر ہائے قاسمؑ

ہائے ہائے قاسمؑ، ہائے قاسمؑ
کبھی اِس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ
کبھی اُس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ

ہر سات محرم کو مہندی تیری یاد میں قاسمؑ اُٹھتی ہے
دولہا، دولہا، قاسمؑ دولہا ہوتا ہے، لبوں پر ہائے قاسمؑ

ہائے ہائے قاسمؑ، ہائے قاسمؑ
کبھی اِس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ
کبھی اُس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ

مَیں رُک سکدی لاچاری اے
سنگ پھوپھیاں نال تیاری اے
اُٹھ آخری واری گل لا کے
اُجڑی نوں وداع کر ہائے قاسمؑ

ہائے ہائے قاسمؑ، ہائے قاسمؑ
کبھی اِس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ
کبھی اُس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ

جوادؔ ریحانؔ تے سرورؔ نوں
مَیں کُھلنڈیں وَین اُس بی بی دے
جیندے صدقے اج وی جاری اے
تیڈا ماتم گھر گھر ہائے قاسمؑ

ہائے ہائے قاسمؑ، ہائے قاسمؑ
کبھی اِس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ
کبھی اُس ٹکڑے پر ہائے قاسمؑ

☆☆☆☆☆

بڑا روئی سکینہؑ یہاں، ہاں یہ ہے شہرِ شام

(ندیم سرورؔ)

ہاں یہ ہے شہرِ شام، ہاں یہ ہے شہرِ شام
چھوٹی شہزادی کا ہے یہیں پر قیام
آج روضے پہ ہے روشنی صبح و شام
پُرسا داروں کا ہے، ماتمی اژدہام
پھٹ رہا ہے جگر سوچتا ہوں اگر
کیسا تاریک تھا، کیسا ویران تھا
کیسا ویران تھا، کل یہ زندان تھا
بڑا روئی سکینہؑ یہاں، بڑا روئی سکینہؑ یہاں
ہاں یہ ہے شہرِ شام، ہاں یہ ہے شہرِ شام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اتنی وحشت کہ اک پل نہ گزرے جہاں
چیختی ہوں جہاں صرف تنہائیاں
رونا کیا، سسکیوں پر بھی پابندیاں
رسیوں، بیڑیوں، طوق کے درمیاں
بڑا روئی سکینہؑ یہاں، بڑا روئی سکینہؑ یہاں
ہاں یہ ہے شہرِ شام، ہاں یہ ہے شہرِ شام

سر کھلے خاک پہ غمزدہ بیبیاں
اُس میں قاسمؑ کی، اکبرؑ کی اصغرؑ کی ماں
مانگ اجڑی ہوئی خالی تھیں گودیاں
سب کی ہمت بندھاتی تھی زینبؑ جہاں
بڑا روئی سکینہؑ یہاں، بڑا روئی سکینہؑ یہاں
ہاں یہ ہے شہرِ شام، ہاں یہ ہے شہرِ شام

ہاں اسی شام کے بیچ بازار میں
بیبیاں پتھروں کی تھیں بوچھار میں
خوں میں ڈوبی محمدؐ کی بیٹیاں
ہر طرف شام میں جشن کا تھا سماں
بڑا روئی سکینہؑ یہاں، بڑا روئی سکینہؑ یہاں
ہاں یہ ہے شہرِ شام، ہاں یہ ہے شہرِ شام

دیکھ کر بنتِ زہراؑ کا یوں سر کھلا
نوکِ نیزہ سے غازی کا سر گر گیا
ہائے غازیؑ کی غیرت کا یہ امتحاں
سر پٹکنے لگیں ساری شہزادیاں

بڑا روئی سکینہؑ یہاں، بڑا روئی سکینہؑ یہاں
ہاں یہ ہے شہرِ شام، ہاں یہ ہے شہرِ شام

اِک قیامت سی، دربار میں آ گئی
جب سکینہؑ، کنیزی میں مانگی گئی
نہ پدر نہ چچا، بھائی بھی ناتواں
توڑیں سجادؑ نے، غیض میں بیڑیاں
بڑا روئی سکینہؑ یہاں، بڑا روئی سکینہؑ یہاں
ہاں یہ ہے شہرِ شام، ہاں یہ ہے شہرِ شام

دخترِ ہند بولی، سکینہؑ بتا
کیسے دامن جلا، کیوں ہے کُرتا پھٹا
اوڑھنی تیرے سر کی، گئی ہے کہاں
کھینچ لیں کس شقی نے، تیری بالیاں
بڑا روئی سکینہؑ یہاں، بڑا روئی سکینہؑ یہاں
ہاں یہ ہے شہرِ شام، ہاں یہ ہے شہرِ شام

بولی کیا حال اپنا بتاؤں تجھے
چھوڑ کے جب سے بابا گئے ہیں مجھے
میں یتیم ہوگئی اور کیا ہو بیاں
میری گردن میں باندھی گئیں رسیاں
بڑا روئی سکینہؑ یہاں، بڑا روئی سکینہؑ یہاں
ہاں یہ ہے شہرِ شام، ہاں یہ ہے شہرِ شام

اور اِک روز زندان رونے لگا
جب سکینہؑ کو بابا کا سر مل گیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بولی اب آئے ہو تم میرے بابا جاں
اتنے دن دور مجھ سے رہے ہو کہاں
بڑا روئی سکینہؑ یہاں، بڑا روئی سکینہؑ یہاں
ہاں یہ ہے شہرِ شام، ہاں یہ ہے شہرِ شام
روئیں ریحانؑ و سرورؑ کی آنکھیں لہو
روضۂ شاہ زادی پہ کی گفتگو
ہائے اِس وقت ہم تم کھڑے ہیں جہاں
نور ہی نور ہے کل تھیں تاریکیاں
بڑا روئی سکینہؑ یہاں، بڑا روئی سکینہؑ یہاں
ہاں یہ ہے شہرِ شام، ہاں یہ ہے شہرِ شام

☆☆☆☆☆

کیا محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں

(علی شاور، علی جی فرزند ندیم سرور)

یاحسینؑ، یاحسینؑ، یاحسینؑ
میرا نانا نبیؐ، میری ماں سیدہؑ
میرا بابا علیؑ، میرا بھائی حسنؑ
ہم ہی ہیں پنجتنؑ
میری کیا ہے خطا، میری کیا ہے خطا
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں

کیا میں زہراؑ کا جایا نہیں ہوں
کیا نبیؐ کا نواسہ نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی

میرے نانا نے کلمہ سکھایا
اور قرآن تم کو سنایا
کیا میں نانا کا سایہ نہیں ہوں
کیا نبیؐ کا نواسہ نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں
وہ مدینہ جہاں میرا گھر ہے
اور مسجد میں اُس گھر کا در ہے
کیا میں اُس گھر میں کھیلا نہیں ہوں
کیا نبیؐ کا نواسہ نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں
چھیاں چھیں کر ماں نے پالا
مجھ کو نانا نے جھولا جھُلایا
اپنا بچپن میں بھُولا نہیں ہوں
کیا نبیؐ کا نواسہ نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں

Presented by: Rana Jabir Abbas

عید کے روز دوشِ نبیؐ پر
ہاں میں بیٹھا تھا زلفیں پکڑ کر
کیا میں اُن کا دُلارا نہیں ہوں
کیا نبیؐ کا نواسہ نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں

کملی والے کے لب چومتا تھا
کتنا پیارا میرا بچپنا تھا
اُن آنکھوں کا تارا نہیں ہوں
کیا نبیؐ کا نواسہ نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں

میں جو پانی کبھی مانگتا تھا
کیوں تڑپتی تھی ماں اب میں سمجھا
پاس اصغرؑ کے جاتا نہیں ہوں
کیا نبیؐ کا نواسہ نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں

میں جو چاہوں برس جائیں بادل
خوں میں ڈوبا نظر آئے مقتل
جنگ لڑنے میں آیا نہیں ہوں
کیا نبیؐ کا نواسہ نہیں ہوں

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں

اک صدا تھی یہ ریحانؑ و سرورؑ
کہہ رہے تھے حسینؑ ابنِ حیدرؑ
کیا میں مہمان آیا نہیں ہوں
کیا نبیؐ کا نواسہ نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں

☆☆☆☆☆

سِناں پہ ہُوں تو کیا ہوا

(ندیم سرور)

رَسَن میں بندھ چکا گلا
لو چل پڑا وہ قافلہ
بہن غریب نوحہ گر
سناں پہ جب پڑی نظر
خموش تھے شہید سب
اخی کے ہل رہے تھے لب
سِناں پہ ہوں تو کیا ہوا
تُو حوصلہ نہ ہارنا
بہن میں ساتھ ساتھ ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غریب کربلا بہن
دلیر باوفا بہن
غموں کی علقمہ بہن
میری مسافرہ بہن
تُو حوصلہ نہ ہارنا
سناں پہ ہوں تو کیا ہوا
بہن میں ساتھ ساتھ ہوں

وفائے وعدہ ہو چکا
سناں تلک میں آ گیا
میں اپنا کام کر چکا
میری شریکِ کربلا
تُو حوصلہ نہ ہارنا
سناں پہ ہوں تو کیا ہوا
بہن میں ساتھ ساتھ ہوں

یہ رسیاں یہ بیڑیاں
قدم قدم پہ سختیاں
ردا بغیر بیبیاں
بہن کڑا ہے امتحان
تُو حوصلہ نہ ہارنا
سناں پہ ہوں تو کیا ہوا
بہن میں ساتھ ساتھ ہوں

اگر ہے راستہ کٹھن
ذرا نہ ڈر میری بہن
تُو بے ردا میں بے کفن

ہے وقت حوصلہ شکن
تُو حوصلہ نہ ہارنا
سناں پہ ہوں تو کیا ہوا
بہن میں ساتھ ساتھ ہوں

قدم قدم شہادتیں
گزر گئیں قیامتیں
ابھی ہیں اور آفتیں
سنبھال اب امانتیں
تُو حوصلہ نہ ہارنا
سناں پہ ہوں تو کیا ہوا
بہن میں ساتھ ساتھ ہوں

کوئی بھی اب نہیں بچا
بس عابدِؑ شکستہ پا
یہ ساربان غمزدہ
گرے جو کھا کے غش ذرا
تُو حوصلہ نہ ہارنا
سناں پہ ہوں تو کیا ہوا
بہن میں ساتھ ساتھ ہوں

بہن ٹھہر، ٹھہر یہیں
لرز رہی ہے کیوں زمیں
سکینہؑ گر گئی کہیں
نہ مل سکے جو وہ حزیں
تُو حوصلہ نہ ہارنا
سناں پہ ہوں تو کیا ہوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہن میں ساتھ ساتھ ہوں

بہت قریب شام ہے
ہجوم خاص و عام ہے
یزید بد کلام ہے
یہ وقتِ انتقام ہے
تُو حوصلہ نہ ہارنا
سِناں پہ ہوں تو کیا ہوا
بہن میں ساتھ ساتھ ہوں

غریب کرب و بلا بہن
دلیر یا وفا بہن
غموں کی علقمہ بہن
میری مُسافرہ بہن
تُو حوصلہ نہ ہارنا
سِناں پہ ہوں تو کیا ہوا
بہن میں ساتھ ساتھ ہوں

ریحانؔ و سرورؔ عزا
جو شام پہنچا قافلہ
سر حسینؑ نے کہا
الٹ دے تخت شام کا
تُو حوصلہ نہ ہارنا
سِناں پہ ہوں تو کیا ہوا
بہن میں ساتھ ساتھ ہوں

☆☆☆☆☆

ایسا بنا میں سارِباں! سارِباں!

(ندیم سرورؔ)

واپس مدینے آ گیا
لو کارواں اُجڑا ہوا
اُجڑی تھیں ساری بیبیاںؑ
سجادؑ کا نوحہ یہ تھا

روئیں گی طوق و بیڑیاں
وہ شام اور میں الاماں
ایسا بنا میں سارباں
مولا غم زدہ ناتواں سارباں

لوگو مدینہ لُٹ گیا
کوئی نہیں میرے سوا
داغوں سے ہے سینہ بھرا
تنہا کروں کیا کیا بیاں
ایسا بنا میں سارباں
مولا غم زدہ ناتواں سارباں
تھا جب تلک وہ مہرباں
عباسؑ میرِ کارواں

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مارا گیا کیا ناگہاں
آخر لیے اُن کا نشاں
ایسا بنا میں سارباں
مولا غم زدہ ناتواں سارباں

کتنا کٹھن تھا وہ سفر
نیزوں پہ تھے پیاروں کے سر
اُٹھتی نہ تھی میری نظر
بے پردہ بہنیں اور ماں
ایسا بنا میں سارباں
مولا غم زدہ ناتواں سارباں

غم تھا قیامت سے بڑا
چاروں طرف تھے اشقیاء
ناموس میری بے ردا
روتا تھا سُن سُن کر اذاں
ایسا بنا میں سارباں
مولا غم زدہ ناتواں سارباں

کیا رونق بازار تھی
پتھر کی بھی بوچھار تھی
اُف وہ ہنسی کفار کی
خاموش تھی میری زباں
ایسا بنا میں سارباں
مولا غم زدہ ناتواں سارباں

اُس شام کے بازار نے
وہ غم دیئے دربار نے
جب میں لگا للکارنے
دینے لگے ظالم اذاں
ایسا بنا میں سارباں
مولا غم زدہ ناتواں سارباں

ریحان و سرور عمر بھر
آنکھیں رہیں گی نوحہ گر
جس وقت فرشِ درد پر
نوحے میں یہ ہوگا بیاں
ایسا بنا میں سارباں
مولا غم زدہ ناتواں سارباں

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ جات سال 2007ء

سَلام! یاحُسینؑ! سَلام! یاحُسینؑ!

(ندیم سرورؔ)

اے خُدا! اے خُدا!
سُرخ ہے آسماں، چیختی ہے فضا
سَلام! سَلام! سَلام! یا حُسینؑ!
غیب سے آرہی ہے مُسلسل صَدا
لو آفتابِ شہادت طلوع ہوگیا
سَلام! یاحُسینؑ! سَلام! یاحُسینؑ!
ہر زبان و دِل، یاحُسینؑ! یاحُسینؑ!
مرحبا محترم، یاحُسینؑ! یاحُسینؑ!
سَلام! یاحُسینؑ! سَلام! یاحُسینؑ!

عظیم تھا عظیم ہے، عظیم تر ہے یاحُسینؑ!
خُدائے پاک کی نظر تیری نظر ہے یاحُسینؑ!
یہ دِل بھی تیرا دل نہیں خدا کا گھر ہے یاحُسینؑ!
وہاں وہاں اذان ہے، جدھر جدھر ہے یاحُسینؑ!
سِناں کی نوک پر اذاں تیرا جگر ہے یاحُسینؑ!
سِناں کی نوک پر بُلند زندگی کو کردیا
عظیم کام کردیا
سَلام! یاحُسینؑ! سَلام! یاحُسینؑ!

حُسینؑ! وہ، جو مقتلوں کو مکتبوں میں ڈھال دے
حُسینؑ! وہ، جو مشکلوں سے دین کو نکال لے
خدا اگر طلب کرے، حُسینؑ اپنے لال دے
حُسینؑ! جو طلب کرے، وہ ربِّ ذوالجلال دے
حُسینؑ! وہ سخی ہے، جو گدا کو بے سوال دے
کمال یہ ہے، خود خدا کہے کمال کردیا
عظیم کام کردیا
سَلام! یاحُسینؑ! سَلام! یاحُسینؑ!

بلندیوں سے پوچھ لو، سِناں سِناں حُسینؑ ہے
قدم قدم حُسینؑ ہے، نشاں نشاں حُسینؑ ہے
دلوں میں اہلِ درد کے، رواں دواں حُسینؑ ہے
زمانہ پوچھتا ہے یہ، کہاں کہاں حُسینؑ ہے
جہاں جہاں رسولؐ ہیں، وہاں وہاں حُسینؑ ہے
خدا نے اس شہید کو عجیب یہ ثمر دیا
عظیم کام کردیا
سَلام! یاحُسینؑ! سَلام! یاحُسینؑ!

عجیب ہے یہ مرحلہ، عجیب ہے یہ حوصلہ
بچھڑ گیا ہے قافلے سے، یہ امیرِ قافلہ
گھرا ہے فوجِ شام میں، اکیلا ابنِ سیّدہؑ
ہے دور خیمہ گاہ سے، یہ فاطمہؑ کا لاڈلا
سکون اپنا دے چکا، قرار اپنا دے چکا
حُسینؑ نے خُدائی کو بھی بے قرار کردیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عظیم کام کردیا

سلام! یا حسینؑ سلام! یا حسینؑ

اِدھر گلوئے خشک پر حسینؑ کے، چھری چلی
اُدھر قریب علقمہ، تڑپ کے رہ گیا جریؑ
بہن کو ہوش نہ رہا، سکینہؑ خاک پر گری
صدائیں گونجنے لگیں، حسینؑ یا حسینؑ کی
یہ کس نے اپنا سر دیا، خدائی چیخنے لگی
سناں سے سر کے خونؑ نے سلام آخری کیا

عظیم کام کردیا

سلام! یا حسینؑ سلام! یا حسینؑ

حسینؑ بادشاہ پر، سلام ہر زمان کا
سلام ہو سلام ہو، زمین و آسمان کا
سلام ابن سیدہؑ پہ سرورؔ و ریحان کا
ہر ایک رنگ و نسل کا، سلام ہر زمان کا
سلام شاہِ کربلا، خدائے مہربان کا
خدا کا ذکر دو جہاں میں تو نے عام کردیا

عظیم کام کردیا

سلام! یا حسینؑ سلام! یا حسینؑ

یہ مختصر سا قافلہ، ریاضتیں حسینؑ کی
ہر اک شہیدِ حق میں ہیں شباہتیں حسینؑ کی
یہ خاک کربلا پہ ہیں، شہادتیں حسینؑ کی
ہیں آج تک رواں دواں، قیادتیں حسینؑ کی

یہ مجلسیں یہ ماتمی، امانتیں حسینؑ کی
شجر نماز تھی مگر حسینؑ نے ثمر دیا

عظیم کام کردیا

سلام! یا حسینؑ سلام! یا حسینؑ

ڈرے گی اہلِ ظلم سے، یہ مصطفیؐ کی آل کیا
مٹا دے ان کے نام کو، ستم کی یہ مجال کیا
وہ جس نے گھر لٹا دیا، اُسے بھلا زوال کیا
شہادتوں کے راستے میں، یہ جوان لال کیا
جو راہِ حق میں جان دی تو پھر کوئی ملال کیا
جواں پسر کے ساتھ اُس نے، بے زباں پسر دیا

عظیم کام کردیا

سلام! یا حسینؑ سلام! یا حسینؑ

☆☆☆☆☆

بہتی رہی فُرات، بہتی رہتی فُرات

(ندیم سرورؔ)

اے شامِ غریباں! اے شامِ غریباں!
بہتی رہی فرات، بہتی رہی فُرات
بہتی رہی فُرات، بہتی رہی فُرات
خُون ہو کر بہہ گیا، اکبرؑ کا دل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مُسکرا کر ختم، اصغرؑ ہوگئے
بہتی رہی فُرات، بہتی رہی فُرات

کربلا کے وشت میں، کیسا اندھیرا چھا گیا
آ گئی شام غریباں، سُرخ ہے خاکِ شفا
جَل گئے خیمے، سَر شامِ الم
کتنے منظر، خاک ہوکر رہ گئے
بہتی رہی فُرات، بہتی رہی فُرات
ڈھل گیا دن شام آئی، شام بھی ایسی کہ بس
دوپہر کے بعد چھائی، ایسی تنہائی کہ بس
کس طرح زہراؑ کا گھر، لُوٹا گیا
کس طرح بے سر، بہتر(۷۲) ہوگئے
بہتی رہی فُرات، بہتی رہی فُرات
آج صبح دم یہ گھر، روشن بھی تھا آباد بھی
سب کے وارثؑ تھے سلامت، بھائی بھی، اولاد بھی
اک ہوا ایسی چلی، پردیس میں
بے زباں بچے بھی، بے سر ہوگئے
بہتی رہی فُرات، بہتی رہی فُرات
یہ ہے وہ شام غریباں، جو قیامت بن گئی
دخترِ زہراؑ کے سر سے، جس نے چادر چھین لی
یا رسول اللہؐ، قیامت ہوگئی

داخلِ خیمہ، ستمگر ہوگئے
بہتی رہی فُرات، بہتی رہی فُرات
ایک اک قطرے کو ترسے، بن میں اطفال حُسینؑ
مَشک زخمی خالی کوزے، لاش پا مال حُسینؑ
رہ گیا میدان میں، بیکس کا تن
جشن میں مصروف، لشکر ہوگئے
بہتی رہی فُرات، بہتی رہی فُرات
مرتے دم پانی پسر مانگے، بہت مجبور ہے
تُو بتا شام غریباں، علقمہ کیا دُور ہے
وائے نہر علقمہ، بہتی رہی
اور پیاسے قتل اکبرؑ ہوگئے
بہتی رہی فُرات، بہتی رہی فُرات
کون یہ آیا اندھیری رات میں، پروردگار
بولی زینبؑ ٹھہر جا اِس وقت میں ہُوں، پہرہ دار
ہائے غُربت دیکھ کر بیٹی کی یوں
سِینہ زن مقتل میں، حیدرؑ ہوگئے
بہتی رہی فُرات، بہتی رہی فُرات
ہے وہی منظر، وہی خیمے، وہی تشنہ لبی
آئی ہے شام غریباں، خوں رُلانے آج بھی
غم ہمیں ریحانؑ و سرورؑ کیوں نہ ہو
محوِ ماتم جب پیمبرؐ ہوگئے
بہتی رہی فُرات، بہتی رہی فُرات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سجّادؑ! سجّادؑ! سجّادؑ!

(ندیم سرورؔ)

زنداں سے مدینے آ کر بھی، سجّادؑ لہو روتے ہی رہے
ماں اصغرؑ کی سورج کے تلے، بیٹھی رہی کتنے دن گزرے
مختارؓ نے اک دن دی یہ خبر، یہ کہہ دو مادرِ اصغرؑ سے
مارا گیا قاتل اصغرؑ کا، اب دھوپ سے شہزادی اُٹھے
سجّاد نے آ کر ماں سے کہا، اے اماں اب بیٹھو نہ یہاں
اب ٹھنڈا پانی پی لو ماں، اب سائے میں آ وَ اماں
سجّادؑ! سجّادؑ! سجّادؑ!

تُو خوں رونا، جو چھوڑ دے
میں سائے میں، آ جاؤں گی
سجّادؑ! سجّادؑ! سجّادؑ!

تُو رت رونڑا جے چھڈا دیوے
میں وی تھپ نوں چھڈ جاواں گی
سجّادؑ! سجّادؑ! سجّادؑ!

سجّادؑ ذرا انصاف تے کر
اے حکم نہ دے اصرار نہ کر
ایھو سوچ کے ہے پھٹ ویندا جگر
میڈا اُجڑ گیا ہے وسدا گھر

ہُت رووانگی ھُنڑ تھپ وِچ میں
وِچ تھپ تے اِی مر جاواں گی
سجّادؑ! سجّادؑ! سجّادؑ!

میں تکیا اے بے گور و کفن
تھپ وِچ بابا مظلوم تیرا
کیں تھپ چوں اُٹھ سکدی بچڑا
تھپ بنڑ گی اے مقسوم میرا

ھنڑ جد تک ساں وچ ساں میرے
وچ تھپ تے سوگ مناواں گی
سجّادؑ! سجّادؑ! سجّادؑ!

مارا گیا قاتل اصغرؑ کا
اصغرؑ تو نہیں ملنے والا
وہ زخمی گلا جلتا جھولا
ناسُور ہے میرے سینے کا

تو دل کو پکڑنا چھوڑ دے
میں سائے میں آ جاؤں گی
سجّادؑ! سجّادؑ! سجّادؑ!

جو لاش حسینؑ تے کیتا میں
او وعدہ توڑ نبھانڑا اے
مجبور نہ کر میکوں پتر میرا
میکوں سایہ راس نہ آنڑا اے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مُک جا نڑے اوّدوں ساں میرے
جدوں چھاویں پُتّر میں جاواں گی
سجّادؑ! سجّادؑ! سجّادؑ!

حیواں کو بھی ذبح ہوتے ہوئے
تُو دیکھ نہیں سکتا بیٹا
قصّاب ذبیحوں پہ اپنے
تجھے دیکھ کے ڈالتے ہیں پردہ
غش کھا کر گرنا چھوڑ دے
میں سائے میں آجاؤں گی
سجّادؑ! سجّادؑ! سجّادؑ!

تئیں تھپ پچوں اٹھی جے کر میں
تیرا دی رونڑا نئیں مکیا
اج تئیں پتر سجّادؑ تیرا
انکھیاں دا پانڑی نئیں سکھیا
تیرے وگدے اتھرو وچ تھل گئے
میں وی چھاں میں بے جاواں گی
سجّادؑ! سجّادؑ! سجّادؑ!

میرے والی تم شاہد رہنا
مضبوط ابھی تک وعدہ ہے
سائے کی طرف جو لے کے چلا
سجّادؑ وہ میرا لاشہ ہے
زینبؑ میرا شانہ چھوڑ دے

میں سائے میں آجاؤں گی
سجّادؑ! سجّادؑ! سجّادؑ!

کر دفن ربابؑ کو سیّدؑ آکھے
اودا پلّو میکوں کھول وکھا
سجّادؑ نے کھول کے جد تکیا
گیا زینبؑ دے سنگ او غش کھا
پلّو وچ چولا اصغرؑ دا
نالے راکھ جھولے دیاں لاواں دی
سجّادؑ! سجّادؑ! سجّادؑ!

خورشیدؔ، ریحانؔ، ندیمؔ دے اے
ہت حسرت دل وچ رہندی اے
اونوں پرسہ دی اے رو رو کے
رئی تھپ وچ جیہڑی بہندی اے
لکھیے نوحے، پڑھیے نوحے
ہے سانجھ جدوں تک ساواں دی
سجّادؑ! سجّادؑ! سجّادؑ!

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میری سکینہؑ، اِس طرح نہ رونا

(ندیم سرور)

آخری سلام، آخری سلام
میری سکینہؑ، اِس طرح نہ رونا

تُم جاؤ کہاں اللہ جانے
مقتل میں رہیں کس حال میں ہم
اب خواب میں بابا آئیں گے
چاہے شام کا وہ زنداں ہووے
میری سکینہؑ، اِس طرح نہ رونا

میری سکینہؑ، اس طرح نہ رونا
نہ میری بچی نہ اس طرح نہ رونا

ہم جاتے ہیں ملنے بابا سے
اب لوٹ کے ہم کو آنا نہیں
کچھ دیر لپٹ جا سینے سے
پھر باپ کا سینہ ملنا نہیں
سوجانا جہاں پھوپھیاں کہہ دیں
چاہے شام کا وہ زنداں ہووے
میری سکینہؑ، اِس طرح نہ رونا

جانے دے مجھے میداں کی طرف
دینا یہ تجھے قربانی ہے
رہوار کے مڑے پاؤں نہ پڑ
میری بچی تو سیدانی ہے
جینا ہے تجھے زہراؑ کی طرح
چاہے شام کا وہ زنداں ہووے
میری سکینہؑ، اِس طرح نہ رونا

آ پونچھ لے آنسو آنکھوں سے
تو دیکھ لے چہرہ بابا کا
کل ہوسکتا ہے آ نہ سکے
پہچان میں چہرہ بابا کا
ہم ساتھ تیرا نہ چھوڑیں گے
چاہے شام کا وہ زنداں ہووے
میری سکینہؑ، اِس طرح نہ رونا

بے رحم یہ لشکر شام کا ہے
ہر ظلم و ستم کو سہہ لینا
پچھا ہے ٹمانچوں سے جو تمہیں
خود کان کے موتی دے دینا
بس نادِ علیؑ پڑھتی رہنا
چاہے شام کا وہ زنداں ہووے
میری سکینہؑ، اِس طرح نہ رونا

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عباس کا دل اکبرؑ کی بہن
جس وقت بندھے گردن میں رسن
تم بابا بابا مت کہنا
تڑپے گا میرا بیگور بدن
اصغرؑ کی طرح سے چپ رہنا
چاہے شام کا وہ زنداں ہووے
میری سکینہؑ، اِس طرح نہ رونا

دیکھا ہے ریحان و سرور نے
خود شام میں جاکر یہ منظر
سیلاب ہے پُرسہ داروں کا
مصروف بُکا تا حدِّ نظر
ہے سارا علاقہ بی بیؑ کا
چاہے شام کا وہ زِنداں ہووے
میری سکینہؑ، اِس طرح نہ رونا

☆☆☆☆☆

کارواں! کارواں! عباسؑ! مِیر کارواں

(ندیم سرور)

یثرب سے سُوئے کربلا
اِک کارواں رُخصت ہوا
سر پہ علم سایہ فگن
غازیؑ کی آتی ہے صدا
پہلا سفر زینبؑ کا ہے
سُنسان کر دو راستہ
کارواں! کارواں! عباسؑ! میر کارواں

کیا شان ہے کیا دبدبہ
کیا لوگ ہیں قرآں نما
صَلّی علی، صَلّی علی
آیات کا ہے قافلہ
مشک و علَم ان کا نشاں
کارواں! کارواں! عباسؑ! میر کارواں

اللہ کے پیارے ہیں یہ
آلِ نبیؐ سارے ہیں یہ
قرآن کے پارے ہیں یہ
کونین کے تارے ہیں یہ
زیرِ قدم ہے آسماں
کارواں! کارواں! عباسؑ! میر کارواں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی شبیہ مصطفیٰؐ
کوئی حسنؑ کا دلربا
ہے کوئی عکس سیّدہؑ
شبّیرؑ کا یہ قافلہ
تھامے علم جو ہے جواں
کارواں! کارواں! عباسؑ! میر کارواں

یثرب سے تابہٗ کربلا
ہر دم طواف قافلہ
عبّاس کرتا ہی رہا
پردے کا ذمہ دار تھا
یوں مطمئن تھیں بی بیاں
کارواں! کارواں! عباسؑ! میر کارواں

عبّاسؑ وہ کردار ہے
بعد علیؑ سالار ہے
ایسا علمبردار ہے
میداں میں بے تلوار ہے
پھر بھی علم کا پاسباں
کارواں! کارواں! عباسؑ! میر کارواں

لو آگیا اُس کا علم
غازی جسے کہتے ہیں ہم
کہتے چلو یہ دم بہ دم
عبّاسؑ میر لشکرم

بابؑ الحوائج، مہرباں
کارواں! کارواں! عباسؑ! میر کارواں

جب شام پہنچا قافلہ
خطبہ یہ زینبؑ نے دیا
سُن لے یہ قوم اشقیا
ہم ہیں بنائے لاالٰہ
کشتی ہے دیں ہم بادبان
کارواں! کارواں! عباسؑ! میر کارواں

ہاں حشر میں مولا علیؑ
یہ سرورؑ و ریحانؑ بھی
نظر کرم سے آپؑ کی
رکھتے ہیں اُمید قوی
نوحوں سے دیں گے یہ بیاں
کارواں! کارواں! عباسؑ! میر کارواں

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں نوکِ سناں پر ہوں

(ندیم سرورؔ)

جب خاتمہ بخیر ہوا، فوج شاہؑ کا
کوثر پہ قافلہ گیا، پیاسی سپاہ کا
گھر لُٹ گیا، جنابِ رسالت پناہؐ کا
خاک اُڑ رہی تھی، حال تھا یہ بارگاہ کا
مقتل میں آئیں، فاطمہ زہرہؑ برہنہ سر
چلائیں زیرِ تیغ ہے، بابا میرا جگر

اُنیس سو۱۹۰۰ ہیں زخم، تن چاک چاک پر
زینبؑ نکل حسینؑ تڑپتا ہے، خاک پر
پہنچی بہن جو بھائی کے مقتل میں، نوحہ گر
دیکھا سرِ حسینؑ ہے، نیزے کی نوک پر
صدقے گئی لُٹا گئے گھر، وعدہ گاہ میں
جنبش لبوں کو ہے ابھی، ذکرِ اللہ میں

میرا وعدہ ہوا پورا نانا
میرا وعدہ ہوا پورا
میں نوکِ سناں پر ہوں

نانا دیکھو نواسہ کہاں آ گیا
میں نے کرب وبلا کو معلّیٰ کیا

خوں میرا آج خاکِ شفا بن گیا
میں نے بچپن کا وعدہ وفا کردیا
میرا وعدہ ہوا پورا
میں نوکِ سناں پر ہوں

میرا گھر میرے بچے، میری زندگی
آپ کے دیں پہ سب میں نے قربان کی
میرے ماتھے پہ بوسہ دو اب آخری
برسرِ نوک نیزہ سواری چلی
میرا وعدہ ہوا پورا
میں نوکِ سناں پر ہوں

دین و قُراں بچے، تیرا کعبہ بچا
تا قیامت رہے گی اذاں کی صدا
مدرسہ بن گئی آج سے کربلا
ہائے نانا مگر میرا گھر نہ رہا
میرا وعدہ ہوا پورا
میں نوکِ سناں پر ہوں

چکیاں پیسنے والی ماں کی قسم
میری آغوش میں توڑا اکبرؑ نے دم
کیسے لاش جواں لایا سُوئے حرم
اپنے وعدے پہ سہتا رہا غم پہ غم
میرا وعدہ ہوا پورا
میں نوکِ سناں پر ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتنے لاشے اُٹھائے ہیں اک روز میں
کتنے آنسو بہائے ہیں اک روز میں
سینکڑوں تیر کھائے ہیں ایک روز میں
سارے وعدے نبھائے ہیں اک روز میں

میرا وعدہ ہوا پورا
میں نوکِ سناں پر ہوں

بھائی بتیس ۳۲ برسوں سے جو ساتھ تھا
مَیں نے وعدہ نبھانے میں وہ کھو دیا
کھا گئی اُس کے شانوں کو یہ علقمہ
وہ گیا اور دردِ کمر دے گیا

میرا وعدہ ہوا پورا
میں نوکِ سناں پر ہوں

میرے نانا یہ دُولھا یہ کمسن جواں
ایسے روندا گیا دشت میں الاماں
اپنے بیٹے کو پہچان پائی نہ ماں
اُس کی دُلھن نے خود توڑ دیں چوڑیاں

میرا وعدہ ہوا پورا
میں نوکِ سناں پر ہوں

ہاں وہ اصغرؑ جو صغراؑ کی تھی زندگی
جس کی خاطر وہ بیمار بچی میری
چھوٹے چھوٹے سے کرتے جو سیتی رہی
اُس کا خوں اپنے چہرے پہ مل کے ابھی

میرا وعدہ ہوا پورا
میں نوکِ سناں پر ہوں

میرے نانا سکینہؑ کا غم دیکھیے
عمر اتنی سی اتنے ستم دیکھیے
جلتی ریتی پہ اُس کے قدم دیکھیے
کتنے مجبور ہیں آج ہم دیکھیے

میرا وعدہ ہوا پورا
میں نوکِ سناں پر ہوں

شام ریحان و سرور جو ڈھلنے لگی
سر سے شبیرؑ کے یہ صدا آتی تھی
اے بہن اب یہاں سے قیادت تری
میرے وعدے کی خاطر ضروری ہوئی

میرا وعدہ ہوا پورا
میں نوکِ سناں پر ہوں

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جملہ حقوق بہ حق ناشر محفوظ ہیں

ایک آنسو میں کربلا

حصہ سوم

ندیم سرور
اور کراچی کی دیگر ماتمی انجمنوں کے
مشہور و معروف نوحہ خوانوں کے نوحوں کا مجموعہ

شاعر اہل بیت

ریحان اعظمی

ترتیب و تدوین

اے ایچ رضوی

ناشر

محفوظ بک ایجنسی
مارٹن روڈ کراچی
Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk
MBA

پیارے نبیؐ کی، پیاری نواسی

(علی شناور، علی جی فرزند ندیم سرور)

پیارے نبیؐ کی، پیاری نواسی
شام کو قیدی، بن کے چلی ہے
صبر کی ملکہ، زہرؑا کی پیاری
شام کو قیدی، بن کے چلی ہے
پیارے نبیؐ کی، پیاری نواسی
شام کو قیدی، بن کے چلی ہے

دیکھ رہی ہے، کوئی تو آئے
شانہ پکڑ کر، کاش بٹھائے
نہ ہے سواری، نہ ہے عماری
شام کو قیدی، بن کے چلی ہے
پیارے نبیؐ کی، پیاری نواسی
شام کو قیدی، بن کے چلی ہے

بھائی، بھتیجے، بھانجے، بیٹے
ساتھ وطن سے، آئی تھی لے کے
ہائے مقدر، آج اکیلی
شام کو قیدی، بن کے چلی ہے
پیارے نبیؐ کی، پیاری نواسی
شام کو قیدی، بن کے چلی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کچھ اپنے بارے میں

دنیا میں لاتعداد ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جنہیں اپنے بارے میں کسی صفت یا خوبی کی وجہ سے خوش فہمی ہوتی ہے یا غلط فہمی۔ لیکن خال خال کچھ ایسے افراد بھی مل جاتے ہیں جو اپنی ذات میں عیب و ہنر خود تلاش کرتے رہتے ہیں اور انہی عیب و ہنر کی روشنی میں اپنی منزل تلاش کرتے ہوئے اپنے ہدف تک جا پہنچتے ہیں، تزکیہ اور تجزیہ یہ دو لفظ ایسے ہیں جن کے بطن میں انسان کی نشو و نما کی جڑیں موجود ہیں تزکیہ نفس کو قابو میں رکھتا ہے اور تجزیہ کردار کا منصف ہوتا ہے۔ انسان اپنی نفسانی خواہشات کا اسیر ہوکر کردار کی تجزیہ نگاری سے غافل ہوجاتا ہے اور پھر عزت کو ذلت میں تبدیل ہوتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

مجھے یہ بات کہنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ میرے والد اپنے وطن مالوف میں کس حیثیت کے مالک تھے۔ ان کا شمار اُمرا میں ہوتا تھا یا فقرا میں، وہ کتنی زمین اور جائیداد کے مالک تھے، ہجرت نے انہیں بھی ہزاروں لاکھوں مہاجرین کی طرح لاکھ سے خاک کردیا یا خاک سے لاکھ کردیا۔ میں نے تو جب آنکھ کھولی تو اپنے قبلہ گاہی کو بنارس سلک ہاؤس پر ساٹھ روپیہ ماہانہ پر سیلز مین کی حیثیت سے پایا، گھر میں فاقوں کا ایک سمندر موجیں مارتا ہوا لحہ بہ لحہ قدم بہ قدم حیات کا ہمسفر تھا البتہ عنایاتِ ربانی نے قدم لڑکھڑانے نہیں دیئے، اور وہ محرومی اور غریبی جو کبھی کبھی ایمان فروشی پر آمادہ کردیتی ہے اسی نے مہمیز کا کام دیا اور کچھ کرگزرنے کا حوصلہ دیا۔

ابا جب کبیر اُلعمری اور بیماری کی وجہ سے ناطاقتی کا شکار ہوکر رفیقِ بستر ہوگئے تو اماں نے سلائی کڑھائی کے ہنر کو آزمانا شروع کردیا اور ہم چھ بہن بھائیوں کی ستر پوشی اور شکم سیری کے ساتھ ساتھ تعلیمی اخراجات کی ذمہ داری سنبھال لی بلآخر وہ بھی کہاں تک طوفانِ عُسرت کا مقابلہ کرتیں لہٰذا دو بڑے بھائیوں نے بہت ہی صغر سنی میں لالوکھیت کی کپڑا مارکیٹ میں والد کے سیلز مینی کے تجربہ سے استفادہ کرتے ہوئے ضعیف والدین اور مجھ سمیت چھوٹے بھائی بہنوں کی کفالت کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیمی مصروفیات کو بھی جاری رکھا، وقت تو پر لگا کر اڑنے کا عادی ہے اور اس برق رفتاری سے محو پرواز ہوتا ہے کہ بہت ساری ضروری چیزوں کو

رُخ سوئے دریا، کر کے پکاری
اے میرے بھیّا، اے میرے غازی
بعد تمہارے، بہنا تمہاری
شام کو قیدی، بن کے چلی ہے
پیارے نبیؐ کی، پیاری نواسی
شام کو قیدی، بن کے چلی ہے

بیٹوں کو صدقہ، بھائی پہ کر کے
جس نے کیے تھے، شکر کے سجدے
چھوڑ کے تنہا، لاش کو اُس کی
شام کو قیدی، بن کے چلی ہے
پیارے نبیؐ کی، پیاری نواسی
شام کو قیدی، بن کے چلی ہے

جس کی کنیزیں، نکلیں نہ باہر
بلوے میں لائے اُس کو ستمگر
ہائے یہ غربت، بنتِ علیؑ کی
شام کو قیدی، بن کے چلی ہے
پیارے نبیؐ کی، پیاری نواسی
شام کو قیدی، بن کے چلی ہے

کتنے ہی قیدی، جس نے چھڑائے
آج وہ بی بی، سر کو جھکائے
ایک ردا کی، بَن کے سوالی
شام کو قیدی، بن کے چلی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیارے نبیؐ کی، پیاری نواسی
شام کو قیدی، بن کے چلی ہے
سوچو وہ منظر، سرورؐ و ریحاںؑ
بھائی ہو جس کا، وارثِ قرآں
کیسے وہ بی بی، سر کو جھکائے
پیارے نبیؐ کی، پیاری نواسی
شام کو قیدی، بن کے چلی ہے

☆☆☆☆☆

نوحہ جات سال 2006

ہم دیکھیں گے، لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے

(ندیم سرورؔ)

العجل، العجل، العجل، العجل
یاابن الزھراؑ، یاابن الزھراؑ
یاسیّدی، یامُرشدی، یامولائی یا امام الزماںؑ
شام و سحر، اے راہبر، اے تاجدارِ کون و مکاں
نُورِ خدا، اے مُنتظر، ہے مُنتظر یہ سارا جہاں
"یا ابن الزھراؑ، یا ابن الزھراؑ"
کہتے ہیں سب، جن و بشر، ارض و سماں و دشت و جبل
ہیں مُشکلیں لاکھوں مگر، ہے مُشکلوں کا تو ہی حَل
آنے لگی دیکھو صدا، حَیَّ علیٰ خَیرُالعمل
"یا ابن الزھراؑ، یا ابن الزھراؑ"

وہ روز کہ جس کا وعدہ ہے
جو لوحِ ازل پہ لکھا ہے
جو تیرا ہے جو میرا ہے
کونین میں جس کا چرچا ہے
جب لوح و قلم کے چہرے سے
پردے سرکائے جائیں گے
ہم دیکھیں گے، لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کچھ رات گئی کچھ باقی ہے
پردوں میں سحر کچھ کہتی ہے
دل پر جو یہ دستک ہوتی ہے
غیبت میں کوئی اک حادثہ ہے
جو حاضر و ناظر و قائمؑ ہے
وہ آئیں گے ہاں آئیں گے
ہم دیکھیں گے، لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے

ہاں دیکھ بدلتے موسم کو
کیا ہوگیا نظمِ عالم کو
چین آتا نہیں ہے آخر کیوں
بے چینی نسلِ آدم کو
دینے دے صدا اُس قائمؑ کو
ہر اُلجھن وہ سُلجھائیں گے
ہم دیکھیں گے، لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے

یہ جعفرؑ صادق نے ہے کہا
وہ روز جمعہ ہے عاشورہ
جب انؑ کی سواری آئے گی
تعظیم کرے گی کرب وبلا
کعبے سے اذاں پھر گونجے گی
وہ ایک علم لہرائیں گے
ہم دیکھیں گے، لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے

وہ مسجد کوفہ میں آکر
مجلس کا سجائیں گے منبر
وہ پُرسہ لیں گے دُنیا سے
شبیرؑ کا خُود ذاکر بن کر
زینبؑ کے مصائب کر کے بیاں
منبر پہ ہی غش کھا جائیں گے
ہم دیکھیں گے، لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے

پھر قاسمؑ و اکبرؑ و اصغرؑ کو
عباسؑ کے پیاسے لشکر کو
جب یاد کریں گے روئیں گے
جلتے ہوئے زہراؑ کے گھر کو
لائیں گے تصور میں جس دم
پھر صبر نہ وہ کر پائیں گے
ہم دیکھیں گے، لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے

عابدؑ کا وہ کانٹوں پر چلنا
زینبؑ کا برہنہ سر ہونا
وہ سامنے ماؤں بہنوں کے
نیزوں پہ سروں کا خُوں رونا
تُربت پہ سکینہؑ کے جاکر
زنداں میں چراغ جلائیں گے
ہم دیکھیں گے، لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آنکھوں میں امام زمانہؑ کی
رہتی ہے سَدا اِکسٹھ(۶۱) ھجری
کہتے ہیں زیارتِ ناحیہؑ میں
میں بھول نہیں سکتا ہوں کبھی

مابینِ زمین و زین جو تھا
وہ لاشہ بھول نہ پائیں گے
ہم دیکھیں گے،لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے

پیغامِ امامؑ زمانہ ہے
گر جلد مجھے بلوانا ہے
تقوے کے مُصلّے پر جاکر
پیغامِ امن پھیلانا ہے

جب علم کے دیپ جلاؤ گے
ہم غیبت سے آجائیں گے
ہم دیکھیں گے،لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے

تعجیل ہو اب ابنِ زھراؑ
ہے ورد ریحانؔ و سرورؔ کا
دنیا کو ضرورت آپؑ کی ہے
دیتی ہے صدائیں کرب وبلا

وہ روز کہ جس کا وعدہ ہے
وہ وعدہ آپؑ نبھائیں گے
ہم دیکھیں گے،لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے

☆☆☆☆☆

کون قائل تھا سَلامی کہ جِناں اور بھی ہے

(ندیم سرورؔ)

"کون قائل تھا سَلامی کہ جِناں اور بھی ہے
کربلا دیکھی تو ہم سمجھے کہ ہاں اور بھی ہے"

صدقے اُس دل کے جو ہو حُبِّ علیؑ سے آباد
اس سے بہتر کوئی دُنیا میں مکاں اور بھی ہے
کربلا دیکھی تو ہم سمجھے کہ ہاں اور بھی ہے
کون قائل تھا سَلامی کہ جِناں اور بھی ہے

نامِ شبیرؑ پہ بے ساختہ گریاں ہونا
بعد کلمے کے یہ ایمان کا نشاں اور بھی ہے
کربلا دیکھی تو ہم سمجھے کہ ہاں اور بھی ہے
کون قائل تھا سَلامی کہ جِناں اور بھی ہے

برچھیاں مار کے اکبرؑ کو پکارے اعدا
"شہؑ سے پوچھو کوئی فرزندِ جواں اور بھی ہے"
کربلا دیکھی تو ہم سمجھے کہ ہاں اور بھی ہے
کون قائل تھا سَلامی کہ جِناں اور بھی ہے

فلک پیر تجھے شہؑ کی ضعیفی کی قسم
علی اکبرؑ سا زمانے میں جواںؑ اور بھی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کربلا دیکھی تو ہم سمجھے کہ ہاں اور بھی ہے
کون قائل تھا سَلامی کہ جِناں اور بھی ہے

ماںؑ نے قاسمؑ سے کہا صبح کو تم ہوگے شہید
اس لئے بیاہ کی جلدی میری جاں اور بھی ہے
کربلا دیکھی تو ہم سمجھے کہ ہاں اور بھی ہے
کون قائل تھا سَلامی کہ جِناں اور بھی ہے

بال کھولے ہوئے لاشے پہ جو آئیں زہراؑ
کھل گیا حُرؑ پہ دمِ نزع کہ ماں اور بھی ہے
کربلا دیکھی تو ہم سمجھے کہ ہاں اور بھی ہے
کون قائل تھا سَلامی کہ جِناں اور بھی ہے

اپنے فرزندوں کے مرنے پہ بھی گریہ نہ کیا
دھر میں زینبؑ مظلوم سی ماں اور بھی ہے؟
کربلا دیکھی تو ہم سمجھے کہ ہاں اور بھی ہے
کون قائل تھا سَلامی کہ جِناں اور بھی ہے

لا کے ششماہے کو ہاتھوں پہ پکارے شبیرؑ
نذرِ حق کے لئے اک غنچہ دھاں اور بھی ہے
کربلا دیکھی تو ہم سمجھے کہ ہاں اور بھی ہے
کون قائل تھا سَلامی کہ جِناں اور بھی ہے

شہؑ سے زینبؑ نے کہا تم جو ہو مشتاق قضا
میری اماں کا کوئی فاتحہ خواں اور بھی ہے؟
کربلا دیکھی تو ہم سمجھے کہ ہاں اور بھی ہے
کون قائل تھا سَلامی کہ جِناں اور بھی ہے

بولے عابدؑ ورمِ پا نہیں چلنے دیتا
میرے پاؤں میں یہ زنجیر گراں اور بھی ہے
کربلا دیکھی تو ہم سمجھے کہ ہاں اور بھی ہے
کون قائل تھا سَلامی کہ جِناں اور بھی ہے

لاشے پامال سرِ شام جو ہوتے ہیں نظیر
باغِ زہراؑ پہ ستم بعدِ خزاں اور بھی ہے
کربلا دیکھی تو ہم سمجھے کہ ہاں اور بھی ہے
کون قائل تھا سَلامی کہ جِناں اور بھی ہے

☆☆☆☆☆

واہ میرے لال عباسؑ، کیا بات ہے

(ندیم سرور)

غازی عباسؑ کو دے کے دیں کا علم
بولے سبطِ نبیؐ، میرا اک کام کر

میرے بازو، علمدارؑ، شاہِ وفا
اے غنی و سخی، میرا اک کام کر

اے خدائے وفا، سیّدہؑ کی دُعا
جُرأتوں کے ولی، میرا اک کام کر

دیکھ عکسِ ولی، اے میری زندگی
مثلِ نادِ علیؑ، میرا اک کام کر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چاہتا ہے یہ شبیرؑ، بھائی میرے
آج سب تیرا جاہ و حشم دیکھ لیں

اس طرح شامیوں سے تو کر گفتگو
لہجۂ حیدری کا بھرم دیکھ لیں

اب یہ پردہ اٹھا، ان کو جاکے بتا
عزمِ شبیرؑ، عزمِ حسینی ہے کیا

ہم محافظ ہیں قرآن و اسلام کے
کس لئے آئیں ہیں برسرِ کربلا

بول ایسے کہ خالق کو کہنا پڑے
ذاتِ حیدرؑ کے عکاس، کیا بات ہے

آج نہجِ بلاغہ کا خالقؑ کہے
واہ میرے لال عباسؑ، کیا بات ہے

ذاتِ حیدرؑ کے عکاس، کیا بات ہے
میرے غازیؑ جری تیری، کیا بات ہے

بات آقا کی غازیؑ نے جس دم سنی
دفعتاً شیر نے ایک انگڑائی لی
شام کی فوج میں مچ گئی کھلبلی
لوگ کہنے لگے، آگئے کیا علیؑ؟

روندتا ہوا گزر جاتا ہے اُسی میں بھائیوں کی تعلیم بھی انٹر اور میٹرک تک محدود رہ گئی لیکن وہ میری تعلیم کی جانب سے غافل نہ ہوئے۔

گھر میں سب بھائیوں میں چھوٹا ہونے کی وجہ سے بہت سارے معاملات میں آزادی وخودمختاری حاصل تھی لہٰذا بچپنے ہی سے اپنے سے زیادہ صاحبان علم کی بیٹھک میں بیٹھنا میرا خاص مشغلہ تھا۔ پھر بزرگوں سے سُنا بھی تھا کہ اپنے سے زیادہ اہلِ علم میں بیٹھو گے تو کچھ لے کر اٹھو گے۔ بڑے بھائی بعد میں کسٹم و ایکسائز میں ملازم ہوگئے اور اُن سے چھوٹے بھائی عوامی آٹوز سندھ انجینئرنگ میں ملازم ہوئے لیکن والد کے سکھائے ہوئے سبقِ رزقِ حلال کی وجہ سے کسٹم میں ہونے کے باوجود اپنی ذاتی سائیکل بھی اُن کے پاس نہیں ہے۔ دوسرے بھائی بارہ برس سے بے روزگار ہیں لیکن کسی کے قرض دار نہیں ہیں۔

میں نے میٹرک کے بعد فرسٹ ایئر سے ہی صحافت کا شعبہ اختیار کرلیا تھا لہٰذا پہلی ملازمت ایک چھوٹے سے اخبار میں ۳ سو روپے ماہانہ پر اختیار کی پھر مختلف جرائد و رسائل میں قلمکاری کرتا رہا، کچھ عرصہ ٹیلی ویژن پر گیت نگاری کی۔ کالج اور یونیورسٹی کے زمانے میں ہاکی کھیلتا رہا اور قومی ٹیم میں پہنچ کر بھی نہ پہنچ سکا کیونکہ سفارش کا سکہ میرے پاس نہیں تھا۔ اس کے بعد تھوڑے عرصہ طلبہ سیاست کا شوق پورا کیا لیکن وہاں بھی وڈیرہ شاہی کی ترقی دیکھ کر اس سے بھی دو چار بار قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد توبہ کرلی۔ اب مکمل طور پر شاعری کی جانب متوجہ ہوگیا۔

۱۹۸۶ء میں شعبہ تعلیم سے وابستہ ہوکر گروپ آف علی علی اسکولز میں پانچ سو روپے ماہانہ پر ملازمت اختیار کی اور بحمد للہ آج اُسی ادارے میں سربراہ شعبہ اُردو کی حیثیت سے اتنی تنخواہ پارہا ہوں کہ گھر کا کچن کچھ مشکل کچھ آسانی سے چل رہا ہے۔ ۱۹۸۳ء میں گیت اور غزل نگاری سے قوم کے لوگوں کی لعن طعن سن کر توبہ کرلی۔ میاں نوحہ بھی لکھتے ہو اور گیت بھی لکھ رہے ہو امام زمانہؑ کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ بعد میں قوم کے کسی فرد یا ٹھیکیدار نے یہ نہیں پوچھا کہ ایک اچھی آمدنی جو ریڈیو ٹی وی پر نغمہ نگاری سے ملتی تھی وہ بند ہوگئی تو اب گھر کے اخراجات کیسے چل رہے ہیں گھر میں آٹا ہے یا نہیں، بچوں کے اسکول کی فیس دی گئی یا نہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور رُوح علیؑ مُسکرانے لگی
واہ میرے لال عباسؑ، کیا بات ہے
میرے غازیؑ جری، تیری کیا بات ہے
اسپ غازیؑ، قدم جو بڑھانے لگا
تھم گیا وقت، یہ کون آنے لگا
ہر شقی بولا اب میں ٹھکانے لگا
نعرۂ حیدری یہ سُنانے لگا
واہ میرے لال عباسؑ کیا بات ہے
جب فضاؤں میں ان کا علَم کھل گیا
آبِ انوار سے آسماں دُھل گیا
جس کے نیچے میں سارا فلک تُل گیا
پڑھ کے غازیؑ دُعائے توسل گیا
اور نعرۂ ہواؤں میں یہ گُھل گیا
واہ میرے لال عباسؑ کیا بات ہے
بولے عباسؑ یہ لشکرِ شام سے
وہ جو واقف نہیں ہیں میرے نام سے
باخبر وہ نہیں اپنے انجام سے
مُنسلک میں بھی ہوں خُم کے پیغام سے
یوں نوازا مجھے شہؑ نے انعام سے
واہ میرے لال عباسؑ کیا بات ہے
میں بتاؤں تمہیں کون شبیرؑ ہے
عکسِ اسلام قرآں کی تفسیر ہے

خُلد باغِ ارم اُس کی جاگیر ہے
اُس کے قدموں تلے حُر کی تقدیر ہے
میرے بارے میں اس کی یہ تقریر ہے
واہ میرے لال عباسؑ کیا بات ہے
یہ غلامیِ شہؑ کا شرف ہے مِلا
ملکۂ خُلد نے مُجھ کو بیٹا کہا
نام عباسؑ، زینبؑ نے میرا رکھا
جُھولا شبیرؑ نے ہے جُھلایا میرا
پھر حسنؑ نے گلے سے لگا کر کہا
واہ میرے لال عباسؑ کیا بات ہے
پیاس بچوں کی لائی یہاں تک مجھے
مشک اک بھر کے لے جاؤں کا نہر سے
میرے آقا نے روکا لڑائی سے ہے
ورنہ روکے مجھے حوصلہ ہے کسے
میں ہوں بے تاب سن لوں یہی اک صدا
واہ میرے لال عباسؑ کیا بات ہے
جب مکمل ہو زندگی کا سفر
بولا شبیرؑ ہے باوفا نہر پر
اپنے پیروں پہ رکھ لیجئے میرا سر
خوش ہوں ام البنینؑ جب سنیں یہ خبر
میرے بیٹے سے شبیرؑ نے کہہ دیا
واہ میرے لال عباسؑ کیا بات ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہائے ریحانؔ و سرورؔ عجب وقت تھا
ہو کے بے دست جب میرا غازیؑ گرا
باوفا کا علم خوں میں تر ہوگیا
روحِ زہراؑ پکاری سرِ کربلا
تو نے سقائی کا حق ادا کردیا
واہ میرے لال عباسؑ کیا بات ہے

☆☆☆☆☆

خنجر قریب زانوئے قاتل قریب ہے

(ندیم سرورؔ)

جب کٹ گیا زہراؑ کا چمن دشتِ بلا میں
شامل ہوا پیاسوں کا لہو خاکِ شفا میں
کوئی نہ رہا فوج امامِ دوسرا میں
اور گھر گیا حیدرؑ کا پسرؑ اہلِ جفا میں

اک خشک گلا اور کئی سو نیزہ و خنجر
نو لاکھ کا ریلا اور اکیلا وہ دلاور
جب میرا حسینؑ، فاطمہؑ کا چین
پُشتِ رہوار سے خاک پر گرا
خنجر قریب زانوئے قاتل قریب ہے
آج امتحانِ صبرِ حُسینؑ غریب ہے

جاں سے قریب تر میرے پروردگار دیکھ
عاشق کا اپنے ریگِ تپاں پر قرار دیکھ
میرا یقین دیکھ، میرا اعتبار دیکھ
میں کتنا مطمئن ہوں ادھر ایک بار دیکھ
خنجر قریب زانوئے قاتل قریب ہے
آج امتحانِ صبرِ حُسینؑ غریب ہے

پیاسہ ہوں تین روز کا زخموں سے چور ہوں
یارب گواہ رہیو کہ میں بے قصور ہوں
چھ ماہ ہوگئے کہ وطن سے بھی دُور ہوں
اب تیری بارگاہ میں تیرے حضور ہوں
خنجر قریب زانوئے قاتل قریب ہے
آج امتحانِ صبرِ حُسینؑ غریب ہے

اک قلبِ ناتواں پہ بہتر(۷۲) کا داغ ہے
اٹھارہ سال کے علی اکبرؑ کا داغ ہے
بازو بریدہ شیر کا اصغرؑ کا داغ ہے
لُٹنا ابھی لٹی ہوئی چادر کا داغ ہے
خنجر قریب زانوئے قاتل قریب ہے
آج امتحانِ صبرِ حُسینؑ غریب ہے

یہ کہہ کے جو خموش ہوئے سبطِ پیمبر
دیکھا کہ سرہانے ہے کھڑی مادرِ مضطر
شہزادی کے سر پہ پڑی خاک کی چادر
کہتی ہیں وہ سر گود میں شبیرؑ کا لے کر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خنجر قریب زانوئے قاتل قریب ہے
آج امتحانِ صبرِ حُسینؑ غریب ہے

مظلوم کی امداد کو آتا نہیں کوئی
پانی بھی دمِ مرگ پلاتا نہیں کوئی
زخموں میں لگی خاک چھڑاتا نہیں کوئی
ہئے ہئے میرے بچے کو بچاتا نہیں کوئی

خنجر قریب زانوئے قاتل قریب ہے
آج امتحانِ صبرِ حُسینؑ غریب ہے

حیدرؑ سے کہا زھراؑ نے خوف آتا ہے صاحب
ماں ہوں میرا دل درد سے تھرّاتا ہے صاحب
یہ دیکھیے دنیا سے پسر جاتا ہے صاحب
خنجر کو لیے شمرؔ چلا آتا ہے صاحب

خنجر قریب زانوئے قاتل قریب ہے
آج امتحانِ صبرِ حُسینؑ غریب ہے

فرمانے لگے ماں سے بصد رنج یہ مولاؑ
کچھ دیر میں اب کوچ ہے دُنیا سے ہمارا
اے امّاں چلی جایئے مقتل سے خدارا
کس طرح سے دیکھو گی تڑپتا ہوا لاشہ

خنجر قریب زانوئے قاتل قریب ہے
آج امتحانِ صبرِ حُسینؑ غریب ہے

اک بار جو خیموں کی طرف یاس سے دیکھا
دیکھا کہ درِ خیمہ پہ روتی ہے سکینہؑ

اک ہوک اٹھی قلب میں رونے لگے مولا
زینبؑ سے اشاروں سے کہا اے میری بہنا

خنجر قریب زانوئے قاتل قریب ہے
آج امتحانِ صبرِ حُسینؑ غریب ہے

آواز غیب آئی پلٹ آ حُسینؑ آ
اب امتحان تیرا مکمل یہاں ہوا
خون پسرؑ سے تو ہے وضو اب تُو کرچکا
یہ سُن کے شہؑ نے سجدے میں سر رکھ کے یہ کہا

خنجر قریب زانوئے قاتل قریب ہے
آج امتحانِ صبرِ حُسینؑ غریب ہے

جب پہنچی بہن بھائی کے لاشے پہ کھلے سر
دیکھا کہ لعیں پھیر چکا حلق پہ خنجر
اور شمرؔ لیے جاتا ہے سر گیسو پکڑ کر
اے سرورؔ و ریحانؔ کرو یاد وہ منظر

خنجر قریب زانوئے قاتل قریب ہے
آج امتحانِ صبرِ حُسینؑ غریب ہے

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غمزدہ کاروان دی پورتہ شہؑ بابا

(ندیم سرورؔ)

غمزدہ کاروان دی پورتہ شہؑ بابا
شام تا روان دی، پورتہ شہؑ بابا
سخت پریشان یاما، پورتہ شہؑ بابا
سکینہؑ ناز دانہ دا، پورتہ شہؑ بابا
بین سکینہؑ کا تھا الوداع بابا
ہائے شہید جفا الوداع باباؑ
غمزدہ کاروان دی پورتہ شہؑ بابا
شام تا روان دی، پورتہ شہؑ بابا

گیارہ محرم ہوئی دست بلا میں
اور اضافہ ہوا ظلم و جفا میں
کوئی بھی بی بی نہیں اب تو ردا میں
ہائے حسینؑ کا ہے شور فضا میں
سخت پریشان یاما، پورتہ شہؑ بابا
سکینہؑ ناز دانہ دا، پورتہ شہؑ بابا
محملیں بے سایہاں دھوپ بلا کی
بارہ گلے، اک رسن حد ہے جفا کی
راس نہ آئی زمیں کرب وبلا کی
خوب یہ توقیر ہے آلِ عباؑ کی

سخت پریشان یاما، پورتہ شہؑ بابا
سکینہؑ ناز دانہ دا، پورتہ شہؑ بابا
بابا نہیں جانتی کتنا سفر ہے
اٹھو سکینہؑ کی جاںؑ، خونی شہر ہے
ہائے وہ نیزے پہ کیا آپ کا سر ہے؟
سخت پریشان یاما، پورتہ شہؑ بابا
سکینہؑ ناز دانہ دا، پورتہ شہؑ بابا
زخمی بدن، بے کفن، پیاسے مسافر
تشنہ دھن، بے وطن، پیاسے مسافر
سیّد و شاہ زمن، پیاسے مسافر
دشت میں پامال تن، پیاسے مسافر
سخت پریشان یاما، پورتہ شہؑ بابا
سکینہؑ ناز دانہ دا، پورتہ شہؑ بابا
کشتۂ زخم جگر، وہ گلِ لیلیٰ
خاک بسر خاک پر، وہ گلِ لیلیٰ
آپ کا نور نظر، وہ گلِ لیلیٰ
خوردساں در جگر، وہ گلِ لیلیٰ
سخت پریشان یاما، پورتہ شہؑ بابا
سکینہؑ ناز دانہ دا، پورتہ شہؑ بابا
اُف تنِ صد چاک را، قاسمؑ کمسن
اُف سمِ اسپاں کُجا، قاسمؑ کمسن
ٹکڑے بدن، بے خطا، قاسمؑ کمسن
کشتۂ راہِ خدا، قاسمؑ کمسن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سخت پریشان یاما، پورتہ شہؑ بابا
سکینہؑ ناز دانہ دا، پورتہ شہؑ بابا

اُصغرؑ مَن بے زباں، کشتۂ پیکاں
بابا تیرے ساتھ ہے، بَرسَرِ میداں
جان و دل ماقِدا، شاہ شھیداں
میں تو چلی دیکھئے، جانبِ زنداں

سخت پریشان یاما، پورتہ شہؑ بابا
سکینہؑ ناز دانہ دا، پورتہ شہؑ بابا

بالی سکینہؑ کی جان، الوداع باباؑ
شام چلا کارواں، الوداع باباؑ
چین مجھے اب کہاں، الوداع باباؑ
کرتی رہوں گی فُغاں، الوداع باباؑ

سخت پریشان یاما، پورتہ شہؑ بابا
سکینہؑ ناز دانہ دا، پورتہ شہؑ بابا

حافظ و ناصر خدا، اے بن زھراؑ
جاتی ہے اس دشت سے بالی سکینہؑ
سرورؔ و ریحانؔ، تھا بچی کا نوحہ
کشتۂ تیغ جفا، الوداع باباؑ

سخت پریشان یاما، پورتہ شہؑ بابا
سکینہؑ ناز دانہ دا، پورتہ شہؑ بابا

☆☆☆☆☆

ہم ہوں گے کہیں، تم کہیں جاؤ گی سکینہؑ

(ندیم سرورؔ)

شہؑ کہتے تھے بی بی، ہمیں اب جانے دو گھر سے
وہ کہتی تھی، سایہ جو یہ اٹھ جائے گا سر سے
ہئے ہئے میں تمہیں ڈھونڈ کے لاؤں گی کدھر سے
شہؑ کہتے تھے، مقتل ہی میں پاؤ گی سکینہؑ
ہم ہوں گے کہیں، تم کہیں جاؤ گی سکینہؑ
ڈھونڈو گی تو ہم کو، نہیں پاؤ گی سکینہؑ

اچھا نہیں بی بی، کہ یہ دل توڑ کے جائیں
ہم اپنی سکینہؑ سے، نہ منہ موڑ کے جائیں
مجبور ہیں ایسے، کہ تمہیں چھوڑ کے جائیں
کچھ بس نہیں، یہ زخم بھی کھاؤ گی سکینہؑ
ہم ہوں گے کہیں، تم کہیں جاؤ گی سکینہؑ
ڈھونڈو گی تو ہم کو، نہیں پاؤ گی سکینہؑ

برسوں جو رہے ساتھ، وہ چُھٹ جاتے ہیں بی بی
جنگل میں بہت قافلے، لُٹ جاتے ہیں بی بی
حسرت سے یہ دم، سینوں میں گھٹ جاتے ہیں بی بی
چھٹ جاؤ گی، بابا کو نہ پاؤ گی سکینہؑ
ہم ہوں گے کہیں، تم کہیں جاؤ گی سکینہؑ
ڈھونڈو گی تو ہم کو، نہیں پاؤ گی سکینہؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اب مولاؑ کے فضل و کرم سے سوائے ذکرِ آلِ محمدؐ میرا قلم کچھ نہیں لکھتا اور اس ذکر کی بدولت بغیر کوئی ہدیہ معاوضہ لیے نیک نامی کی زندگی اپنے اہل و عیال کے ساتھ گزار رہا ہوں۔ آج پوری دنیا میں ریحان اعظمی کے لئے کوئی شخص غازی علمدارؑ کے علم پر ہاتھ رکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ ریحان نے کبھی نوحہ لکھنے کا کسی سے معاوضہ طلب کیا ہے کیونکہ مجھے یقین ہے اور میرا ایمان ہے کہ مولا اپنے اوپر کسی کا اُدھار نہیں رکھتے وہ کہاں سے کس ذریعے سے میری مدد کرتے ہیں مجھے خود نہیں معلوم۔ خدا درِ زہراؑ کی یہ ملازمت قائم رکھے۔

میں نے ۱۹۷۴ء سے ۲۰۰۷ء تک ۳۰ ہزار نوحے لکھ کر ایک عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے یہ تمام نوحے عنقریب کتابی صورت میں ۲۰ جلدوں پر مشتمل مجموعہ نوحہ جات "پوری کربلا" کے نام سے آئندہ سال تک شائع ہوجائیں گے۔ اس مجموعہ نوحہ جات میں میرے بھائی میرے رفیق دیرینہ سیّد ندیم رضا سرور کا وہ پورا کلام موجود ہے جو کہ ۱۹۸۶ء سے میں نے اُن کے لیے تحریر کیا جبکہ وہ سارا کلام بھی موجود ہے جو دوسرے نوحہ خوانوں کے لیے تحریر کیے۔

ندیم سرور میرا وہ شاہکار ہیں جس پر مجھے فخر بھی ہے ناز بھی ہے۔ وہ میرا قلم ہیں اور میں اُس کی آواز ہوں۔ میری شہرت، عزت، پذیرائی میں محمدؐ و آلِ محمدؐ اور شہزادیِ کونین جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا کے بعد میرے بھائی ندیم سرور کی بھی بڑی کاوش ہے اگر میں یہ سچ نہ بولوں یہ تذکرہ نہ کروں تو بہت بڑی خیانت کا مرتکب ہوجاؤں گا۔ آپ دعا کریں خدا بحق ائمہ طاہرین میرا اور ندیم سرور کا یہ ساتھ تا روز قیامت قائم رہے اور شبیرؑ کی نوکری کا خالی دعویٰ نہیں اصل حق ادا ہوسکے۔

ایک آنسو میں کربلا حصہ سوئم سیّد عنایت حسین رضوی کی عنایات کے باعث آپ سے محوِ گفتگو ہوں براہِ کرم جائز تنقید سے مجھے سرفراز کریں تا کہ بشری غلطیوں کی نشاندھی کو میں درست کرسکوں۔ اللہ میرے قارئین اور مومنین کو ہر بلا اور ہر آفتِ ناگہانی سے محفوظ رکھے اور حاسدین کو حیاتِ خضر عطا کرے کہ وہ میری فکر اور صلاحیت کو مرنے نہیں دیتے۔

آلِ طٰہٰ و یٰسٓ طالب دعا و دعا گو خاکِ پائے مومنین

ڈاکٹر ریحان اعظمی

۱۹ دسمبر ۲۰۰۸ء

جب عمر تھی کم، ہم بھی چھٹے تھے یونہی ماں سے
سوتے تھے لپٹ کر، یونہی خاتونِ جناں سے
کوچ اُن کا ہوا سامنے آنکھوں کے جہاں سے
صدمے یہی اب، تم بھی اٹھاؤ گی سکینہ
ہم ہوں گے کہیں، تم کہیں جاؤ گی سکینہؑ
ڈھونڈو گی تو ہم کو، نہیں پاؤ گی سکینہؑ

تڑپے بھی ہیں فرقت میں، اور آنسو بھی پیئے ہیں
یہ داغ یہ اندوہ والم، سب کے لئے ہیں
ماں باپ زمانے میں، سدا کس کے جئیں ہیں
تڑپو گی یونہی، اشک بہاؤ گی سکینہؑ
ہم ہوں گے کہیں، تم کہیں جاؤ گی سکینہؑ
ڈھونڈو گی تو ہم کو، نہیں پاؤ گی سکینہؑ

مہماں ہیں تمہارے، ہمیں بی بی نہ رلاؤ
ہم پیار کریں گے تمہیں، لو گود میں آؤ
عاشق جو ہماری ہو، تو آنسو نہ بہاؤ
کیا ہم کو یونہی، رو کے رلاؤ گی سکینہؑ
ہم ہوں گے کہیں، تم کہیں جاؤ گی سکینہؑ
ڈھونڈو گی تو ہم کو، نہیں پاؤ گی سکینہؑ

چھوڑا نہ کبھی، چار برس تک میرا پہلو
منہ سینے پہ رکھ کر تمہیں، سو جانے کی تھی خُو
اٹ جائیں گے اب، گردِ یتیمی سے یہ گیسو
بابا کو بس اب، حشر میں پاؤ گی سکینہؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم ہوں گے کہیں، تم کہیں جاؤ گی سکینہؑ
ڈھونڈو گی تو ہم کو، نہیں پاؤ گی سکینہؑ

دن ہجر کے آپہنچے گئے وصل کے ایام
لکھا تھا بہت کم، تیری تقدیر میں آرام
دکھلائے گی یہ صبح، یتیمی کی تمہیں شام
کس طرح سے یہ داغ، اٹھاؤ گی سکینہؑ
ہم ہوں گے کہیں، تم کہیں جاؤ گی سکینہؑ
ڈھونڈو گی تو ہم کو، نہیں پاؤ گی سکینہؑ

یوں کہنے لگی سینے پہ مُنہ رکھ کے، وہ ناداں
کہتے ہیں یتیمی کسے، میں آپ کے قربان
حضرت نے کہا، سخت مصیبت ہے میری جاں
چین ایسی اذیت میں، نہ پاؤ گی سکینہؑ
ہم ہوں گے کہیں، تم کہیں جاؤ گی سکینہؑ
ڈھونڈو گی تو ہم کو، نہیں پاؤ گی سکینہؑ

☆☆☆☆☆

ہائے صُغراؑ بتا کیا لکھوں بتا کیا لکھوں

(ندیم سرورؔ)

مولاؑ مقتل میں سر کو جھکائے
لاشِ اکبرؑ پہ تنہا کھڑے ہیں
دھیمے دھیمے ٹپکتے ہیں آنسو
ہائے صُغراؑ کا خط پڑھ رہے ہیں
بولے کیا میں جواب اِس کا دُوں
ہائے صُغراؑ بتا کیا لکھوں
ہائے صُغراؑ بتا کیا لکھوں

میں تو پردیس میں لُٹ گیا
اپنے لشکر کو میں رو چکا
تیرا بابا غریب ہوگیا
اور اِس کے سوا کیا لکھوں
ہائے صُغراؑ بتا کیا لکھوں
حال پوچھا ہے تو نے میرا
پنجتن میں تھا تنہا بچا
دیکھ شیشے کی وہ خاک جا
اور اس کے سوا کیا لکھوں
ہائے صُغراؑ بتا کیا لکھوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آندھیاں میرا گھر لے گئیں
میرے لختِ جگر لے گئیں
میرا نُورِ نظر لے گئیں
اور اس کے سوا کیا لکھوں
ہائے صُغراؑ بتا کیا لکھوں

خط تیرا اب سُناؤں کسے
کون میری صدا پر اُٹھے
شب کو جاگے ہوئے سو گئے
اور اس کے سوا کیا لکھوں
ہائے صُغراؑ بتا کیا لکھوں

دوپہر میں یہ کیا ہوگیا
جب سے بچھڑا ہے تیرا چچا
جیتے جی ہائے میں مر گیا
اور اس کے سوا کیا لکھوں
ہائے صُغراؑ بتا کیا لکھوں

ہائے وہ صُغراؑ وہ بھائی تیرا
جس نے تجھ سے تھا وعدہ کیا
کھا گئی اس کو کرب وبلا
اور اس کے سوا کیا لکھوں
ہائے صُغراؑ بتا کیا لکھوں

پیار سے تو نے ہے جس کو رکھا
گھٹنیوں بھی جو نہ چل سکا
ہائے وہ اصغرؑ بھی اب نہ رہا

اور اِس کے سوا کیا لکھوں
ہائے صُغراؑ بتا کیا لکھوں

شب کو دُولھا بنایا جسے
راس آئی نہ مہندی جسے
روئیں سہرے کی لڑیاں جسے
اور اس کے سوا کیا لکھوں
ہائے صُغراؑ بتا کیا لکھوں

اب سکینہؑ کا حافظ خدا
وقت زینبؑ پہ بھی ہے کڑا
مجھ کو گھیرے ہوئے ہے قضا
اور اس کے سوا کیا لکھوں
ہائے صُغراؑ بتا کیا لکھوں

یہ تو اچھا ہوا لاڈلی
اپنے گھر میں ہی تو رہ گئی
بے ردائی سے تو بچ گئی
اور اس کے سوا کیا لکھوں
ہائے صُغراؑ بتا کیا لکھوں

خط وہ ریحان و سرور تھا کیا
خاک سے میرا مولاؑ اُٹھا
لاشِ اکبرؑ پہ خط رکھ دیا
اور اس کے سوا کیا لکھوں
ہائے صُغراؑ بتا کیا لکھوں

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہاں! مجھے پیدل چلنا آ گیا

(ندیم سرورؔ)

زنداں سے رہا ہوکر جس دم
جب کرب وبلا میں آئے حرم
ناقے سے گری زینبؑ دکھیا
اور زخمی زخمی رکھتی قدم
رو کر غازیؑ سے کہنے لگی
باباؑ نے مجھے سمجھایا تھا

اے بیٹی گھر میں پیدل چل
چلنا ہے تجھے میلوں تنہا

او میرے غازی غیرت والے
او میری چادر کے رکھوالے
مجھے گِر کے سنبھلنا آ گیا
مجھے پیدل چلنا آ گیا
ہاں! مجھے پیدل چلنا آ گیا
عباسؑ! میکوں پیدل ٹرنا آ گیا

مشک و علم، والے میرے
شاہ وفاؑ، آواز دے
امُ البنینؑ، کے لاڈلے
ہر غم سے گزرنا آ گیا
عباسؑ! میکوں پیدل ٹرنا آ گیا

کیندی سی رو، پئی سینڑ اے
مجبور ہوؤں، تیری بھینڑ اے
نہ گل کسے، دے پینڑ اے
مجبویں ظالم رسیاں پا گیا
عباسؑ! میکوں پیدل ٹرنا آ گیا

لے شام تے، میںؑ آ گئی
غازیؑ میں کیوں، زندہ رہی
سایہ نہ تھا، میلوں کوئی
مجھے دھوپ میں چلنا آ گیا
عباسؑ! میکوں پیدل ٹرنا آ گیا

دکھیؑ بھینڑ دا، غازی بھرا
ھنڑ کی کراں، میںوں ڈساں
کھلی دیردے، میں بے ردا
تیرا جھنڈاں مار، مکا گیا
عباسؑ! میکوں پیدل ٹرنا آ گیا

بازار تھا، دربار تھا
زنجیر تھی، بیمار تھا
جینا میرا، دُشوار تھا
ہر درد کو سہنا آ گیا
عباسؑ! میکوں پیدل ٹرنا آ گیا

رو سینڑاے، دیوے صدا
بھینڑاں دے آ، پردے بنا
لوکاں دا ھے، مجمع کھلا
سجادؑ میرا غش کھا گیا
عباسؑ! میکوں پیدل ٹرنا آ گیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نانا کے تو، ھمدم ملے
لیکن مجھے، تو غم ملے
خوشیاں گئیں، ماتم ملے
یہ کیسا زمانہ آ گیا
عباسؑ! میکوں پیدل ٹرنا آ گیا

زینبؑ کھلی، مجبور ہے
کیتا غماں، نے چُور ہے
قیدی میرا، اج پُور ہے
اِی ھُو درد جگرنوں کھا گیا
عباسؑ! میکوں پیدل ٹرنا آ گیا

دیکھے سجے، اعدا کے گھر
نیزوں پہ تھے پیاروں کے سر
ٹکڑے ہُوا، میرا جگر
مجھے یاد مدینہ آ گیا
عباسؑ! میکوں پیدل ٹرنا آ گیا

گیا دَرد اے، دِلؑ چیر اے
ویکھی ظلم، دی اخیر اے
وِچ ظلم دِی، زنجیر اے
رُک باقرؑ دا ہے، کھا گیا
عباسؑ! میکوں پیدل ٹرنا آ گیا

پیدل چلا، جب کارواں
بارا(۱۲) گلے، اِک ریسماں
ہونے لگی، جس دم اذاں
مجھے یاد مدینہ آ گیا
عباسؑ! میکوں پیدل ٹرنا آ گیا

بازو میرے، باندھے گئے
چادر چھنی، خیمے جلے
بچّے میرے روتے رہے
ہر غم سے گزرنا آ گیا
عباسؑ! میکوں پیدل ٹرنا آ گیا

سویا اِدھر، تُو خاک پر
چادر چھنی، میری اُدھر
پیاسی رہی بھیّا، مگر
مُجھے پیاس میں جینا آ گیا
عباسؑ! میکوں پیدل ٹرنا آ گیا

لالاں نُوں اے، چانڑاں تیرا
وچ شام دِے، جانڑا تیرا
سنگ ظلم دے، کھانڑا تیرا
خورشیدؑ نُوں نیر رَوا گیا
عباسؑ! میکوں پیدل ٹرنا آ گیا

اے سرورؑ و ریحانؑ اب
سوچو ذرا، کیا تھا غضب
بنتِ علیؑ، کہتی تھی جب
مجھے جینا مرنا آ گیا
عباسؑ! میکوں پیدل ٹرنا آ گیا

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میری ماں نے مجھے زینبؑ برائے کربلا پالا

(انجمن دستۂ پنجتنیؑ)

میری ماں نے مجھے زینبؑ برائے کربلا پالا
لقب میں نے غلامِ ابنِ زہراؑ خوب ہے پایا
درِ زہراؑ پہ سجدہ ہے ابھی عباسؑ زندہ ہے

یہ مشکیزہ امانت بھی ہے میری آبرو بھی ہے
ہے اس پر جان قرباں نذر اس پر یہ لہو بھی ہے
علم پر رج کے کہتا ہے ابھی عباسؑ زندہ ہے

چلے جب جانب دریا تسلی دے کے بچوں کو
کہا سیراب کر دیں گے ابھی ہم سوکھے کوزوں کو
تمنائے سکینہؑ ہے ابھی عباسؑ زندہ ہے

یقیں ریحانؔ ہے مجھ کو امامِ عصرؑ کی صورت
خدا کی مصلحت بن کر غازی بھی پسِ غیبت
لقب غازیؑ جو پایا ہے ابھی عباسؑ زندہ ہے

☆☆☆☆☆

من تو را حاجی بگویم تو میرا مُلاّ بگو

سفیرِ عزا سیّد ندیم رضا سرورؔ

ساری تعریفیں اللہ کے لئے
دُرود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؑ کے لئے

خدا سلامت رکھے میرے بھائی ریحانؔ اعظمی کو ان کے اہل و عیال کے ساتھ، دائمی صحت و سلامتی کے ساتھ۔ ہماری برادرانہ رفاقت کو بحمد للہ تیس برس کا طویل عرصہ بیت گیا جو کہ حاسدین کے لئے جلنے کا سامان دعا گو دوستوں کے لیے قابلِ رشک و باعثِ فخر ہے، ہماری دوستی کی بنیاد خالصتاً محبت، اخوت، اخلاص، مُروت، خوشی میں خوشی، اداسی پر اداسی اور خصوصاً حسینیت کی مضبوط رسی سے جڑی ہوئی ہے۔

مجھے یہ جان کے بلکہ سن کر بے حد مسرت ہوتی ہے جب لوگ مجھے اور ریحان بھائی کو ایک جان دو قالب اور لازم و ملزوم جیسے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ ریحان بھائی کی سُخن گسترانہ صلاحیتوں کا ایک زمانہ قائل ہے۔ میں تو ان کی ادائے دوستانہ میں کمال شاعرانہ کا متلاشی رہتا ہوں، یادش بخیر ہم دونوں بھائی غربت کے ساتھی، عزت کے ہمسفر، نہ کسی قسم کی حرص و طمع، نہ شہرتِ عارضی کے طلبگار نہ دولتِ دنیا سے سروکار چاہتے، بارگاہِ محمدؐ و آلِ محمدؑ سے دولت کے طالب ہیں، درِ علم سے لالچی ہیں دعاؤں کے اور آپ مومنین کی دعاؤں سے یہ سب میسّر ہے۔

ریحان بھائی کو لوگ انیس ثانی، ریحانِ عزا، مجاہدِ خامہ حُسینی، حُسینیؑ کمپیوٹر کے خطابات سے نوازتے رہتے ہیں، لیکن خود ان کی انکساری کا عالم یہ ہے کہ وہ خود کو خاکِ پائے انیسؔ کہتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں۔ وہ جو زبان سے کہتے ہیں وہی تحریر بھی کر دیتے ہیں تا کہ سند رہے اور بوقتِ ضرورت کام آئے وہ کہتے ہیں نوحہ نگاری، منقبت گزاری میرے بس کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب علم خون میں تر نہر سے لے آئے حسینؑ

(فراز حیدر)

جب علم خون میں تر نہر سے لے آئے حسینؑ
یادِ عباسؑ میں خوں روتے رہے ہائے حسینؑ

جھک گئی شہؑ کی کمر آس گئی زینبؑ کی
لاشِ عباسؑ کو خیمے میں نہیں لائے حسینؑ

مشک عباسؑ کے سینے پہ رکھی ہے ایسے
جیسے عباسؑ کو سینے سے ہیں لپٹائے حسینؑ

پانی پانی کی صداؤں سے لرزنے لگا بَن
جب علمؑ لاش کی صورت سے اٹھا لائے حسینؑ

کتنی حسرت سے ردا دیکھ رہی تھی زینبؑ
نہر سے جبکہ اکیلے ہی چلے آئے حسینؑ

خاک پر بیٹھ گئے تھام کے دل کو مولاؑ
غم میں عباسؑ کے گر کر نہ سنبھل پائے حسینؑ

جس کے ہوتے ہوئے تنہا بھی تھے لشکر شبیرؑ
تنہا تنہا پسِ عباسؑ نظر آئے حسینؑ

دو کٹے بازو اُٹھائے ہوئے دامن میں حسینؑ
کہتے تھے عصر سے پہلے ہی نہ مر جائے حسینؑ

یہ جو ریحانؔ ہے یہ بھی ہے غلامِ زہراؑ
کاش عباسؑ سے یوں حشر میں ملوائے حسینؑ

☆☆☆☆☆

اُجڑی ہوئی دہلیز پر صغراؑ نہ انتظار کر

(انجمن رونق دین اسلام)

اُجڑی ہوئی دہلیز پر صغراؑ نہ انتظار کر
بھائی نہ آسکے گا گھر صغراؑ نہ انتظار کر

کرب و بلا میں بس گئے اب کس کی منتظر ہے تو
آئیں گے اب نہ عمر بھر صغراؑ نہ انتظار کر

تیرا بھرا ہوا یہ گھر اک دوپہر میں لُٹ گیا
مارا گیا ترا پدر صغراؑ نہ انتظار کر

خالی ہیں ساری گودیاں نوحہ کناں ہیں بیبیاں
قاصد نے آکے دی خبر صغراؑ نہ انتظار کر

شادی کا ذکر کیا کریں سہرے کا تذکرہ ہے کیا
بکھرا ہوا ہے خاک پر صغراؑ نہ انتظار کر

قاسمؑ شہید ہوگئے اصغرؑ کا چھد گیا گلا
اکبرؑ کا چھد گیا جگر صغراؑ نہ انتظار کر

عابدؑ جگر خراش ہے غم سے کلیجہ پاش ہے
کرتا ہے شام کا سفر صغراؑ نہ انتظار کر

بالی سکینہؑ قید میں آنسو بہا کے سو گئی
اس کو بھی کھا گئی نظر صغراؑ نہ انتظار کر

ریحانؔ کیا بیاں کروں جاری قلم سے جب ہو خوں
لکھ کر قلم ہے نوحہ گر صغراؑ نہ انتظار کر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اب کوئی نہیں قید میں تنہا ہے سکینہؑ

(انجمن محمدی قدیم)

اب کوئی نہیں قید میں تنہا ہے سکینہؑ
تُو قید ہے قیدی ترا روضہ ہے سکینہؑ

ارمان رہائی کا ترے دل میں بہت تھا
یہ کہہ کر ترا بھائی تڑپتا ہے سکینہؑ

اکبرؑ کی شہادت کی خبر سُن چکی لیکن
بے تاب تجھے ملنے کو صغراؑ ہے سکینہؑ

تو لڑتی رہی پیاس کی تلوار سے بی بیؑ
دریا تیری پیکان سے ہارا ہے سکینہؑ

چادر نہیں لیکن ترے پردے کے لئے اب
زنداں کی دیواروں کا پردہ ہے سکینہؑ

زنداں میں اب شمر ستائے تجھے کیسے
عباسؑ کے پرچم کا جو پہرا ہے سکینہؑ

ہوتی ہے ہر اک قبر کو پانی کی ضرورت
پانی سے تیرا اب کہاں رشتہ ہے سکینہؑ

زنداں کی اذیت سے طمانچوں سے بچی ہے

صغراؑ جو نہیں آئی تو اچھا ہے سکینہؑ

زخمی ترے رخساروں پہ یہ قبر کی مٹی
مظلومئ سجادؑ کا نوحہ ہے سکینہؑ

جس کا کوئی وارث نہ ہو ملتا ہے اُسے بھی
تو نے تو کفن مر کے نہ پایا ہے سکینہؑ

دربارِ ستم دیکھا تھا زنداں تو نہ دیکھا
دکھ ترا تو زہراؑ سے زیادہ ہے سکینہؑ

ہے دستِ علمدارؑ میں ریحانؔ ترا ہاتھ
تو نے انہی ہاتھوں سے تو لکھا ہے سکینہؑ

☆☆☆☆☆

غازی کو یاد کرکے آنسو بہا رہے ہیں

(انجمن دستۂ پنجتنیؑ)

غازی کو یاد کرکے آنسو بہا رہے ہیں
تنہا حسینؑ لاشِ اکبرؑ اُٹھا رہے ہیں

ٹوٹی ہوئی کمر ہے بے نور چشمِ مولاؑ
سجادؑ غش سے جاگو باباؑ بلا رہے ہیں

میت جواں پسر کی تنہا نہ اُٹھ سکے گی
برچھی نکال لی ہے اب لڑکھڑا رہے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نادعلیؑ ہے لب پر آنکھوں سے خون جاری
آیا خیالِ زینبؑ آنسو بہا رہے ہیں

خیمے سے العطش کی آواز آرہی ہے
سب کے فراتِ غم میں دل ڈوبے جا رہے ہیں

زینبؑ ضعیف بھائی اس غم سے مر نہ جائے
اکبرؑ کی لاش مولا مقتل سے لا رہے ہیں

اٹھارہ سال جس کو گھر سے نہیں نکالا
جلتی ہوئی زمیں پر اُس کو سلا رہے ہیں

برپا ہوئی قیامت کانپی زمینِ مقتل
تصویرِ مصطفیٰؐ کے رنگ اڑتے جا رہے ہیں

اشکوں کے پھول چُن کر سہرا بنا کے مادر
بیٹھی ہوئی ہے، اعدا نیزے سجا رہے ہیں

جب لاش آئی گھر میں زینبؑ نے رو کے پوچھا
یہ کس کے خوں میں اکبرؑ بھیا نہا رہے ہیں

اک بے وطن مسافر ریحانؔ رو رہا ہے
دشمن نبیؐ کے دیں کے خوشیاں منا رہے ہیں

☆☆☆☆☆

میرے قاسمؑ کی آئی ہے مہندی

(انجمن دستۂ پنجتنی)

اُمِ فروا یہ رو رو کے بولی
میرے قاسمؑ کی آئی ہے مہندی

ہو کہاں جلد آؤ سکینہؑ
چاہتی ہو اگر نیگ لینا
ہوگئی اب تو پوری تمنا
دستِ قاسمؑ میں باندھا ہے کنگنا
پھول سہرے کے جاتے ہیں واری
میرے قاسمؑ کی آئی ہے مہندی

سائباں ہیں جو بہنوں کے آنچل
چھا رہے ہیں محبت کے بادل
کیوں نہ حیران ہو آج مقتل
وہ جو پامال ہوجائے گا کل
ماں یہ کہتی ہے کیوں غم کی ماری
میرے قاسمؑ کی آئی ہے مہندی

پھول اشکوں کے آہوں کی کلیاں
مانگ ہے یا ستاروں کی گلیاں
کہہ رہی ہیں یہ دلہن کی سکھیاں
خوں کے آنسو جہاں روئیں انکھیاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر بھی کہنا بصد بے قراری
میرے قاسمؑ کی آئی ہے مہندی

سر پہ شبیرؑ کا ہے عمامہ
ڈھل کے جنت سے آیا ہے سہرا
رنگ پوشاک کا ہے سنہرا
ہے شہادت کا باقی سویرا
سوئے مقتل رواں ہے سواری
میرے قاسمؑ کی آئی ہے مہندی

سر پہ سایا فلک جو علم ہے
یہ کسی باوفا کا کرم ہے
پھر بھی اُس باوفا کو یہ غم ہے
عمر نوشاہؑ کی اب تو کم ہے
آؤ مل لو گلے باری باری
میرے قاسمؑ کی آئی ہے مہندی

ہاں یہ خواہش تھی مولا حسنؑ کی
جس کی شبیرؑ نے لاج رکھی
کب شبِ قتل ہوتی ہے شادی
کس کی وقتِ قضا آئی مہندی
پوری کرتے ہیں شہؑ ذمہ داری
میرے قاسمؑ کی آئی ہے مہندی

اب وہ منظر بھی ریحانؔ لکھو
کیا ہوئے غم کے سامان لکھو

مٹ گئے کس کے ارمان لکھو
کس کو رویا تھا میدان لکھو
لاش پر کس کی ماں کی تھی زاری
مرے قاسمؑ کی آئی ہے مہندی

☆☆☆☆☆

بابا مرا مارا گیا کرب و بلا روتی رہی

(انجمن دستۂ پنجتنی)

جب شام ہوئی آئی اندھیروں کی سواری
زخموں سے زیادہ تھا لہو آنکھوں سے جاری
کانوں پہ رکھے ہاتھ سکینہؑ یہ پکاری

یا مرتضیٰؑ گھر جب لُٹا کرب و بلا روتی رہی
بابا مرا مارا گیا کرب و بلا روتی رہی

وطن سے دور ہمیں شامیوں نے لُوٹا ہے
زمینِ گرم پہ اک اک شہید پیاسا ہے
تمہارے لعل کو لاکھوں نے مل کے مارا ہے
لاشہ ابھی روندا گیا کرب و بلا روتی رہی

تمہارے چاہنے والوں پہ چل گیا خنجر
سروں پہ اہلِ حرم کے نہیں رہی چادر
شہید ہوگئے عباسؑ و قاسمؑ و اکبرؑ
اصغرؑ کا بھی جھولا جلا کرب و بلا روتی رہی

ہمارے کانوں سے یہ جو لہو ٹپکتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شقی کی حدِ شقاوت کا یہ نتیجہ ہے
طمانچے کھائے ہیں رخسار میرا نیلا ہے
دُرّے لگے دامن جلا کرب و بلا روتی رہی

کہاں تلک میں سناؤں گی داستانِ ستم
کنارے نہر کے بازو ہوئے چچا کے قلم
لہو میں تر ہوا جو آپ نے دیا تھا علم
خیموں میں تھا محشر بپا کرب و بلا روتی رہی

مقامِ صبر سے آگے نکل گئے عابدؑ
ذرا سی دیر میں اشکوں میں ڈھل گئے عابدؑ
گرے کبھی کبھی گر کر سنبھل گئے عابدؑ
چلتے رہے سہہ کر جفا کرب و بلا روتی رہی

ستم شعار جو نیزوں پہ سر اٹھا کے چلے
بندھے ہوئے تھے ہمارے بھی اس رسن میں گلے
ہمارے اشکوں سے پردیس میں چراغ جلے
سنتا نہ تھا کوئی صدا کرب و بلا روتی رہی

حسن ایاز سکینہؑ کے بین جاری تھے
ریحانؔ اعظمی مولا علیؑ یہ کہنے لگے
میری سکینہؑ تری پیاس پر علیؑ صدقے
کہتے رہے مشکل کشاء کرب و بلا روتی رہی

☆☆☆☆☆

ظہورِ حُجّتِ والا بہت ضروری ہے

(عامر بلتستانی)

کہ اب جوابِ عریضہ بہت ضروری ہے
ظہورِ حُجّتِ والا بہت ضروری ہے

بلا جواز تو شب میں نہیں اٹھایا گیا
یہ کہہ رہا ہے جنازہ رسول زادی کا
ہر ایک حال میں پردہ بہت ضروری ہے

گلے پہ تیغ زمیں گرم پیاس کی شدت
حسینؑ کہتے تھے لازم اسی کی ہے بیعت
کہ جس کے نام پہ سجدہ بہت ضروری ہے

سجا کے منبرِ پالان کہہ رہے تھے نبیؐ
خبر یہ عرش سے پہنچی ہے میرے پاس ابھی
علیؑ کو مان لو مولا بہت ضروری ہے

چچا بھتیجی کا رشتہ بحال رکھنا ہے
ہر ایک دور میں اس کا خیال رکھنا ہے
علم پہ مشکِ سکینہؑ بہت ضروری ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کسی بھی بزم میں جب یہ مقام آ جائے
زباں پہ حضرتِ حُجّتؑ کا نام آ جائے
وہاں پہ سر کو جُھکانا بہت ضروری ہے

اذان سن کے سمجھ میں یہ بات آئی ہے
وہ جس نے شکل و شباہت نبی کی پائی ہے
اذاں میں اس کا ہی لہجہ بہت ضروری ہے

حسینؑ و کرب و بلا کا محاذ جیت گئے
سناں کی نوک پہ آئے بہن سے کہنے لگے
دیارِ شام پہ قبضہ بہت ضروری ہے

رگوں میں ساقیٔ کوثر کا خون دوڑتا ہے
زمین پیاسی ہے سجادؑ اب یہ سوچتا ہے
رگوں سے خون ٹپکنا بہت ضروری ہے

امامِ عصرؑ کی خدمت میں استغاثہ ہے
تڑپ کے قبلۂ اول صدائیں دیتا ہے
حضور آپؑ کا آنا بہت ضروری ہے

ریحانؔ کیسے ہو تعجیل کی دعا میں اثر
ہماری اپنے عمل پر ذرا نہیں ہے نظر
یہاں پہ اشک بہانا بہت ضروری ہے

☆☆☆☆☆

بات نہیں ہے یہ تو بابِ شہرِ علم کی عطا اور شہزادی کونین کی نوکری کا معاوضہ ہے جو حروف معنی کی شکل میں ملتا رہتا ہے بقول ریحانؔ بھائی کہ

مدحتِ آلِ نبیؐ میں تو لکھے جاتا ہوں
اور املا مجھے ریحانؔ، علیؑ بولتے ہیں

وہ کہتے ہیں کہ میری کیا مجال کہ بغیر تائید درِ علم کے میں ایک حروف بھی سپرد قرطاس کرسکوں اُنہی کے ایک منقبتی سلام کے یہ چار مصرعے ان کی حق کلامی اور میری بات کی دلیل ہیں

دیتا ہے بددعا مجھے میرے بدن کا خون
ماتم اگر حُسینؑ کا زنجیر سے نہ ہو
غالبؔ کی اس زمین میں ریحانؔ منقبت
تائید مرتضیٰؑ کے بنا میسّر سے نہ ہو

ریحان بھائی کو میں نے محسوس کیا ہے کہ وہ منافقت نہ تقریر میں کرتے ہیں نہ تحریر میں۔ انہیں جو بات کہنا ہوتی ہے برملا اور بابانگِ دُھل کہتے ہیں چاہے اس ضمن میں انہیں کتنا ہی نقصان اٹھانا پڑے۔ دوسری بُری بات ضد لیکن مثبت کاموں کے لئے اُس کی مثال "عالمی طرحی جشن مرتضویؑ" کا انعقاد جس کی دھوم اب تمام دنیا میں محسوس کی جارہی ہے اتنا بڑا بین الاقوامی جشن جس میں دنیا بھر سے مدح گزاران علیؑ شریک ہوتے ہیں ریحان بھائی کو خود اپنی ذات میں انجمن اور تنہا لشکر کی سند سے نوازتا ہے۔

میرے بھائی سے اکثر لوگ یہ سوال کرتے ہیں جیسے نوحے آپ بھائی ندیم سرور کو کہہ کر دیتے ہیں ایسے دوسرے نوحہ خواں حضرات کو کیوں نہیں دیتے اس کا جواب خود ریحان بھائی دیں گے تو بہتر رہے گا میں اگر اس سلسلے میں بات کروں گا تو محاورے کے زمرے میں آئے گی۔

"من تو را حاجی بگویم تو میرا مُلّا بگو"

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

زمین گریہ کناں ہے فلکِ نوحہ کناں

(اقبال بلتستانی، اسکردو)

زمین گریہ کناں ہے فلکِ نوحہ کناں
خیامِ شاہ شہیداں سے اٹھ رہا ہے دھواں

نجف سے بہرِ مدد اب تو آیئے حیدرؑ
حسینؑ سینۂ اکبرؑ سے کھینچتے ہیں سناں

یہ بولیں شام کی مستورِ قتلِ اکبرؑ پر
خدا کرے کہ نہ زندہ رہی ہو اس کی ماں

وضو وہ کرتی تھی اشکوں سے بعد اکبرؑ کے
پئے نماز جو صغراؑ اٹھی ہے بعدِ اذاں

عجیب حال تھا زینبؑ کا ہجرِ اکبرؑ میں
جگر کا خون رہا چشمِ غمزدہ سے رواں

لجام تھام کے رخصت کرو ہمیں بیٹا
حسینؑ کہتے تھے اکبرؑ چلے گئے ہو کہاں

ہماری لاش کو پامال اب تو ہونا ہے
تمہارے ہوتے نہ ہوتا ستم یہ میری جاں

حسینؑ کہتے تھے پھٹ جائے گا جگر غم سے
خدارا ہم کو نہ دکھلاؤ اپنی خشک زباں

نظر کے سامنے تم ایڑیاں رگڑتے ہو
ہمارے سینے میں ہر سانس ہو رہی ہے گراں

ریحانؔ اعظمی لکھ کر شہادتِ اکبرؑ
قلم کی نوک ہے کاغذ کے دل میں نوکِ سناں

اُٹھ لعل میرے اصغرؑ، اٹھ چاند میرے اصغرؑ

(انجمن فدائے محمدی جعفر طیار)

تربت پہ تیری مادر کرتی ہے یہی نوحہ
اُٹھ لعل میرے اصغرؑ، اٹھ چاند میرے اصغرؑ

شام آ گئی دن ڈوبا ویراں ہے تیرا جھولا
اُٹھ لعل میرے اصغرؑ، اُٹھ چاند میرے اصغرؑ

زخمی ہے گلا تیرا سوکھی ہے زباں تیری
سائے میں نہ جائے گی بن تیرے یہ ماں تیری
اس دشت بیاباں میں کرتی ہے یہی وعدہ
اُٹھ لعل میرے اصغرؑ، اُٹھ چاند میرے اصغرؑ

کیوں روٹھ کے اماں سے تم سو گئے جنگل میں
ڈر جاؤ گے چاند میرے سناٹا ہے مقتل میں
آ بال سنواروں میں تبدیل کروں کُرتا
اُٹھ لعل میرے اصغرؑ، اُٹھ چاند میرے اصغرؑ

تم کتنے بہادر ہو بے تیغ لڑے رن میں
اے لعل یہ دن وہ تھے تم کھیلتے آنگن میں
جی پائے گی ماں کیسے اتنا بھی نہیں سوچا
اُٹھ لعل میرے اصغرؑ، اُٹھ چاند میرے اصغرؑ

پانی کا بہانہ تھا میدان میں جاتا تھا
ہنس کر تمہیں اعدا کے لشکر کو رُلاتا تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اب فرض ہوا پورا چل ساتھ میرے بیٹا
اُٹھ لعل میرے اصغرؑ، اُٹھ چاند میرے اصغرؑ

اب شامِ غریباں ہے، بے تاب سکینہؑ ہے
کل صبح ہمیں بیٹا زندان میں جانا ہے
کس طرح تجھے چھوڑوں، اے چاند میرے تنہا
اُٹھ لعل میرے اصغرؑ، اُٹھ چاند میرے اصغرؑ

جاگے ہو کئی دن کے، گودی میں سُلاؤں گی
لوری بھی سناؤں گی، پانی بھی پلاؤں گی
عباسؑ چچا کا اب ساحل پہ ہوا قبضہ
اُٹھ لعل میرے اصغرؑ، اُٹھ چاند میرے اصغرؑ

جنگل میں نہیں سوتے حیوانوں کا خطرہ ہے
تا حدِ نظر بیٹا دیکھو تو اندھیرا ہے
اس دشت مصیبت میں، جگنو بھی نہیں اُڑتا
اُٹھ لعل میرے اصغرؑ، اُٹھ چاند میرے اصغرؑ

ماں اصغرِؑ ناداں کی، ریحانؔ بہت روئی
عدنانؔ وہ شہزادی، تا عمر نہیں سوئی
سو (۱۰۰) بار جگانے پر، اصغرؑ جو نہیں جاگا
اُٹھ لعل میرے اصغرؑ، اُٹھ چاند میرے اصغرؑ

☆☆☆☆☆

بہن رہائی ملے تو ضرور آنا تم

(انجمن فدائے محمدی جعفرطیار)

حسینؑ کہتے تھے ہم کو نہ بھول جانا تم
بہن رہائی ملے تو ضرور آنا تم

تمہیں خبر ہے کہ بے آب ہم شہید ہوئے
ہمارے بعد جو پانی کوئی تمہیں دے دے
جو ہوسکے تو میری فاتحہ دلانا تم
بہن رہائی ملے تو ضرور آنا تم

میری سکینہؑ کا ہر دم خیال رکھنا ہے
بہن ہماری امانت سنبھال رکھنا ہے
خدارا سینے پہ ہر شب اُسے سلانا تم
بہن رہائی ملے تو ضرور آنا تم

ہمارے بعد یہ کنبہ تیرے حوالے ہے
علَم ہمارے جری کا تیرے حوالے ہے
علَم کے سائے میں عابدؑ کو لے کے جانا تم
بہن رہائی ملے تو ضرور آنا تم

بہت طویل سفر ہوگا شام و کوفہ کا
قدم قدم پہ اذیت قدم قدم پہ جفا
ستم کے سامنے سر کو نہیں جھکانا تم
بہن رہائی ملے تو ضرور آنا تم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ردا بغیر جو دربارِ ظلم میں جاؤ
جو تازیانے کبھی پشتِ پاک پہ کھاؤ
ہمارے صبر کی تعلیم آزمانا تم
بہن رہائی ملے تو ضرور آنا تم

جنابِ فاطمہ زہراؑ کی یادگار ہو تم
علیؑ کا عزم ہو عباسؑ کا وقار ہو تم
ہماری فرشِ عزا جا بجا بچھانا تم
بہن رہائی ملے تو ضرور آنا تم

سکینہؑ قید میں جب جب صدائیں دے ہم کو
اُسے گلے سے لگا کر سنبھالنا دیکھو
ستمگروں کے ستم سے اُسے بچانا تم
بہن رہائی ملے تو ضرور آنا تم

ہمارے دفن و کفن کا اگر ملے موقع
بنا کے قبر پسِ گریہ و بکا بہنا
سرہانے قبر کے کچھ دیر بیٹھ جانا تم
بہن رہائی ملے تو ضرور آنا تم

ریحانؔ اعظمی مولا حسینؑ کہتے رہے
اُدھر جواب میں زینبؑ کے اشک بہتے رہے
یہ بات نوحے میں عدنانؔ اب سنانا تم
بہن رہائی ملے تو ضرور آنا تم

☆☆☆☆☆

دم بدم ہے وظیفہ میرا، یاعلیؑ، یاعلیؑ، یاعلیؑ

(انجمن رونق دین اسلام)

دم بدم ہے وظیفہ میرا، یاعلیؑ، یاعلیؑ، یاعلیؑ
ہے لقب ترا شیرِ خدا یاعلیؑ، یاعلیؑ، یاعلیؑ

تُو درِ عِلم ہے تُو ہے نفس نبیؐ
ترا ہمنام ربِ علیٰ یاعلیؑ
تجھ کو من کُنت مولا نبیؐ نے کہا
ہے لقب ترا شیرِ خدا، یاعلیؑ، یاعلیؑ، یاعلیؑ

تجھ کو کوثر کی صورت میں زہراؑ ملی
جس کے صدقے میں نسلِ محمدؐ چلی
تری شب کی نمازوں کا غازی صلہ
ہے لقب ترا شیرِ خدا، یاعلیؑ، یاعلیؑ، یاعلیؑ

تیغِ قاتل چلی کیا قیامت ہوئی
آسماں رو دیا اور زمیں ہل گئی
ترے شبیرؑ پر برسرِ کربلا
ہے لقب ترا شیرِ خدا، یاعلیؑ، یاعلیؑ، یاعلیؑ

تیری زینبؑ کی چادر عدو لے گئے
تیرے اہلِ حرم قید ہوکر گئے
بنتِ خیرالنساء ہوگئی بے ردا
ہے لقب ترا شیرِ خدا، یاعلیؑ، یاعلیؑ، یاعلیؑ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تُو ارادہ خداوندِ قدوس کا
عینِ حق، دستِ رب، مرتضیٰ
تو درِ علم ہے مرضیِ کبریا
ہے لقب ترا شیرِ خدا، یاعلیؑ، یاعلیؑ، یاعلیؑ

کُلِ ایمان ہے آلِ عمران ہے
لب کُشا تیرے ہونٹوں سے قرآن ہے
مُشکلیں ٹل گئیں جس نے جب بھی کہا
ہے لقب ترا شیرِ خدا، یاعلیؑ، یاعلیؑ، یاعلیؑ

خیبری خندقی مرجبی عنتری
سورما کوئی ہو چاہے کوئی جری
تری تلوار کو سب نے سجدہ کیا
ہے لقب ترا شیرِ خدا، یاعلیؑ، یاعلیؑ، یاعلیؑ

سویا ہجرت کی شب مصطفیٰؐ بن کے تو
کی محمدؐ سے معراج میں گفتگو
رب کی آواز کا جس پہ دھوکا ہوا
ہے لقب ترا شیرِ خدا، یاعلیؑ، یاعلیؑ، یاعلیؑ

کیوں نہ ریحانؔ و عامرؔ کی آنکھیں ہوں نم
تیرے بچوں پہ ہوتے رہے جو ستم
ہم بچھاتے ہیں اُس غم میں فرشِ عزا
ہے لقب ترا شیرِ خدا، یاعلیؑ، یاعلیؑ، یاعلیؑ

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

بعدِ قتلِ شاہ نوحہ عابدِؑ مُضطر کا تھا

(انجمن رونق دینِ اسلام)

بعدِ قتلِ شاہ نوحہ عابدِؑ مُضطر کا تھا
کس قدر مشکل سفر ہے کربلا سے شام کا

طوق، بیڑی، ہتھکڑی، بے وارثی تشنہ لبی
سر کھلے اہلِ حرم کرتے ہوئے نوحہ گری
ہے یتیموں کے لئے یہ کس قدر مُشکل گھڑی
رو رہے ہیں پڑھ رہے ہیں دم بدم نادِ علیؑ

راہ کانٹوں سے بھری آبلے پیروں میں ہیں
غم بہتر(۷۲) کے اسیروں کے نہاں سینوں میں ہیں
آنسوؤں کے کتنے دریا آج ان آنکھوں میں ہیں
اشقیاء ہمراہ جن کے شام کے رستوں میں ہیں

دور تک سایہ نہیں ہے کیا کریں اہلِ حرم
ہر نفس تازہ مصیبت ہر قدم تازہ ستم
خون میں ڈوبا ہوا عباسؑ غازی کا علم
بڑھتا جاتا ہے سفر میں اور بھی رنج و الم

گر رہے ہیں اونٹ سے بچے جو راہِ شام میں
ضرب کاری لگ رہی ہے سینۂ اسلام میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بڑھ رہی ہے اور شدت دین کے پیغام میں
صبر ہے بیمار کا اس درد کے ہنگام میں

غش پہ غش آتے ہیں گریہ کرنہیں سکتا مگر
دیکھ کر منظر لہو رونے لگے نیزوں پہ سر
اس ستم پر ہوگیا تھا آسماں بھی نوحہ گر
سنگ کی بارش میں جاری تھا اسیروں کا سفر

آگیا دربار عابدؑ ہوگئے محوِ بکا
المدد یا حیدرؑ کرار بہرِ کبریا
بے ردا ہے آپ کی دختر جناب سیدہؑ
سید سجادؑ کا یہ کہہ کے سینہ پھٹ گیا

پوچھتا تھا نام زینبؑ کا یزیدِ بے حیا
آنے والا تھا زمینِ شام میں اب زلزلہ
تھام کر زنجیر کو بیمار یہ کہہ کر اٹھا
اب کسی لمحے بھی نازل ہوگا یاں قہرِ خدا

کس طرح ریحانؔ و عامرؔ درد وہ تحریر ہو
جس کے لکھنے سے قلم خود درد کی تصویر ہو
طوق ماتم کر رہا ہو نوحہ خواں زنجیر ہو
یاد کرکے جس کو عابدؑ عمر بھر دلگیر ہو

☆☆☆☆☆

بہرحال ریحان بھائی کی صلاحیتوں اور ان کی انتھک محنت، احترام، دوستی، رواداری، مروت، خداترسی اور دوسروں کے دکھ کو دکھ سمجھنے کی عادت سے ایک دنیا واقف ہے۔

جانے نہ جانے گُل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

لکھنا تو بہت کچھ چاہتا ہوں لیکن الزامِ اقربا پروری کی چھاپ لگ جانے سے ڈرتا ہوں۔ زیرِ نظر مجموعہ نوحہ جات ''ایک آنسو میں کربلا حصہ سوم'' ریحان بھائی کے خامۂ غم اثر کی معجزنمائی ہے ورنہ کربلا کی وسعت کو صدیاں اپنے بازوں میں قید نہ کرسکیں لیکن ریحان بھائی کی چشمِ خامہ نے دیکھ لیا کہ کربلا کے کرداروں میں جناب زینبؑ سلام اللہ علیہا ایک ایسی حیدرصفت خاتون ہیں جو یہ کارِ نمایاں انجام دے گئیں اور پھر ریحانؔ بھائی نے اس کو یوں بیان کیا۔

تو نے رکھ دی سمیٹ کر کیسے
ایک آنسو میں کربلا زینبؑ

ایک آنسو میں کربلا حصہ اوّل و دوئم کے بعد حصہ سوئم آپ مومنین کی نظرنوازی اور عدالتِ فکری کے روبرو ہے۔ دعا میرے بھائی کے لئے، دعا میری آوازِ غم نواز وکربلا اساس کے لئے۔

طالب دعا ناشرِ کربلا، سفیرِ عزا

سیّد ندیم رضا سرور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا ماں نے تڑپ کر کھو گئے ہو تم کہاں اکبرؑ

(انجمن رونق دین اسلام)

کہا ماں نے تڑپ کر کھو گئے ہو تم کہاں اکبرؑ
شبیہِ مصطفیٰؐ اکبرؑ میرے کڑیل جواں اکبرؑ

وہ لہجہ اور وہ قامت وہ صورت مصطفیٰؐ والی
جوانی کی بہاریں لٹ گئیں دامن ہوا خالی
خوشی رخصت ہوئی باقی ہے اب آہ و فغاں اکبرؑ

نہ راس آیا برس اٹھارواں تم کو علی اکبرؑ
سوئے جنت سدھارے تم تو سینے پر سناں کھا کر
یہاں اشکوں کا سہرا گوندھ کر بیٹھی ہے ماں اکبرؑ

گئے تم کیا کہ بینائی پدر کی لے گئے بیٹا
کہاں تک ٹھوکریں کھائیں نظر آتا نہیں رستہ
جگر کا خون آنکھوں سے ہوا میری رواں اکبرؑ

مدینے میں بہن بیمار کب تک راستہ دیکھے
کئی خط لکھ چکی صغراؑ تجھے رو رو کے اشکوں سے
تری فرقت میں رو رو کر بہن دیدے گی جاں اکبرؑ

تری شادی کا ارماں رہ گیا ہے قلبِ مادر میں

یہ سوچا تھا بہت جلدی دلہن لے آؤں گی گھر میں
نظر آتا ہے سر تیرا سرِ نوکِ سناں اکبرؑ

سرِ شامِ غریباں بے ردائی کا بھی صدمہ ہے
نہ اب اصغرؑ کا جھولا ہے نہ باقی کوئی خیمہ ہے
نظر آتا ہے تاحدِ نظر ہم کو دھواں اکبرؑ

یہاں سے قید ہو کر جانبِ زندان جانا ہے
بڑی مشکل گھڑی ہے کس قدر ظالم زمانہ ہے
وہ ماں زنداں میں جائے جس کا ہو بیٹا جواں اکبرؑ

لکھوں ریحانؔ کیسے مادر اکبرؑ کا وہ نوحہ
وہ جس کو سُن کے کرتے تھے زمین و آسماں گریہ
وہ کہتی تھی رہوں گی عمر بھر اب نوحہ خواں اکبرؑ

☆☆☆☆☆

ہے فاطمہ زہراؑ کی دعا ماتمِ شبیرؑ

(انجمن رونق دین اسلام)

ہے فاطمہ زہراؑ کی دعا ماتمِ شبیرؑ
زندہ رہے جس نے بھی کیا ماتمِ شبیرؑ

زینبؑ کی تمنا ہے تو زہراؑ کی امانت
ہر دور میں ہے اہلِ عزا کی یہ ضرورت
ہم کو بھی مقدر سے ملا ماتمِ شبیرؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ بات بزرگوں سے صدا سنتے ہیں
جو ہاتھ بھی شبیرؑ کے ماتم میں اُٹھتے ہیں
ہے خوں کی شرافت کا صِلہ ماتمِ شبیرؑ

ہر اک کو میسر نہیں یہ کارِ شرافت
اللہ کی مرضی سے میسر ہے یہ دولت
یعنی ہے محمدؐ کی عطا ماتمِ شبیرؑ

یہ فرض ہے اور فرض قضا ہو نہیں سکتا
بے حُب علیؑ پھر بھی ادا ہو نہیں سکتا
ہے مثلِ نمازِ شہدا ماتمِ شبیرؑ

زنجیر کا ماتم کہیں تلوار کا ماتم
تاریخ میں ہے شام کے دربار کا ماتم
جب زینبؑ و عابدؑ نے کیا ماتمِ شبیرؑ

بازو تھے رسن بستہ تو رسی تھی گلے میں
اُس وقت بھی جب سانس اٹکتی تھی گلے میں
ایسے میں بھی ہوتا ہی رہا ماتمِ شبیرؑ

مرجائے کوئی اپنا تو روتے ہو تڑپ کر
کیوں یاد نہیں آتا ہے زہراؑ کا بھرا گھر
جب کرتے تھے محبوبِ خدا ماتمِ شبیرؑ

زندان میں دربار میں بازارِ ستم میں

دھڑکن کی طرح تھا یہ دلِ اہلِ حرم میں
ہوتا نہ تھا اک پل کو جدا ماتمِ شبیرؑ

نوحے سے محمد علی ظاہر تو یہی ہے
ریحانؔ نے اس نوحے میں کیا بات لکھی ہے
جنّت میں بھی کرنا ہے بپا ماتمِ شبیرؑ

☆☆☆☆☆

حیدرِؑ کرب و بلا عباسؑ میرِ کارواں

حیدرِؑ کرب و بلا عباسؑ میرِ کارواں
معنیِ لفظِ وفا عباسؑ میرِ کارواں

حیدریؑ جاہ و چشم
لشکرِ دیں کا بھرم
ہے ابوطالب کی دھڑکن اور دعائے فاطمہؑ
حیدرِؑ کرب و بلا عباسؑ میرِ کارواں
یہ علمدارِ وفا
جب علم لے کر چلا
دم بدم شہرِ نجف سے مرتضیٰ کی تھی صدا
حیدرِؑ کرب و بلا عباسؑ میرِ کارواں
منصبِ سقائی پر
جان دے کر بھائی پر
ہوگیا بازو بریدہ لکھ کے قرآنِ وفا
حیدرِؑ کرب و بلا عباسؑ میرِ کارواں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ڈر گئے اہلِ ستم
جب رکھا اس نے قدم
قلب پر فوجِ ستم کے کہہ کہ یا مُشکل کُشا
حیدرِؑ کرب و بلا عباسؑ میرِ کارواں

جنگ کرنے کو چلا
ہے یہ کیسا حوصلہ
تیغ نہ تلوار پھر بھی ہوگیا محوِ وفا
حیدرِؑ کرب و بلا عباسؑ میرِ کارواں

ہوگئے بازو قلم
تر لہو میں ہے علم
پیاسے بچے رو رہے ہیں مشک کرتی ہے بُکا
حیدرِؑ کرب و بلا عباسؑ میرِ کارواں

مقصدِ شبیرؑ ہے
خواب کی تعبیر ہے
ہے محافظ چادروں کا درمیانِ نینوا
حیدرِؑ کرب و بلا عباسؑ میرِ کارواں

جب تلک زندہ رہا
بن کے زہراؑ کی دُعا
پیاسے بچوں کے لئے وہ کر رہا تھا خود دُعا
حیدرِؑ کرب و بلا عباسؑ میرِ کارواں

میں ہوں ریحانؔ عزا
خاک پائے با وفا
ہے قلم میرا مسافر راہبر اور رہنما
حیدرِؑ کرب و بلا عباسؑ میرِ کارواں

بین کرتی تھی سرِ کرب و بلا اصغرؑ کی ماں

(انجمن رونق دین اسلام)

بین کرتی تھی سرِ کرب و بلا اصغرؑ کی ماں
اے میرے معصوم تجھ کو ڈھونڈنے جاؤں کہاں

چل رہے ہیں دل پہ خنجر خالی جھولا دیکھ کر
اب سناؤں گی کسے جھولا جھلا کر لوریاں

سو گئے تم بھی گلے پر کھا کے اک تیرِ ستم
بھائی تو پہلے ہی سویا دل پہ کھا کے برچھیاں

آ گئی شامِ غریباں لٹ گئی چادر میری
جل گیا جھولا تمہارا رہ گیا باقی دھواں

نہ کوئی وارث رہا نہ پوچھنے والا کوئی
سر کٹائے سو رہے ہیں دشت میں پیر و جواں

اے علی اصغرؑ ترے غم میں نہیں دل کو سکوں
دھوپ میں بیٹھی رہے عمر بھر اب تیری ماں

اُف تیرا ننھا گلا اور تیر تھا قد سے بڑا
فرش پر تھا زلزلہ رونے لگا تھا آسماں

تم اگر ہوتے تو شاید ترس کھا لیتے لعین
قید کرکے بازوؤں میں باندھتے نہ رسیاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا کروں ترے بنا دشوار ہے جینا میرا
سوگ میں تیرے ہے بیٹا اب لبوں پر میری جاں

ہائے اک قطرہ نہ پانی مرتے دم تم کو ملا
خونِ دریا اسی غم میں اب ہے آنکھوں سے رواں

کیا لکھوں ریحانؔ رودادِ ستم عاشور کی
داستاں غم کی قلم لکھتا ہے لے کر ہچکیاں

☆☆☆☆☆

ہائے علیؑ، ہائے علیؑ

(انجمن رونق دین اسلام)

ہائے علیؑ، ہائے علیؑ
ہائے علیؑ، ہائے علیؑ

آتی ہے آوازِ بکا، عرش و زمیں سے شور اٹھا
قتل ہوا دامادِ نبیؐ، ہائے علیؑ، ہائے علیؑ، ہائے علیؑ

نوحہ ہے یا صوتِ اذاں
مسجد میں ہے شورِ فغاں
کعبے کی دیوار گری، ہائے علیؑ

خون میں تر محراب و منبر
اشک فشاں ہے موجِ کوثر
چشمِ فلک میں آئی نمی، ہائے علیؑ

کس نے روزے دار کو مارا
کون رہا بے کس کا سہارا
بیت خدا میں خاک اُڑی ہائے علیؑ

روتے ہیں شبیرؑ و شبرؑ
گریہ کناں ہیں زینبِؑ مضطر
غازیؑ کی تو جان گئی، ہائے علیؑ

اے ابن ملجم ظلم یہ ڈھایا
ہلنے لگا ہے عرش کا پایا
تیغ تری قرآں پہ چلی، ہائے علیؑ

فُزتُ بالرب کعبہ کی
آئی صدا جب خوں میں ڈوبی
سب پہ کھلا بندہ ہے، علی ہائے علیؑ

گھر سے گئے تھے بہرِ عبادت
سجدے میں پائی ہے شہادت
شانِ امامت اور بڑھی، ہائے علیؑ

زندہ رہے گا نعرۂ حیدریؑ
ڈرتے رہیں گے وقت کے عنتر
وقت کوئی ہو دَور کوئی، ہائے علیؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خیبر و خندق جنگِ جمل
ہر مشکل کا ایک تھا حل
ناد علیؑ ہے، ناد علیؑ، ہائے علیؑ

سوگ کا عالم غم کا سماں ہے
قبرِ نبیؐ بھی نوحہ کناں ہے
جنت کی قندیل بجھی، ہائے علیؑ

فرشِ عزا ریحانؔ بچھاؤ
نوحہ پڑھو اور اشک بہاؤ
کہتے رہو رو رو کے یہی، ہائے علیؑ

☆☆☆☆☆

رو رو کے بکا کرتی تھی معصوم سکینہؑ

(انجمن رونق دین اسلام)

رو رو کے بکا کرتی تھی معصوم سکینہؑ
نیند آتی ہے کب لوٹ کے گھر آؤ گے بابا

بابا میرے کانوں سے گہر لے گئے اعدا
مارتے ہیں طمانچے میرا دامن بھی جلایا
روتی ہوں تو ظالم مجھے رونے نہیں دیتا

میں شامِ غریباں میں کہاں ڈھونڈنے جاؤں
یہ نیل طمانچوں کے بھلا کس کو دکھاؤں
بابا مجھے کوئی بھی تسلی نہیں دیتا

پانی کا تو اب ذکر بھی اچھا نہیں لگتا
غم ایسا ملا ہے مجھے عباسؑ چچا کا
اس غم کے سبب سے میرا دشوار ہے جینا

جلتے ہوئے خیموں میں ہے بے شیر کا جھولا
نیزوں میں نظر آتا ہے قاسمؑ کا بھی سہرا
یہ سوچ کے آتا ہے میرا منہ کو کلیجہ

بابا میری گردن میں رسن باندھی گئی ہے
پابندِ رسن ماں ہے برادر ہے پھوپھی ہے
کس طرح کہوں آپ سے کیا حال ہے میرا

زندان کی جانب ہے سفر کرب و بلا سے
محروم ہوں اماں کی طرح میں بھی ردا سے
سنتی ہوں کہ ہے کانٹوں بھرا شام کا رستہ

مر جاؤں گی زنداں کے اندھیرے میں تڑپ کر
اے ابن علیؑ بابا مرے سبطِ پیمبرؐ
دیتی ہوں صدا کوئی مدد کو نہیں آتا

ریحانؔ محمدؐ اور علیؑ گریہ کناں تھے
جو سر تھے سرِ نوک سناں محوِ فغاں تھے
جب راہ میں کرتی وہ مظلوم یہ نوحہ

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Cell # : 0300-8909090
Email : haider@mqmpakistan.org
Syed Haider Abbas Rizvi
Member
Deputy Parliamentary Leader MQM
Deputy Leader of Opposition in
National Assembly of Pakistan

جنابِ زہراؑ کا لاڈلہ پوتا

ایک بار پھر حسبِ معمول ریحانؔ نے مجھے نصف شب یعنی تقریباً صبح دس بجے مجھے نیند سے جھنجھوڑ کر اُٹھا دیا یہ صرف ریحان ہی کا خاصہ ہے کہ وہ یا تو وحی کی طرح آتا ہے یا عزرائیل کی طرح آتا ہے یعنی کوئی وقت مقررہ کے معنی ہی نہیں بچتے میری زندگی میں اس کے ہوتے ہوئے اور ابھی میں پوری طرح بیدار بھی نہیں ہو پایا کہ مجھ سے ایک بار پھر ایک آنسو میں کربلا حصہ سوئم کی اشاعت کے لئے تبصرہ لکھنے کی ضد کر رہا ہے۔

آخر ریحان اپنی ہر کتاب کی تقریبِ رونمائی اور اشاعت کے موقعہ پر صرف اپنے دوستوں ہی سے کیوں تبصرے لکھواتا ہے اس کی بنیادی طور پر دو وجوہات ہیں پہلی وجہ یہ ہے کہ اُس کے اکثر دوست صرف ریحان کو جانتے ہیں۔ شاعری کے فن کو نہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ریحان اپنی کتاب پر روایتی اور سکہ بند تبصرے جمع کرنے اور چھاپنے کا قائل کبھی سے بھی نہیں رہا۔

حقیقتِ حال یہ ہے کہ ریحان کی شاعری اب تنقید کے دشتِ امکاں سے بہت ماورا ہے اس نے جس قدر نوحہ لکھ دیا ہے شاید وہ دوبارہ نہ ہو سکے۔ بقول قبلہ علامہ آغا روحی (بھارت) ریحان اس دور کا نوحہ گو شعرا میں مرجعِ تقلید ہے۔ لہٰذا اگر ناقد نے ریحان کے فنی محاسن پر قلم اٹھانے کی جرأت کی تو سب کو حرفِ تنقید نہ بنا پائے گا۔ قرینِ قیاس یہ ہے کہ ہر ناقد ریحان سے کترا کے گزر جائے گا۔ ریحان کی سب سے بڑی بُرائی یہ ہے کہ اُس کا اپنے اشعار کی طرف سے لاؤبالی پن کاش وہ ان معاملات میں بھی اتنا ہی خسیس ہوتا جتنا شعر سنانے کے معاملے میں ہے۔

جہاں جہاں خدا، وہاں حسینؑ ہی حسینؑ ہے

(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)

زمیں سے تابہ آسماں، حسینؑ ہی حسینؑ ہے
جہاں جہاں خدا، وہاں حسینؑ ہی حسینؑ ہے

اذان کا سوال ہے، نماز کا جواب ہے
گواہ اس بیاں پر، قران سی کتاب ہے
عبادتوں کا پاسباں، حسینؑ ہی حسینؑ ہے

وقارِ لا اللہ ہے، یہی تو دیں پناہ ہے
مُباہلہ ہو یا فِدک، بتولؑ کا گواہ ہے
نگاہِ صدق و صادقاں، حسینؑ ہی حسینؑ ہے

نصیب میں نہیں تھا جو اُٹھائی اس نے جب نظر
کیا سوال ایک کا، عطا کیے کئی پسر
مثالِ رب جو مہرباں، حسینؑ ہی حسینؑ ہے

رسولؐ کی نماز کو اسی سبب سے طول ہے
جو اس کا کھیل کود ہے، خدا کو وہ قبول ہے
صدائے کُن کا راز داں، حسینؑ ہی حسینؑ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یقین کر گماں نہیں، یہاں نہیں وہاں نہیں
رسولؐ قبلۂ زمیں، علیؑ ہیں کعبہ یقین
انھیں حدوں کے درمیاں، حسینؑ ہی حسینؑ ہے

یہ کائناتِ رنگ و بو، یہ طائرانِ خوش گلو
نماز کے لیے وضو، وضو کے واسطے سبو
مکیں مکیں مکاں مکاں، حسینؑ ہی حسینؑ ہے

ضیائے مہر و ماہ بھی، رسولؐ کی نگاہ بھی
اکیلا رہ گیا کہیں کہیں، ہے خود سپاہ بھی
سخی بحالِ بے کساں، حسینؑ ہی حسینؑ ہے

گلے پہ جب چُھری چلی، پکارتی تھی تشنگی
سلام تری ذات پر، قرارِ روحِ بندگی
بقائے لہجۂ اذاں، حسینؑ ہی حسینؑ ہے

لُٹا کے گھر کٹا کے سر، کرے جو سجدہ خاک پر
رسولؐ کے بیان کو، کیا ہے جس نے معتبر
کوئی نہ تھا کوئی کہاں، حسینؑ ہی حسینؑ ہے

سخنوری کی جان ہوں، ریحانِ خوش بیاں ہوں
زمینِ نوحہ گوئی کا، بلند آسماں ہوں
میرے قلم پہ مہرباں، حسینؑ ہی حسینؑ ہے
☆☆☆☆☆

ہائے عابدِؑ بیمار

(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)

ہائے عابدؑ بیمار
لکھا گیا تقدیر میں
کیوں شام کا بازار

زخموں سے بھرا دل ہے
اور شام کی منزل ہے
سر نیزے پہ بھائی کا
اور ساتھ میں قاتل ہے
کوئی نہیں غم خوار
ہائے عابدؑ بیمار
قرانِ مصائب ہے
عباسؑ کا نائب ہے
زنجیر کی کڑیوں میں
پوشاکِ مصائب ہے
سوتے میں ہے بیدار
ہائے عابدؑ بیمار
جاگا ہے کئی شب کا
یہ کام ہے منصب کا
غم بھول گیا اپنے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غمخوار مگر سب کا
ہر سانس ہے تلوار
ہائے عابدؒ بیمار

سینے کے لئے خنجر
ماں بہنیں برہنہ سر
پتھرائی ہوئی آنکھیں
شیشوں کی طرح منظر
اور سنگ کی بوچھار
ہائے عابدؒ بیمار

سر جھک گیا تیروں کا
رونے لگا ہر نیزا
چلتے ہوئے کانٹوں پر
جس وقت نظر آیا
یہ قافلہ سالار
ہائے عابدؒ بیمار

ماتم نہ کرے کیونکر
خود اپنی اسیری پر
کہتا تھا پھوپھی اماں
جب آنے لگے چکر
ہم کیوں ہیں گرفتار
ہائے عابدؒ بیمار

آنکھوں سے لہو جاری
کیا زخم لگے کاری

لگتا ہے کسی دم بھی
مرنے کی ہے تیاری
ہے کتنا حیا دار
ہائے عابدؒ بیمار

مصروفِ بکا ہر دم
ہر ایک قدم ماتم
چھایا ہوا آنکھوں پر
برسات کا ہے موسم
جینے سے ہے بیزار
ہائے عابدؒ بیمار

دُردوں کی سزائیں ہیں
اور گرم ہوائیں ہیں
جب غش کبھی آتا ہے
اعدا کی جفائیں ہیں
مرجائے نہ بیمار
ہائے عابدؒ بیمار

ریحانؔ میرا مولا
ہر گام پہ کہتا تھا
ہر ظلم روا لیکن
کیوں لوٹا گیا پردا
کہتا تھا یہ ہر بار
ہائے عابدؒ بیمار

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غم کے ہیں دو سمندر عباسؑ اور سکینہؑ

(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)

مظلومیت کے محور عباسؑ اور سکینہؑ
غم کے ہیں دو سمندر عباسؑ اور سکینہؑ

اک موج تشنگی ہے اک تشنگی کا دریا
اک پیاس کی علامت اک روح تک ہے پیاسا
احسان کربلا پر عباسؑ اور سکینہؑ
غم کے ہیں دو سمندر عباسؑ اور سکینہؑ

اک وارث علم ہے اک ہے الم رسیدہ
اک دوسرے کے غم میں دونوں ہیں آبدیدہ
صبر و وفا کا پیکر عباسؑ اور سکینہؑ
غم کے ہیں دو سمندر عباسؑ اور سکینہؑ

پیاری ہے یہ چچا کی اس پر چچا ہے قرباں
یہ آیت سکون ہے وہ ہے وفا کا قرآں
دونوں قرارِ حیدرؑ عباسؑ اور سکینہؑ
غم کے ہیں دو سمندر عباسؑ اور سکینہؑ

اُس کا سفر سناں پر کانٹوں پہ یہ چلی ہے
نیزے سے وہ گرا ہے یہ اونٹ سے گری ہے
زخموں میں ہیں برابر عباسؑ اور سکینہؑ
غم کے ہیں دو سمندر عباسؑ اور سکینہؑ

اس کے بندھے ہیں بازو اس کے جدا ہیں بازو

اس کے لگے طمانچے وہ رویا خوں کے آنسو
کنبے کے غم میں مضطر عباسؑ اور سکینہؑ
غم کے ہیں دو سمندر عباسؑ اور سکینہؑ

وہ کربلا کا غازی یہ شام کی ہے قیدی
تلوار اُس کی پیاسی اس کی تھی مشک پیاسی
پیاسے ہیں تابہ محشر عباسؑ اور سکینہؑ
غم کے ہیں دو سمندر عباسؑ اور سکینہؑ

اک سیدہؑ کا ہے اک حیدرؑ کا بچپنا ہے
اک عکس فاطمہؑ ہے اک عکس مرتضیٰؑ ہے
زندہ ہیں دونوں مر کر عباسؑ اور سکینہؑ
غم کے ہیں دو سمندر عباسؑ اور سکینہؑ

لگتی ہیں اب سبیلیں دونوں کا نام لے کر
اک شام کی ہے زہراؑ اک کربلا کا حیدرؑ
تقسیم کار کوثر عباسؑ اور سکینہؑ
غم کے ہیں دو سمندر عباسؑ اور سکینہؑ

رشتوں کی پاسداری ان سے زمانہ سیکھے
ایسے چچا بھتیجی پہلے کبھی نہ دیکھے
رشتوں کے ہیں پیمبر عباسؑ اور سکینہؑ
غم کے ہیں دو سمندر عباسؑ اور سکینہؑ

ریحان کیوں نہ لکھوں اشکوں سے اپنے نوحہ
یہ واقعہ عجیب ہے تاریخ کربلا کا
تنہا تھے مثلِ لشکر عباسؑ اور سکینہؑ
غم کے ہیں دو سمندر عباسؑ اور سکینہؑ

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چہلم غریب بھائی کا زینبؑ منائے گی

(انجمن غلام ابن حسنؑ، لانڈھی)

جب قید سے رہائی ملی چین پائے گی
چہلم غریب بھائی کا زینبؑ منائے گی

پہلے وطن نہ جائے گی زہراؑ کی لاڈلی
ماتم کرے گی قریہ بہ قریہ گلی گلی
فرشِ عزا حسینؑ کی پہلے بچھائے گی
چہلم غریب بھائی کا زینبؑ منائے گی

وعدہ کیا تھا بھائی سے زنداں سے چھوٹ کر
آؤں گی کربلا تیرا گودی میں لے کے سر
تن سے سر بریدہ کو آ کر ملائے گی
چہلم غریب بھائی کا زینبؑ منائے گی

تعمیرِ قبر کے لیے پانی بھی چاہیے
جو سو گیا ہے نہر پہ اک مشک کو لیے
پہلے تو جا کے نہر پہ اس کو جگائے گی
چہلم غریب بھائی کا زینبؑ منائے گی

قبروں پہ پھول کیسے چڑھائے گی غمزدہ
کیا رہ گیا ہے پاس گلِ اشک کے سوا
اشکوں کے پھول پلکوں پہ رکھ کر سجائے گی
چہلم غریب بھائی کا زینبؑ منائے گی

کتنوں پہ نام لکھے گی اک اک شہید کا
خونِ جگر سے لکھے گی رودادِ کربلا
بچوں پہ پہلی بار وہ آنسو بہائے گی
چہلم غریب بھائی کا زینبؑ منائے گی

اصغرؑ کی لاش پر کبھی اکبرؑ کی لاش پر
پامال ایک دولہا کے ٹکڑوں کو ڈھونڈ کر
نوحہ کرے گی سینہ زنی کرتی جائے گی
چہلم غریب بھائی کا زینبؑ منائے گی

قبروں پہ فاتحہ جو پڑھے گی بصد بکا
دیکھے گی بازوں کو کبھی اور کبھی ردا
داغِ رسن کو اپنی ردا سے چھپائے گی
چہلم غریب بھائی کا زینبؑ منائے گی

ریحانؔ جب وطن کی طرف ہوگا یہ سفر
کیا کیا نہ یاد آئے گا بے بھائیوں کا گھر
کس طرح ہائے قبرِ محمدؐ پہ جائے گی
چہلم غریب بھائی کا زینبؑ منائے گی

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یاد زینبؑ کو وطن میں جب کبھی آئے حسینؑ

یاد زینب کو وطن میں جب کبھی آئے حسینؑ
شدت غم سے تڑپ اٹھی کہا ہائے حسینؑ

تم نے جو سونپی تھی بھیا وہ امانت کھو گئی
شام کے زنداں میں وہ نازوں کی پالی سو گئی
ظالموں نے اس قدر اس پہ ستم ڈھائے حسینؑ

غم اٹھانے کے لئے دنیا میں تنہا رہ گئی
ہائے یہ دن دیکھنے کو کیوں میں زندہ رہ گئی
کاش میں بھی ساتھ ہی مرجاتی ماجائے حسینؑ

رات دن آنسو بہاتی ہے وہ تیری یاد میں
آرزو ہے موت کی ہر دم دل ناشاد میں
تیری فرقت میں کہیں صغراؑ نہ مرجائے حسینؑ

شام غربت کے مناظر کو بھلائے کیسے
داغ جو دل پہ لگے ہیں وہ مٹائے کیسے
تیرا سجاد لہو آنکھوں سے برسائے حسینؑ

☆☆☆☆☆

اللہ اللہ کرکے اب کچھ خبر آنا شروع ہوئی ہے کہ انہوں نے اپنے کلام کی تدوین کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا ہے اللہ کرے یہ سوچ ہماری زندگی تک محیط نہ ہونے پائے اللہ اُن کی سوچ کی عمر بھی ہمیں لگا دے تاکہ تدوینِ کلام کا بھاری بار ریحانِ ناتواں کے کاندھوں سے جلد از جلد منتقل ہو کر پہلے کتابت اور پھر طباعت کے مرحلے عبور کرتا ہوا ناقد کے سر پر جا گرے۔

آخر میں ریحانؔ کے قد و قامت (شعری) کی بلندی اور توانائی کے لئے دعا گو ہوں اور چاہتا ہوں کے نوحے میں ریحان کم از کم عالم چنا جتنا ہو جائے اور آپس کی بات یہ ہے کہ ریحان نوحے کا عالم چنا ہو بھی چکا ہے یہ بات ساری دنیا جانتی اور مانتی ہے۔

صرف تین طرح کے لوگ ایسے ہیں جو اس حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے یا کرنا نہیں چاہتے یا پھر کر ہی نہیں سکتے۔

پہلی قسم تو ریحان کے ایسے کرم فرماؤں کی ہے جو ریحان کے لئے نا تو اچھا سوچتے ہیں اور نہ ہی سوچنا چاہتے ہیں دوسرے کچھ ایسے دوست ہیں جو ریحان سے بحیثیت دوست ملنا چاہتے ہیں اُن کی بلا سے ریحان کچھ بھی ہو جائے تیسرا خود ریحان ہے جو یہ حقیقت ماننے کو تیار نہیں ہے مگر ان تینوں اقسام کے نہ ماننے سے فرق ہی کیا پڑتا ہے کیونکہ ریحان عالم چنا ہو یا نہ ہو یہ طے ہے کہ جنابِ زہرا سلام اللہ علیہا کا لاڈلہ پوتا ضرور ہے۔ ورنہ اتنا لکھنا اور ایسا باکمال لکھنا ریحان کے بس کی بات نہیں تھی آخر میں میری دعا ہے کہ ریحان نے جو بھی لکھا ہے وہ اُن کے اس شعر کی سچائی پر منطبق ہو۔

ریحان کا قلم ہے کہ کوثر کی موج ہے
ہوتی نہیں کبھی بھی قلم کی روانی بند

دعا گو ہمیشہ سے ہمیشہ تک
سید حیدر عباس رضوی
ممبر قومی اسمبلی پاکستان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قلبِ زہراؑ کی دعا، عباسؑ ہے عباسؑ ہے

(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)

اے وفا تیرا خدا، عباسؑ ہے عباسؑ ہے
قلبِ زہراؑ کی دعا، عباسؑ ہے عباسؑ ہے

ایک حملے میں اُٹھا لے جائے گا یہ علقمہ
دیکھتی رہ جائے گی حیرت سے فوج اشقیا
یہ علیؑ کا لاڈلہ، عباسؑ ہے عباسؑ ہے

سنگ سے پانی نچوڑے، گاڑے پانی پر علم
آنکھ بھر کے دیکھ لے جس کو، نکل جائے گا دم
صورت شیر خدا، عباسؑ ہے عباسؑ ہے

صبر بھی ایثار بھی، جرات وفاداری بھی ہے
عزم بھی کردار بھی، منصب علمداری بھی ہے
سر سے پا تک مرتضیٰؑ، عباسؑ ہے عباسؑ ہے

دیکھنا ہو آسماں دھرتی پہ جس کو دیکھ لے
اے نصیری دیکھنا ہے رب تو اس کو دیکھ لے
ترے رب کا آئینہ، عباسؑ ہے عباسؑ ہے

یہ ہے قرآنِ وفا، یہ ہے حدیثِ کربلا
ہیں علی شیرِ خدا، یہ ضیغم شیرِ خدا
فاتحِ کرب و بلا، عباسؑ ہے عباسؑ ہے

دبدبہ جاہ و حشم حیدرؑ نما اک اک قدم
کھا نہیں سکتا ہے کوئی آج بھی جھوٹی قسم
منفرد سب سے جدا، عباسؑ ہے عباسؑ ہے

انما اورھل اتیٰ کی بولتی تصویر ہے
کعبۂ اہل وفا ہے حیدری شمشیر ہے
قبلہ اہل عزا، عباسؑ ہے عباسؑ ہے

ہائے زینبؑ کس طرح سہہ پائے گی، غازی کا غم
خون رُلائے گا صدا، یہ خون میں ڈوبا علم
بے وطن کا آسرا، عباسؑ ہے عباسؑ ہے

اس لیے رکتا نہیں نیزے پہ سر عباسؑ کا
کس طرح بازار میں زینبؑ کو دیکھے بے ردا
باوفا اور با حیا، عباسؑ ہے عباسؑ ہے

دیکھ کر ریحانؔ ہر گھر پر علم عباسؑ کا
کربلا سے آرہی ہے شاہ والا کی صدا
آج بھی زندہ مرا، عباسؑ ہے عباسؑ ہے

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کھلا بابِ زنداں چلو گھر سکینہؑ ، بہت سو چکیں،

(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)

کہاں ماں نے شانہ ہلا کر سکینہؑ، بہت سوچکیں، تم بہت سوچکیں
کھلا بابِ زنداں چلو گھر سکینہؑ ، بہت سوچکیں، تم بہت سوچکیں

زندانِ مصیبت میں گرفتار سکینہؑ، قیدی ہے ابھی تک
مرقد میں بھی غازی کی عزادار سکینہؑ، قیدی ہے ابھی تک

جو عمر کا قیدی ہو رہا ہوتا ہے اک دن
اس بچّی کے حصّے میں رہائی نہیں ممکن
کتنی تھی رہائی کی طلبگار سکینہؑ، قیدی ہے ابھی تک

حد ہوگئی اس بچی کی تربت بھی ہے قیدی
تاریخ میں دیکھی نہ سنی ایسی اسیری
کیا اتنی جفاؤں کی تھی حقدار سکینہؑ قیدی ہے ابھی تک

سب کنبہ وطن جاچکا یہ رہ گئی تنہا
لپٹا ہوا دمن سے ہے قسمت کا اندھیرا
کب سے تھی وطن جانے کو تیار سکینہؑ قیدی ہے ابھی تک

زینبؑ نے کہا جاتی ہوں میں صغراؑ سے ملنے
بتلاؤں گی کس طرح سے جب وہ تمہیں پوچھے

مرجائے گی یہ سنتے ہی بیمار سکینہؑ قیدی ہے ابھی تک

نہ غسل و کفن پایا نہ پانی پیٔے تربت
اللہ کوئی قیدی نہ دیکھے یہ مصیبت
زندان کے بوے درودیوار سکینہؑ قیدی ہے ابھی تک

دن میں بھی جہاں رات کا ماحول بنا ہے
یہ شام کا زنداں ہے کہ زندانِ جفا ہے
کس سے کہے بن باپ کی لاچار سکینہؑ قیدی ہے ابھی تک

پُرسے کے لیے آتے ہیں اب کتنے عزادار
کل پوچھنے والا نہ تھا کوئی سرِ دربار
رو دیتے ہیں یہ دیکھ کے زوّار سکینہؑ قیدی ہے ابھی تک

بابا نہ سہی تیری پھوپھی ہے یہاں موجود
مادر نہیں ماں جیسی کوئی ہے یہاں موجود
جو کہتی ہے رو رو کر یہ ہر بار سکینہؑ قیدی ہے ابھی تک

ریحانؔ بھی رضوانؔ بھی ہیں مُضطرد گریاں
اس بات پہ دل کٹتا ہے وہ کیسے تھے انساں
ہے جن کی جفاؤں کی سزوار سکینہؑ قیدی ہے ابھی تک

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں لُٹ گئی اے بابا

(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)

جب رات ہوئی بن میں
مقتل میں تھا سناٹا
پہرے پہ تھی جب زینبؑ
تب اک سوار آیا

پہچان کے بی بی نے
رو رو کے یہ فرمایا

میں لُٹ گئی اے بابا
میں لُٹ گئی اے بابا

بھائی پہ چلا خنجر غازیؑ کے کٹے بازو
میرے علی اکبرؑ کے ترخوں میں ہوئے گیسو
قاسمؑ بھی گیا مارا میں لُٹ گئی اے بابا

سہہ روز کے پیاسے کی گردن پہ چلا خنجر
اب آئے میرے بابا مارا گیا جب اکبرؑ
سینے پہ لگا نیزا میں لٹ گئی اے بابا

مہندی میرے قاسمؑ کے بہنوں نے لگائی تھی

معلوم نہ تھا سہرا خود موت ہی لائی تھی
پامال ہوا لاشہ میں لٹ گئی اے بابا

تیروں کے سمندر میں چھ ماہ کا اصغر تھا
قاتل میرے بچے کا نو لاکھ کا لشکر تھا
جھولا بھی جلا اس کا میں لٹ گئی اے بابا

دو لعل میرے رن میں مارے گئے غربت میں
ماموں پہ فدا ہوکر وہ جاچکے جنت میں
بتلاؤں تمہیں کیا کیا میں لٹ گئی اے بابا

اب شامِ غریباں ہے اور گھور اندھیرا ہے
بے سر میرے بھائی کا میدان میں لاشہ ہے
گھوڑوں نے جسے روندا میں لٹ گئی اے بابا

اکبرؑ کو صدائیں دیں بھائی کو دہائی دی
عابدؑ کو میں شعلوں سے پھر خود ہی بچا لائی
کوئی بھی نہیں آیا میں لٹ گئی اے بابا

تم ہوتے تو بچ جاتی چادر تو میرے سر کی
باندھی تو نہیں جاتی شانوں میں مرے رسی
لگتا نہ مجھے دڑا میں لٹ گئی اے بابا

اب قید میں جانا یہ زخم بھی کھانا ہے
دڑوں کی اذیت سے زخمی میرا شانہ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرہم ہی نہیں جس کا میں لٹ گئی اے بابا

تم دیکھ نہیں سکتے رخسار سکینہؑ کے
چھینے ہیں لعینوں نے کانوں سے گُہر اُس کے
تر خُوں میں ہوا کُرتا میں لٹ گئی اے بابا

ریحانؔ سر مقتل کیا درد کا تھا منظر
بیٹی کو کلیجے سے لپٹائے ہوئے حیدرؑ
کہتے تھے نہ کہہ دُکھیا میں لُٹ گئی اے بابا

☆☆☆☆☆

یارب میرے اس خواب کو تعبیر عطا کر

(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)

یارب میرے اس خواب کو تعبیر عطا کر
کل خواب میں اکبرؑ کی دلہن لائی ہوں گھر پر

حالانکہ کوئی خواب بھی سچا نہیں نکلا
جو گھر سے گیا لوٹ کے واپس نہیں آیا
برساتی ہے تنہائی میرے قلب پہ پتھر

خط اشکوں سے لکھ لکھ کے روانہ کیے اتنے
اے عرش تری گود میں تارے نہیں جتنے
کب جانے جواب آئے کھڑی رہتی ہوں در پر

خوابوں کی عدالت میں جو تعبیر کھڑی ہے
کس جرم کی آنکھوں کو یہ تعزیر ملی ہے
اترا نہیں اک خواب بھی تعبیر میں ڈھل کر

وہ وعدہ بھی تعبیر سے خالی ہی رہا ہے
جاتے ہوئے بھائی نے بہن سے جو کیا ہے
آئے نہیں آنا تھا وہیں رہ گئے اکبرؑ

کیا دن تھے کہ یہ گھر میرا آباد تھا کیسا
خوشبو کی طرح رہتا تھا احمد کا نواسا
جو پہلے تھا بستا ہوا وہ خواب ہوا گھر

جھولا تھا یہاں جھولنے والا بھی یہاں تھا
ہر بات حقیقت تھی ہر اک خواب تھا سچا
اب ایسی ہے ویرانی کہ نوحہ ہے لبوں پر

اک خواب نے کل رات میری نیند اڑا دی
سر ننگے نظر آئی تڑپتی نبیؐ زادی
تر خُون میں اماں کی نظر آئی ہے چادر

دیکھا ہے بھیانک بڑا کل رات یہ منظر
سب بھائی بھتیجے نظر آئے مجھے بے سر
میں سوئی نہیں خواب کی تعبیر سے ڈر کر

ریحانؔ ہر اک خواب نے تعبیر وہی دی
رکھی تھی جو شیشے میں لہو ہوگئی مٹی
غش ہوگئی بیمار کلیجے کو پکڑ کر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اکبرؑ کہاں گیا، واویلا! واویلا!

(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)

نیزا الجھ گیا دل میں یہ کیا ہوا
نوحہ لیلیٰ کا تھا واویلا واویلا
اکبرؑ کہاں گیا واویلا واویلا

بیاہ کے دن تھے رن کو سیدھارے
خاک ہوئے ارمان ہمارے
ڈوب گئے پردیس میں تارے
سہرا نہیں بندھا واویلا واویلا

دور وطن میں اک دکھیاری
دیکھ رہی ہے راہ تمہاری
کرتی ہے صغرا آہ و زاری
وعدہ وہ کیا ہوا واویلا واویلا

پالنے والی زینبؑ دکھیا
گوندھ چکی جب تیرا سہرا
شوق شہادت دل میں جاگا
اکبرؑ یہ کیا کیا واویلا واویلا

لے گئے تم بینائی پدر کی

آس شہؑ مظلوم کی ٹوٹی
ہائے قیامت آئی کیسی
روتی ہے کربلا واویلا واویلا

پیاس کی شدت قلب میں نیزا
دل میں بسی ہے یادِ صغراؑ
ڈوب رہا ہے دل مادر کا
کیوں نہ کرے بکا واویلا واویلا

ہائے جوانی راس نہ آئی
چوٹ کلیجے پر ہے کھائی
دیتی رہ گئی موت دہائی
کیسا ستم ہوا واویلا واویلا

کیسے وطن جائے گی مادر
چھوڑ کے تجھ کو دشت میں اکبرؑ
چین ملے گا ہم کو کیونکر
تو ہی بتا ذرا واویلا واویلا

روک قلم ریحانؔ یہیں پر
اہل عزا میں ہوگیا محشر
تم بھی کہو رضوانؔ یہ رو کر
ہمشکلِ مصطفیٰ واویلا واویلا

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ریحان اور میں!

(پروفیسر سید سبط جعفر زیدی (ایڈوکیٹ)

یہ حقیقت محتاجِ ثبوت نہیں ہے کہ میں نے جتنا ریحان اعظمی کے لیے لکھا ہے کسی اور کے لیے نہیں لکھا اور نہ ہی کسی اور نے ریحان اعظمی کے لیے اتنا لکھا ہوگا جتنا میں نے ان کے لیے لکھا یہ میرا حق بھی تھا اور فرض بھی۔ اس لیے کہ ایک محلّہ اور اسکول میں رہنے اور پڑھنے کے علاوہ نہ صرف یہ کہ میرا موصوف سے دیرینہ تعلق و یارانہ ہی ہے بلکہ میری اور ان کی دوستی اور تعلقات میں کبھی کوئی فرق یا خلا نہیں آیا متواتر و مسلسل بلا رخنہ و تعطل دوستی کا یہ تعلق شاید ان کا کسی اور سے نہ ہو میری ان کی قدر مشترک عزاداری ہی رہی ہے۔

مجھے یہ اعزاز و افتخار بھی حاصل ہے کہ ریحان عباس نامی شرارتی کھلنڈرے لڑکے کو شاعری کی طرف لانے اور پھر رنگ ترنگ اور شوبز/ نگار خانوں یعنی نغمہ نگاری و گیت سنگیت سے نکال کر مذہبی شاعری تک محدود کرنے کا سہرا بھی میرے سر ہے۔ ورنہ حقیقت امر یہ ہے کہ یہ شخص ہمیشہ ماتمدار و عزادار اور یاروں کا یار تو تھا ہی جو یہ ہمیشہ ہی رہتا۔ تاہم اس ذہین و فطین شخص کے لیے کسی بھی حوالہ سے شہرت و عزت اور دولت و مقبولیت حاصل کرنا کوئی مسئلہ نہ تھا۔

یہ زمانہ طالب علمی میں ہاکی کا بہترین (فارورڈ) کھلاڑی تھا، اداکاری و نقالی کا بھی ماہر تھا سیاست اور سماجی خدمت میں بھی نوجوانی میں علاقائی سطح پر نام و مقام حاصل کر چکا تھا پھر صحافت و کالم نگاری اور گیت نگاری میں تو قدم جما ہی چکا تھا پھر بھی اس نے ان تمام شعبوں پر اس خدمت و عبادت کو ترجیح دی کہ جو معصومینؑ کا پسندیدہ شعبہ تھا یعنی منظوم مداحی اہلِ بیت۔ ظاہر ہے کہ جب ریحان نے خود کو اس خدمت و سعادت کے لیے وقف کر دیا تو وہ اللہ تعالیٰ جو عدل و احسان کا حکم دیتا ہے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا اس کے محبوبؐ و مصطفیٰ بندے جو اپنے مداحین و محبین کو دونوں جہانوں میں خوب خوب نوازتے

کربلا! اے کربلا! یہ ستم کیا ہوا

(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)

کربلا اے کربلا یہ ستم کیا ہوا
کٹ گیا شہؑ کا گلا، آسماں روتا رہا
اے شہؑ کرب و بلا

بے وطن بے خطا مسافر تھا
پیاس روتی ہے ایسا پیاسا تھا
کتنی لاشیں اٹھائی تھیں اس نے
دھوپ میں اس کا رہ گیا لاشہؑ
وہ ہے پامال بدن
اُس نے پایا نہ کفن
کربلا اے کربلا

علقمہ خوب کی یہ مہمانی
خون سید کا کر دیا پانی
کیوں نہ پہنچی لبِ حسینؑ تلک
تو بھی کیا ہوگئی تھی زندانی
لٹ گئے آلِ نبیؐ
کچھ بھی تو کر نہ سکی
کربلا اے کربلا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس کا بیٹا جوان مر جائے
کیوں نہ مقتل میں ٹھوکریں کھائے
کرکے خونِ پسر سے ہائے وضو
وہ جو سب کو نماز سکھلائے
تو نے دیکھا ہے کبھی
ایسا دنیا میں جری
کربلا اے کربلا

چکیاں جس کو پیس کر پالا
اس کے لاشے پہ فاطمہؑ زہرا
بین کرتی ہیں خاک اڑاتی ہیں
ہائے مظلوم میرا شہزادہ
قتل بے آب ہوا
اور کفن بھی نہ ملا
کربلا اے کربلا

اب ہے نوک سناں پہ سر اس کا
وہ جو لختِ دلِ پیمبر تھا
لب پہ قرآن کی تلاوت ہے
عرش دیتا ہے ارجعی کی صدا
تو نے کچھ قدر نہ کی
چل گئی اُس پہ چھری
کربلا اے کربلا

اُس کے خیمے جلائے جاتے ہیں
اُس کے بچے رُلائے جاتے ہیں

قید کرکے اُس کے اہلِ حرم
بے ردا اب پھرائے جاتے ہیں
ہائے کیا کیا نہ ہوا
تو نے کچھ بھی نہ کہا
کربلا اے کربلا

قلبِ رضواںؔ نوحہ گر ہوکر
ساری دنیا سے بے خبر ہوکر
فرشِ غم پر جو محوِ ماتم ہے
پائے گا سیدہؑ سے اس کا ثمر
تم بھی ریحانؔ کہو
جب تلک زندہ رہو
کربلا اے کربلا

☆☆☆☆☆

شام کی گلیوں میں کیسا تھا سفر زینبؑ کا

(انجمن غلامانِ ابن حسنؑ، لانڈھی)

شام کی گلیوں میں کیسا تھا سفر زینبؑ کا
جس سفر نے کیا صد چاک جگر زینبؑ کا

مختصر فاصلہ بازار سے دربار کا تھا
تیس (۳۰) گھنٹوں میں وہاں پہنچی ہے بنتِ زہراؑ
بارشِ سنگ سے زخمی ہوا سر زینبؑ کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بابِ ساعت پہ سنیں سات اذانیں جس نے
یاد کیا کیا نہ کیا ہوگا علیؑ کو اُس نے
بھائی نیزے پہ تڑپتا تھا اُدھر زینبؑ کا

باپ کے لہجے میں خطبوں کی چلا کر شمشیر
سات سو کرسی نشینوں کو کیا بے توقیر
آج تک سینہ باطل میں ہے ڈر زینبؑ کا

پاؤں زخمی تھے بدن زخمی تھا سر زخمی تھا
آنکھ زخمی تھی کمر زخمی جگر زخمی تھا
حوصلہ زخمی نہ ہو پایا مگر زینبؑ کا

ڈھال بچوں کی سپر سید سجادؑ کی تھیں
موت دربار میں گویا ستم ایجاد کی تھیں
جبکہ مقتول ہوا تھا بھرا گھر زینبؑ کا

ہاتھ رسی میں پسِ پشت بندھے تھے پھر بھی
باپ کے لہجے میں کہتی تھی علیؑ کی بیٹی
ظلم سے جھک نہیں سکتا کبھی سر زینبؑ کا

آنکھ سے خون ٹپکتا رہا لب پر تھی فغاں
کہتی تھی ہائے میرے بھائی میں ترے قرباں
قتل ہوجاتی میں بس چلتا اگر زینبؑ کا

شام کے دشت میں ریحانؔ وہ زینبؑ پہ ستم
لکھنے بیٹھوں تو کسی طور نہ لکھ پائے قلم
گو کہ خود فرشِ عزا ہے میرا گھر زینبؑ کا

☆☆☆☆☆

شبیرؑ کی مجلس ہے یہاں ذکرِ خدا ہے

(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)

شبیرؑ کی مجلس ہے یہاں ذکرِ خدا ہے
اس مجلسِ شبیرؑ پہ زہراؑ کی دعا ہے

اس مجلسِ شبیرؑ کی بنیاد ہے زینبؑ
ہر ذاکرِ شبیرؑ کی استاد ہے زینبؑ
یہ فرشِ عزا ثانیِ زہراؑ کی عطا ہے

آتے ہیں یہاں عرش سے سرورؑ کے عزادار
زہراؑ و علیؑ زینبؑ و عباسؑ علمدار
محبوبِ خدا آتے ہیں یہ سب کو پتا ہے

زہراؑ یہاں سر کھولے ہوئے کرتی ہیں گریہ
پڑھتے ہیں حسنؑ ابنِ علی بھی یہاں نوحہ
مصروفِ بکا نفسِ نبیؑ شیرِ خدا ہے

برپا یہاں فضہ کی کنیزوں کا ہے ماتم
قنبرؑ کے غلاموں کا بھی ہے گریۂ پیہم
جبرئیلِ امیں نالہ کناں محوِ بکا ہے

آلِ ابوطالبؑ کی شجاعت کا بیاں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جرأت کی نمازیں ہیں سخاوت کی اذاں ہے
یہ فرشِ عزا فرشِ عزا فرشِ عزا ہے

اک بار عزا خانۂ شبیرؑ میں آؤ
موتی غمِ شبیرؑ میں اشکوں کو بناؤ
ان اشکوں کی دامانِ محمدؐ میں جگہ ہے

یہ مجلسیں زخمِ دلِ زہراؑ کا ہیں مرہم
یوں فرض مسلمانوں پہ ہے مجلس و ماتم
یہ فرشِ عزا خاک نہیں خاکِ شفا ہے

بابا کے لیے روتی ہے مجلس میں سکینہؑ
روتا ہے مُحرم میں فلک پیٹ کے سینہ
یہ غم تو لیے قلب میں اک کرب و بلا ہے

ریحانؔ یہ مجلس نہیں مکتب ہے عمل کا
آ جاؤ یہاں کیونکہ بھروسہ نہیں کل کا
ایمان کی اسلام کی مجلس میں بقا ہے

☆☆☆☆☆

ماں کو کیوں تکتا تھا بے شیر کا سر نیزے سے

(انجمن غلامان ابن حسن، لانڈھی)

کوئی بتلائے سرِ راہ گزر نیزے سے
ماں کو کیوں تکتا تھا بے شیر کا سر نیزے سے

اشک آنکھوں میں نظر آتے تھے اور سر پہ تھی خاک
بے ردائی کے سبب دل بھی جگر بھی تھا چاک
جب تو خوں روتی تھی اصغرؑ کی نظر نیزے سے

ماں کو حسرت بھری نظروں سے علی اصغرؑ نے
دیکھا جب شام کی راہوں میں لہو روتے ہوئے
کہتے تھے کوئی اتارو میرا سر نیزے سے

سرِ عباسؑ ٹھہرتا تو ٹھہرتا کیونکر
سر کھلا ثانی زہراؑ کا جو آتا تھا نظر
گر پڑا خاک پہ حیدرؑ کا جگر نیزے سے

بعد میں کاٹ کے شبیرؑ کے سر کو رکھا
کوئی دیکھے تو لعینوں کا یہ اندازِ جفا
پہلے زخمی کیا اکبرؑ کا جگر نیزے سے

آتی جب شامِ غریباں تو عجب منظر تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سر نبیؐ زادی کا بے مقنہ و بے چادر تھا
زخمی تھا زینب و کلثوم کا سر نیزے سے

بازو مادر کے سکینہؑ کا تھا رسی میں گلا
بھائی زنجیروں میں جکڑا ہوا کرتا تھا بکا
سر بھی زخمی ہوا زخمی تھی کمر نیزے سے

وہ سفر جس میں اذیت تھی پریشانی تھی
جس میں زینبؑ کے لئے غم کی فراوانی تھی
دیکھا شبیرؑ نے وہ سارا سفر نیزے سے

زخم سب سینے کے اندر رہے غمخواروں کے
زخم جو قلب میں تھے شام کے بازاروں کے
تھے بدن پر بھی کئی زخم مگر نیزے سے

شام کی راہوں میں زینبؑ کو کھلے سر دیکھا
جو نہ دیکھا تھا وہ اس حال میں منظر دیکھا
رودیا فاطمہؑ زہرا کا جگر نیزے سے

ہائے ریحانؔ وہ روداد کروں کیسے بیاں
بیبیاں روتی تھیں سجادؑ بھی تھے محوِ فغاں
چشم سرورؑ سے جو گرتے تھے گہر نیزے سے

☆☆☆☆☆

ہائے اکبرؑ کہہ کے بن میں ام لیلیٰ رہ گئی

(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)

ٹوٹ کر برچھی میانِ قلب و سینہ رہ گئی
ہائے اکبرؑ کہہ کے بن میں ام لیلیٰ رہ گئی

بعدِ اکبرؑ گھر میں تنہا رہ گئی بیمار جب
کہتی تھی تاریک ہوکر میری دنیا رہ گئی

کیا کریں شبیرؑ محضر میں نہیں ہے اُس کا نام
اس بنا پر کربلا جانے سے صغراؑ رہ گئی

اُس طرف لاشے بہتر(۷۲) بے کفن تھے خاک پر
اس طرف بیمار بھی خود بن کے لاشہ رہ گئی

یہ نہ تھا معلوم اصغرؑ تیر کھا کر سو گیا
یہ تصور میں جھلاتی اُس کو جھولا رہ گئی

جب سنا اکبرؑ کو راس آیا نہیں عہدِ شباب
رو کے زینبؑ نے کہا کیونکر میں زندہ رہ گئی

چھین گئی سر سے ردا زینبؑ کو پردے کے لیے
ایک فضہؑ رہ گئی یا خاک صحرا رہ گئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شام کے دربار میں عابدؑ تو تھے پا بہ رسن
ڈھال بن کے زینبؑ مضطر کی فضہؑ رہ گئی

العطش کہتے ہوئے پہنچی سکینہؑ قید میں
سر پٹکتی خون روتی موجِ دریا رہ گئی

آ گئے اہلِ حرم زندان سے چھٹ کر مگر
جس کو حسرت تھی رہائی کی سکینہؑ رہ گئی

یاد بن کر کربلا میں سجدۂ آخر تلک
دامنِ سرورؑ سے لپٹی اک مریضہ رہ گئی

روک لو اپنا قلم ریحانؔ اب قرطاس پر
چشمِ گریاں آہِ سوزاں بن کے نوحہ رہ گئی

☆☆☆☆☆

نہ اٹھو نہ چلو یا رسن کھول دو میری فریاد سنو

(انجمن غلامانِ ابنِ حسنؑ، لانڈھی)

سکینہؑ کہتی تھی بیٹھی رہو پھوپھی اماں
تمہارے اٹھنے سے زخموں سے خوں ٹپکتا ہے
رسن ہے سخت سکینہؑ کا سانس رکتا ہے
نہ اٹھو نہ چلو یا رسن کھول دو میری فریاد سنو

ہیں اور کسی کا احسان نہیں رکھتے وہ اپنے اس سرگرم و فعّال مداح و خادم کو کیونکر محروم و نظر انداز کر سکتے تھے چنانچہ دنیا جانتی ہے کہ جہاں جہاں اردو بولی اور سمجھی جاتی ہے بلا تفریق مذہب و ملت ریحان اعظمی کو سُنا جاتا ہے اور دنیا کا ہر عزادار جو فعال و باخبر ہو خواہ اردو سے واقفیت نہ رکھتا ہو یقیناً ریحانؔ اعظمی و ندیم سرور سے ناواقف نہ ہوگا۔ یہ تو دنیاوی و ظاہری انعام ہے بشرطِ توفیق و استطاعت اور بقدر خلوص و محبت اُخروی انعام اس کے علاوہ ہے۔

تقریباً تیس سال پہلے کی بات ہے کہ چار باصلاحیت نوجوان دوستوں کا گروہ قوم و قومیات میں بہت فعّال و سرگرم تھا یہ چاروں اچھا بولنا لکھنا پڑھنا تو جانتے ہی تھے منتظم بھی بہت اچھے تھے۔ اس قسم کا فعال و سرگرم مخلص و باصلاحیت گروہ نہ اس سے پہلے منظر عام پر آیا اور نہ ہی اب ہے اور بدقسمتی سے شاید آئندہ بھی نہ ہو سکے۔ ان میں ایک ریحان اعظمی تھا جو اس وقت ریحان عباس کے نام سے جانا پہچانا جاتا تھا۔ دوسرا اندرون سندھ سے کراچی آنے والا سیّد آل محمد تھا جو ایک یاروں کا یار دیندار و عزادار جوان تھا لیکن اندرون سندھ اور پھر کراچی کے مضافات میں سکونت پذیر ہونے کی وجہ سے بھی منظر عام پر نہ آ سکا تھا۔ تیسرا فرد اس وقت کا شعلہ بیاں مقرر و غزل گو شاعر سرفراز شہنشاہ تھا۔ یاروں کی یاری اور عزاداری ان تینوں کی قدر مشترک تھی سرفراز شہنشاہ کو تقریر اور مجازی شاعری سے مداحِ اہلبیتؑ کی طرف لانے اور یہیں روک لینے (گھیرنے) کا کام بھی اس احقر راقم الحروف نے کیا تھا اگرچہ سرفراز کے والد ایک فعال و سرگرم ادبی و مذہبی انسان عالم و خطیب و شاعر بلکہ مکمل مجلس عزا (حدیث کسا سوزخوانی شاعری ذاکری نوحہ خوانی) یعنی فرش بچھانے سے اُٹھانے تک ایک بہترین منتظم و فراش عزا انسان تھے لیکن اس کے باوجود سرفراز ان کے ساتھ رہنے کے باوجود فعال نہ تھے اور دور دور سے انہیں دیکھتے اور تھوڑا بہت ہاتھ بٹا دیتے تھے اپنی پکڑائی نہیں دیتے تھے۔

اس احقر نے ان تینوں کو یکجا اور فعال بنایا اور ریحان عباس، ریحان اعظمی، سرفراز شہنشاہ، سرفراز ابدؔ اور آل محمد، آل محمد رزمیؔ، بنکر علم و ادب اور قوم و مذہب کے افق پر جگمگانے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اک رسن بار اگلے جس میں سب چھوٹے بڑے
اس طرح باندھے گئے کوئی بھی سانس نہ لے
سانس لیتی ہوں تو آنکھوں سے خوں ابلتا ہے
نہ اٹھو نہ چلو یا رسن کھول دو میری فریاد سنو

تم جو اٹھتی ہو تو پیروں سے نکلتی ہے زمیں
آپ کے قد کے برابر یہ میرا قد تو نہیں
تم جو اٹھتی ہو تو رسی سے گلا چھلتا ہے
نہ اٹھو نہ چلو یا رسن کھول دو میری فریاد سنو

آپ چلتی ہیں تو کھنچ جاتی ہیں گردن کی رگیں
اس اذیت کو میری آپ تو محسوس کریں
زخم مرجھایا ہوا صورت گل کھلتا ہے
نہ اٹھو نہ چلو یا رسن کھول دو میری فریاد سنو

آپ جب سر کو اٹھاتی ہیں تو ڈر جاتی ہوں
چند لمحوں کے لیے درد سے مرجاتی ہوں
دلِ دھڑکتا ہوا خاموش مجھے لگتا ہے
نہ اٹھو نہ چلو یا رسن کھول دو میری فریاد سنو

آپ مڑتی ہیں تو مڑ جاتی ہے گردن میری
کند خنجر کی طرح لگتی ہے مجھ کو رسی
رسنِ ظلم کی سختی سے گلا کٹتا ہے
نہ اٹھو نہ چلو یا رسن کھول دو میری فریاد سنو

اور آہستہ چلو تیز بڑھاؤ نہ قدم
تیز چلنے سے میرا ہونٹوں پہ آجاتا ہے دم

آبلہ پاؤں کا فریاد بہت کرتا ہے
نہ اٹھو نہ چلو یا رسن کھول دو میری فریاد سنو

ہم کو معلوم ہے کتنی ہے اذیت تم کو
منزلِ شام تلک رہنے دو زندہ ہم کو
سنتی ہوں قید میں مرنے پہ کفن ملتا ہے
نہ اٹھو نہ چلو یا رسن کھول دو میری فریاد سنو

پیاس ہے بھوک ہے گرمی ہے رسن بستہ ہوں
دس محرم سے غمِ شاہ سے وابستہ ہوں
دیکھیں کس شہر میں خورشیدِ الم ڈھلتا ہے
نہ اٹھو نہ چلو یا رسن کھول دو میری فریاد سنو

سُن کے فریادِ سکینہؑ یہ پکاری زینبؑ
میری بچی ترے اس حال پہ واری زینبؑ
میں جو رکتی ہوں تو عابدؑ یہ ستم ہوتا ہے
نہ اٹھو نہ چلو یا رسن کھول دو میری فریاد سنو

فکرِ ریحانؔ نے رضوانؔ وہ منظر لکھا
ایسا لگتا ہے وہیں جاکے لکھا یہ نوحہ
جس جگہ کہتی تھی معصوم گلا دکھتا ہے
نہ اٹھو نہ چلو یا رسن کھول دو میری فریاد سنو

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قافلہ آ گیا، قافلہ آ گیا

(انجمن غلامانِ ابنِ حسنؑ، لانڈھی)

قافلہ آ گیا قافلہ آ گیا
لٹ کے پردیس سے قافلہ آ گیا

نہ وہ سج دھج رہی اور نہ وہ شان ہے
غمزدہ روحِ قرآن ہے
خاک اُڑاتا ہوا غم مناتا ہوا قافلہ آ گیا

خاک بالوں میں ہے نیل شانوں میں ہیں
آبلے پاؤں میں اشک آنکھوں میں ہیں
نوحہ گر ننگے سر قافلہ آ گیا

مانگ اجڑی ہوئی خالی سب گودیاں
خاک و خوں میں اَٹی ساری شہزادیاں
لائے اہلِ حرم خوں میں ڈوبا علَم قافلہ آ گیا

جھولے والا نہیں مشک والی نہیں
کوئی وارث نہیں کوئی والی نہیں
عابدؑ خستہ تن لے کے زخمی بدن قافلہ آ گیا

بین صغراؑ کے تھے کیا ہوئے کیا ہوئے
ہم شبیہِ نبی بھائی اکبرؑ میرے
جس نے وعدہ کیا کیوں وہ آ نہ سکا قافلہ آ گیا

قبرِ زہراؑ پہ ہے شورِ ماتم بپا
کھل کے روئی ہے اب ثانیِ سیدہ
بولی سوغاتِ غم اماں لائے ہیں ہم قافلہ آ گیا

مرقدِ مصطفیٰ کیوں لرزنے لگا
خوں میں ڈوبا ہوا جب وہ کرتا رکھا
تھا جو شبیر کا تن سے اترا ہوا قافلہ آ گیا

نوحہ ریحانؔ یہ لحنِ رضوان میں
کربلا میں پڑھو یا خراساں میں
آئی گی یہ صدا جیت کے کربلا قافلہ آ گیا

☆☆☆☆☆

جب ہو گئے ماموں پہ فدا عونؑ و محمدؑ

(انجمن غلامانِ ابنِ حسنؑ، لانڈھی)

جب ہو گئے ماموں پہ فدا عونؑ و محمدؑ
ماں کہنے لگی صلِّ علیٰ عونؑ و محمدؑ

پیاسے تھے مگر جانبِ دریا نہیں دیکھا
اجداد کا سر اونچا کیا عونؑ و محمدؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُن دونوں نے پڑھی تھیں شہادت نمازیں
کرتے تھے شہادت کی دعا عونؑ و محمدؑ

تھا جعفرِ طیار کا خوں اُن کی رگوں میں
کفار سے کیا ڈرتے بھلا عونؑ و محمدؑ

تاکید تھی مادر کی سوئے نہر نہ جانا
مادر کا بھرم خوب رکھا عونؑ و محمدؑ

ضد کرتے تھے مادر سے پہلے ہمیں مرنا ہے
مانگا کیے یہ کہہ رضا عونؑ و محمدؑ

ماں کی یہی مرضی تھی ہوں ساتھ فدا دونوں
سمجھیں نہ یہ سوتیلا سگا عونؑ و محمدؑ

ڈوبے ہوئے جب خوں میں میدان سے گھر آئے
ماں نے کہا لو دادِ وفا عونؑ و محمدؑ

پیاسے نہ چلے جانا میں تو ابھی زندہ ہوں
منہ چوم کے غازیؑ نے کہا عونؑ و محمدؑ

شبیرؑ جگر تھامے نوحہ یہی کرتے تھے
کیوں چھوڑ گئے ساتھ میرا عونؑ و محمدؑ

شبیرؑ کی نصرت میں تم جامِ اجل پی کر
حق کر گئے جینے کا ادا عونؑ و محمدؑ

ماں اور تو کچھ کہہ نہ سکی بس یہ پکاری
بے سر ہوئے سہرا نہ بندھا عونؑ و محمدؑ

جب گھر سے چلے جانبِ مقتل کہا ماں نے
صدقہ علی اکبرؑ یہ کیا عونؑ و محمدؑ

تم ہوتے تو بن جاتے سرِ شامِ غریباں
دردِ دل زینبؑ کی دوا عونؑ و محمدؑ

اس نوحے کا انعام کوئی دے تو نہ لوں گا
ریحانؔ کو تم دو گے صلہ عونؑ و محمدؑ

☆☆☆☆☆

مہندی لگا کے قاسمؑ مقتل کو جا رہے ہیں

(انجمن تنظیم الحیدری، انچولی)

مہندی لگا کے قاسمؑ، مقتل کو جا رہے ہیں
ارمان ماں پھوپھی کے، آنسو بہا رہے ہیں

ماں کیسے دل سنبھالے، وہ ہاتھ مہندی والے
میدانِ کربلا میں اعدا نے روند ڈالے
مولا حسینؑ جس کو دامن میں لا رہے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گھولی گئی تھی مہندی، بہنوں کے آنسوؤں سے
پانی نہ تھا میسر، ہیٔ ہیٔ کئی دنوں سے
سوکھے ہوئے لبوں کے، چہرے بتا رہے ہیں

رنگت ہے خون جیسی، مہندی لگی یہ کیسی
ترخوں میں ہوگئی ہے، سہرے کی ہر کلی بھی
سہرے کے پھول سارے، مُرجھا کے جا رہے ہیں

اکبرؑ نے سہرا باندھا، عباسؑ نے سجایا
شادی کے گھر میں، یارب یہ کیسا وقت آیا
بارات والے سارے، سر کو کٹا رہے ہیں

پوشاک ہے عروسی، نوشاہ کے بدن پر
لیکن یہ سرخ دھبّے، کل تھے کسی کفن پر
منظر وہ کربلا میں، دہرائے جا رہے ہیں

روحِ حسنؑ نے آکر، کیسا یہ حال دیکھا
ٹکڑوں میں ہائے کیسے، خود اپنا لعل دیکھا
اپنے جگر کے ٹکڑے، پھر یاد آرہے ہیں

بیوہ جو ہوگئی ہے، ابن حسنؑ کی دلہن
اشکوں سے شاہِ والا، اپنا بھگو کے دامن
دلہن کے سر پہ، مثلِ چادر اُڑھا رہے ہیں

سجادؑ غش سے اُٹھ کر، اک اک سے پوچھتے تھے

شادی کے گھر میں سب کے، اُترے ہوئے ہیں چہرے
کیا چیز رن سے بابا، دامن میں لا رہے ہیں

خوشبو حِنا کی اب تک موجود ہے، فضا میں
دلہن تو بے خبر ہے، مصروف ہے دعا میں
داماد کا جنازہ، شبیرؑ لا رہے ہیں

ریحانؔ اور رضاؔ، یہ غم شاہ نینوا کا
اِک ایسا سانحہ ہے، میدانِ کربلا کا
ہر سال اہلِ ماتم، جس کو منا رہے ہیں

☆☆☆☆☆

زینبؑ نے کہا ہائے علمدارؑ، برادر میں لٹ گئی بن میں

(انجمن جانثاران حیدری)

زینبؑ نے کہا ہائے علمدارؑ برادر، میں لُٹ گئی بن میں
یہ اہلِ جفا لے گئے سر سے میری چادر، میں لُٹ گئی بن میں

تم تو بڑے آرام سے سوئے لب دریا پیارے مرے بھیا
شبیرؑ کی گردن پہ چلا ظلم کا خنجر، میں لُٹ گئی بن میں

خیموں میں لگی آگ بھلا کیسے بُجھاتی، میں کِس کو بُلاتی
نہ عونؑ و محمدؑ تھے نہ تھے قاسمؑ و اکبرؑ، میں لُٹ گئی بن میں

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیاسوں کے مقدر میں لکھی تشنہ لبی ہے، تقدیر یہی ہے
سوکھے ہوئے لب رہ گئے ٹوٹے ہوئے ساغر، میں لٹ گئی بن میں

اب شامِ غریباں کا اندھیرا ہے حرم ہیں، اعدا کے ستم ہیں
رونے کے لئے رہ گیا بس عابدؑ مضطر، میں لُٹ گئی بن میں

ہے ایک رسن بارہؑ گلے جلتی زمیں ہے، کوئی بھی نہیں ہے
امداد کرے کون بلائے کسے خواہر، میں لُٹ گئی بن میں

قاتل علی اکبرؑ کا بھی ساتھی ہے سفر میں، ہے درد جگر میں
دشمن کو بھی اللہ نہ دکھلائے یہ منظر، میں لُٹ گئی بن میں

آئی تھی وطن سے میں یہاں ترے سہارے، اور آج ہمارے
خیموں میں درآیا ہے ستمگاروں کا لشکر، میں لُٹ گئی بن میں

اچھا میرے بھیا میں چلی جانبِ زندان، اللہ نگہبان
چہلم پہ یہاں آوں گی میں قید سے چُھٹ کر، میں لٹ گئی بن میں

ریحانؔ تڑپ جاتا تھا عباسؑ کا لاشہ، جب کہتی تھی دُکھیا
پردیس میں برباد ہوا ہائے میرا گھر، میں لُٹ گئی بن میں

☆☆☆☆☆

عباسؑ ترے بعد ہے جینا میرا دشوار، ہائے علمدارؑ

تر خُوں میں علم دیکھ کے بولے شہؑ ابرار، ہائے علمدارؑ
عباسؑ ترے بعد ہے جینا میرا دشوار، ہائے علمدارؑ

کیا مشک و علم اس لئے تم لائے تھے ہم سے
پردیس میں جھک جائے کمر بھائی کی غم سے
اب سوچ رہا ہوں تمہیں کیونکر نہ دی تلوار
بے بازو کہاں تم ہوئے، بے دست ہوئے ہم
اب غم میں ترے کیسے کریں ہم تیرا ماتم
بے نور نگاہوں سے ہوئی اشکوں کی بوچھاڑ
کیا کہہ کے تسلی دلِ زینبؑ کو میں دوں گا
بُجز اشک بہانے کے بھلا کیا میں کروں گا
تم جلتی ہوئی دھوپ میں تھے سایۂ دیوار
چادر کے نگہبان تھے ڈھارس تھے حرم کی
اس دور ضعیفی میں جواں لگتے تھے ہم بھی
اب کوئی نہیں کوئی نہیں ہے میرا غمخوار
کیا خوب نبھایا ہے یہ سقائی کا منصب
کہتے ہیں سکینہؑ کے یہی سوکھے ہوئے لب
وہ کہتے ہیں بن آپ کے پانی نہیں درکار
اب لمحوں کا مہمان ہوں میں بھی میرے بھیاؑ
کرنا ہے تہِ تیغ ہمیں آخری سجدہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جُملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

کتاب "ایک آنسو میں کربلا (حصہ سوم)" کاپی رائٹ ایکٹ ۱۹۶۲ء، گورنمنٹ آف پاکستان کے تحت رجسٹرڈ ہے لٰہذا اس کتاب کے کسی حصّے کی طباعت واشاعت، اندازِ تحریر، ترتیب و طریقے، جُو یا کل کسی سائز میں نقل کرنا بلاتحریری اجازت طابع و ناشر غیر قانونی ہوگا۔

نام کتاب:	ایک آنسو میں کربلا (حصہ سوئم)
شاعر:	ڈاکٹر ریحان اعظمی
تصحیح:	سیّد فیضیاب علی
ترتیب و تدوین:	اے ایچ رضوی
سنِ اشاعت:	اپریل ۲۰۰۹ء
تعداد:	ایک ہزار
کمپوزنگ:	احمد گرافکس، کراچی، ۶۸۰۱۷۲۱
سرورق:	رضا عباس، ۰۳۳۳۔۳۲۰۶۵۴۱
ناشر:	محفوظ بک ایجنسی کراچی
بہ تعاون:	ریحان اکیڈمی انٹرنیشنل
ہدیہ:	۲۵۰/- روپے

محفوظ بک ایجنسی
مارٹن روڈ کراچی
MBA

Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anlsco@cyber.net.pk

لگے (جبکہ یہ احقر وہی سبطِ جعفر کا سبطِ جعفر ہی رہا۔) لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خدانخواستہ میں نے انہیں بنایا بڑھایا۔نہیں ایسا نہیں ہے۔ اس لیے کہ ان تینوں میں بلکہ ہم چاروں میں لکھنے پڑھنے بولنے اور لوگوں کو متوجہ ومجتمع کرنے کی صلاحیت موجود تھی اور عزاداری و یاروں کی یاری قدر مشترک تھی علاوہ ازیں ہم لوگوں میں ایک اور عادت وقدر بھی مشترک تھی یعنی باصلاحیت افراد کو دوست بنانا اور دوستوں کو آگے بڑھا کر خوش ہونا۔

میں نے یہ بات محسوس کی اور اس کا اظہار بھی کیا کہ اگر ہم اسی طرح محنت کرتے رہیں اور کسی منفی سرگرمی و نامناسب طرزِ عمل میں ملوث نہ ہوئے تو کسی غیر معمولی اضافی محنت کے بغیر بھی محض "بڑوں کے اُٹھ جانے" اور قحط الرجال کے سبب ہی خود بخود بہت جلد بڑے ہوجائیں گے یا بڑے نظر آنے لگیں گے کہ ہمارے بعد والے اتنی محنت نہیں کررہے جتنی کہ ہم لوگ کررہے ہیں نو واردان کو نہ اتنے مواقع ملے نہ توفیق۔ نہ ہی انہوں نے دستیاب وسائل سے استفادہ کی کوشش کی ہے لٰہذا مختلف شعبوں میں خالی ہونے والی اسامیوں/ جگہوں کو پورا کرنے کے لیے ہمیں ہی خصوصی توجہ اور محنت کی ضرورت ہے اگر ہم محض شاعری ہی کرتے رہے تو ایک ہی شعبہ اور حلقہ میں بیک وقت چار بڑے آدمی ایک دوسرے کے حریف وحلیف ہوں گے دوسرے شعبے خالی یا کمزور رہ جائیں گے۔

چنانچہ اگرچہ ہم تینوں لکھنا بولنا پڑھنا اور لوگوں کو جمع کرنا جانتے تھے یعنی منتظم بھی اچھے تھے لیکن ہم نے اپنے لیے جداگانہ شعبہ ہائے خدمت کا انتخاب کیا اور اپنے اپنے فطری و طبعی رجحان کے مطابق انفرادی و امتیازی شعبوں پر توجہ دی۔

سرفراز ابد صاحب نے اپنے والد گرامی قدر کے شعبہ فروغِ مرثیہ کو ترجیح دی اور بلاشبہ وہ اچھے شاعر و معلن و ناظم ہونے کے بھی سرخیل رہے۔

سید آل محمد رزمی صاحب نے نظامت خطابت و شاعری کو محدود کر کے نثر نگاری کو ترجیح دی اور اس شعبہ میں بڑا کام کر کے نام و مقام بنایا۔

ریحان اعظمی نے نوحہ گوئی میں بین الاقوامی شہرت و مقبولیت حاصل کی جبکہ اس احقر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا ہوگا یتیموں کا کہ عابدؑ بھی ہے بیمار

کس طرح سے بہلے گی میری لاڈلی دختر
سونے کے لئے پائے گی جب خاک کا بستر
ہونی ہے میرے سینے پہ اب تیروں کی یلغار

کچھ دیر میں ہوجائے گی یاں شامِ غریباں
اشکوں سے اسیروں کے یہاں ہوگا چراغاں
بے پردہ نظر آئے گی زینبؑ سی حیا دار

بھیّا میں تری جرأت و ایثار کے قرباں
اِک لاش ہوں میں بعد تیرے برسرِ میداں
نو لاکھ لعینوں سے کروں کس طرح پیکار

ریحانِ شہِؑ والا نے ھل من کی صدا دی
لرزے میں فلک آگیا ہلنے لگی دھرتی
جھولے سے اچانک یہ صدا آئی جو اک بار

ہائے علمدار! ہائے علمدار!

☆☆☆☆☆

خود آئے نہ خط بھیجا، کیا بھول گئے بابا

(انجمن عزائے حسینؑ جعفر طیار)

چھ ماہ جو گزرے سرورؑ کو، پردیس گئے گھر سے
صغرؑا یہی کہتی تھی، دیوار سے، اور در سے
خود آئے نہ خط بھیجا، کیا بھول گئے بابا

دن رات تڑپتی ہوں، یاد علی اکبرؑ میں
منظر ہے لحد جیسا، بن بھائی کے اس گھر میں
دل ڈوبتا ہے میرا، کیا بھول گئے بابا

تم کہتے تھے اے صغرؑا، آئے گا ترا بھیّا
اے بابا کبھی تم نے، جھوٹا نہ کیا وعدہ
کیوں یاد نہیں وعدہ، کیا بھول گئے بابا

ویرانی ٹپکتی ہے، اے بابا مدینے میں
مشکل ہے اذیت ہے، بابا مجھے جینے میں
مر جاؤں گی میں تنہا، کیا بھول گئے بابا

اماں نے سکینہؑ نے، اُمید بندھائی تھی
تم غم نہ کرو صغرا لوٹ آئیں گے ہم جلدی
میں دیکھتی ہوں رستہ، کیا بھول گئے بابا

جھولا علی اصغرؑ کا، بستر علی اکبرؑ کا
مسند میرے قاسمؑ کی، عباسؑ کا بھی حجرا
کب سے پڑا سونا ہے کیا بھول گئے بابا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ ضعف و نقاہت ہے، بستر سے نہیں اُٹھتی
دادی کی لحد پر، اب رونے کو نہیں جاتی
یہ حال ہے اب میرا، کیا بھول گئے بابا

جھونکا بھی ہوا کا، جب دروازے سے ٹکرائے
لگتا ہے مجھے ایسا، پردیس سے تم آئے
پھر دل ہے میرا کہتا، کیا بھول گئے بابا

کس کس کے لئے روؤں، کس کس کا کروں شکوہ
اماں نے بھی، تم نے بھی، سب گھر نے کیا وعدہ
کوئی بھی نہیں آیا، کیا بھول گئے بابا

خط خون کے اشکوں سے، لکھ لکھ کے کئی بھیجے
دن گنتی رہی میں تو، شاید کہ جواب آئے
ہر خواب میرا ٹوٹا، کیا بھول گئے بابا

ریحانؔ یہ صغراؑ کو، بتلائے کوئی کیسے
جس کے لئے جیتی ہے، وہ سب ہی گئے مارے
کیوں کہتی ہے اے صغراؑ، کیا بھول گئے بابا

☆☆☆☆☆

مقتل سے شہؑ والا نے کہا، عباسؑ سنبھالو زینبؑ کو

انجمن گروہ حسینؑ (ملیر برف خانہ)

مقتل سے شہؑ والا نے کہا، عباسؑ سنبھالو زینبؑ کو
سر تن سے میرا ہوتا ہے جدا، عباسؑ سنبھالو زینبؑ کو

اب نیند سے جاگو اے بھائی
بچوں پہ قیامت ہے آئی
کچھ دیر کو چھوڑو تم دریا، عباسؑ سنبھالو زینبؑ کو

ہم سجدۂ آخر کرتے ہیں
وعدے کو نبھانے والے ہیں
وہ تیغ لیے قاتل ہے چلا، عباسؑ سنبھالو زینبؑ کو

دیکھے نہ ہمیں خنجر کے تلے
مظلوم بہن یہ دھیان رہے
خیمے کا نہ اُٹھنے دو پردہ، عباسؑ سنبھالو زینبؑ کو

پامال بدن ہوجائے گا
تاراج چمن ہوجائے گا
روئیں گی یہاں اماں زہراؑ، عباسؑ سنبھالو زینبؑ کو

مانا کہ ہوئے تم بے بازو
آنکھوں میں بہن کی ہیں آنسو
نیزے پہ نہ دیکھے سر وہ میرا، عباسؑ سنبھالو زینبؑ کو

ہے رب کی طرف اب میرا سفر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رہ جائیں گی تنہا اب خواہر
گھر ہم نے تمہیں اپنا سونپا، عباسؑ سنبھالو زینبؑ کو

جب شامِ غریباں آئے گی
مجبور بہن گھبرائے گی
چھن جائے نہ دیکھو اس کی ردا، عباسؑ سنبھالو زینبؑ کو

جب لوٹ پڑے گی خیموں میں
زنجیر بندھے گی ہاتھوں میں
کوئی بھی نہ ہوگا ترے سوا، عباسؑ سنبھالو زینبؑ کو

کیا سوتے ہو تم ساحل پر
نکلی ہے بہن اب بے چادر
عابدؑ بھی اُدھر ہے غش میں پڑا، عباسؑ سنبھالو زینبؑ کو

ریحانؔ سرِ ساحل غازی
گرتا تھا کبھی اُٹھتا تھا کبھی
جب آتی تھی سرورؑ کی صدا، عباسؑ سنبھالو زینبؑ کو

☆☆☆☆☆

میری بچی کا رکھنا خیال

(انجمن تنظیم الحیدری، انچولی کراچی)

جب چلے گھر سے مقتل کو مولاؑ
بولے زینبؑ سے سُن میری بہنا
بعد میرے نہ ہونا نڈھال
میری بچی کا رکھنا خیال

یہ سکینہؑ جو ہے میرے دل کا سکون
بعد میرے بہائے گی آنکھوں سے خون
خاک پر سوئے گی اس قدر روئے گی
مل نہ پائے گی اب ہم سے مر کر کبھی
میری بچی کا رکھنا خیال

کمسنی بے کسی اور یہ تشنگی
اور اُس پر اذیت طمانچوں کی بھی
سہہ نہ پائے گی یہ غم اٹھائے گی یہ
ہم سے مقتل میں ملنے کو آئے گی یہ
میری بچی کا رکھنا خیال

خون ٹپکے گا کانوں سے بھی اس قدر
ہوگا دامن میری شاہ زادی کا تر
زخم دل میں لیے اشک کب تک پیے
اے بہن اے بہن تم خدا کے لئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میری بچی کا رکھنا خیال
اپنے پہلو میں شب کو سُلانا اِسے
خود نہ جاگے تو تم نہ جگانا اُسے
ہے میری التجا میں تو مرنے چلا
بندھنے دینا نہ رسی میں اِس کا گلا
میری بچی کا رکھنا خیال
بعدِ عباسؑ پانی یہ مانگے اگر
اپنے سینے سے لپٹا کے تم اس کا سر
اے بہن نوحہ گر کرکے آنچل کو تر
رکھنا پیاسی سکینہؑ کے رخسار پر
میری بچی کا رکھنا خیال
پا پیادہ سفر کی یہ عادی نہیں
شام کی راہ میں ہوگی جلتی زمیں
جب یہ پیدل چلے پاؤں جلنے لگے
اپنی گودی میں لے کر لگانا گلے
میری بچی کا رکھنا خیال
شمر نزدیک آئے نہ اس کے کبھی
اُس سے ڈرتی بہت ہے میری لاڈلی
وہ ہے اتنا شقی کم ہیں حیوان بھی
ظلم ڈھائے نہ وہ، دیکھو اس پر کبھی
میری بچی کا رکھنا خیال
اس کو رکھنا بچا کر اندھیروں سے تم

مانگ لینا اُجالے سویروں سے تم
ہر نفس ہر گھڑی تیرگی سے ڈری
اِس کے نزدیک آئے نہ اب تیرگی
میری بچی کا رکھنا خیال
اِس کو مانگے کنیزی میں کوئی اگر
تیغ خطبوں کی دربار میں کھینچ کر
ہونا سینہ سپر غیض کی ہو نظر
گرنا قہرِ خدا بن کے دربار پر
میری بچی کا رکھنا خیال
غم سے ریحانؔ ہوتا ہے ٹکڑے جگر
اے رضاؔ گزری کیا ہوگی عباسؑ پر
ہائے زندان میں غم کے طوفان میں
آئی ہوگی صدا شہؑ کی جب کان میں
میری بچی کا رکھنا خیال

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دردِ دلِ زینبؑ کی دوا، عونؑ و محمدؑ

(انجمن فدائے محمدی، جعفرطیار)

دردِ دلِ زینبؑ کی دوا، عونؑ و محمدؑ
جاں دے کے ہوئے خاکِ شفا، عونؑ و محمدؑ
عباسؑ نے سکھلائے تھے آدابِ وغا کے
جمنے نہ دیئے پیر کسی اہلِ جفا کے
اس شان سے کرتے تھے وغا، عونؑ و محمدؑ

پیاسے تھے مگر جانبِ دریا نہ سیدھارے
دکھلا دیئے دن میں صفِ کفار کو تارے
یہ طفل تھے یا قہرِ خدا، عونؑ و محمدؑ

ماموں نے بٹھایا تھا سواری پہ سجا کے
رخصت کیا عباسؑ نے چھاتی سے لگا کے
میداں میں گئے مثلِ ہوا عونؑ و محمدؑ

چھوٹے سے یہ کہتا تھا بڑا خوف نہ کھانا
تیور ہیں ہمیں حمزہؓ و جعفرؓ کے دکھانا
یہ کہہ کے ہوئے تیغ کُشا، عونؑ و محمدؑ

ہلچل تھی، دھائی تھی، لڑائی تھی غضب کی
دستار گری جاتی تھی میدان میں سب کی
دکھلا گئے خیبر کا مزا، عونؑ و محمدؑ

گھوڑے پہ سنبھلنے نہ دیا اہلِ جفا کو
لمحوں میں لہو رنگ کیا کرب و بلا کو
کام آگئی زینبؑ کی دعا، عونؑ و محمدؑ

کمسن تھے کئی روز سے پانی نہ پیا تھا
حیرانی سے دریا بھی انہیں دیکھ رہا تھا
موجوں نے کئی بار کہا، عونؑ و محمدؑ

منہ پھیر کے دریا سے جو مصروفِ وغا تھے
دو شیر سرِ دشت یہ پیغامِ قضا تھے
کرسکتے تھے دنیا کو فنا، عونؑ و محمدؑ

ناگاہ کیا پیاس نے ان دونوں پہ حملہ
تلواریں لیے ٹوٹ پڑا لشکرِ اعداء
مارے گئے غازیؑ نے کہا، عونؑ و محمدؑ

دو بجلیاں ریحانِؑ چمکتی تھیں زمیں پر
عدنانؑ سرِ کرب و بلا ہوگیا محشر
دی رو کے جو سرورؑ نے صدا، عونؑ و محمدؑ

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے تحریر و تقریر نظامت و شاعری پر فروغ سوز خوانی کو ترجیح دی جس کے اثرات و ثمرات آپ کے سامنے ہیں۔

بہر حال پھر نہ جانے اس گلدستہ کو کس کی نظر لگ گئی؟ سب کچھ بکھر گیا۔ برادر سرفراز ابد صاحب اپنے اہل خانہ کی خود اختیاری جلا وطنی و نقل مکانی کا شکار ہوگئے مولا انہیں خوش اور شادو آباد رکھیں اگرچہ وہ وہاں بھی سرگرمِ عمل ہیں مگر ان کا مشن اور شعبۂ خدمت پسماندگی و ست روی کا شکار ہوگیا۔ برادرم سید آل محمد رزمی صاحب کو قزاقِ اجل نے ہم سے چھین لیا۔ نہ تو ابد صاحب ہی اپنے شعبہ میں اب تک کوئی اچھا نائب و جانشین اور مناسب و متبادل نعم البدل تیار اور پیش کر سکے اور نہ ہی برادرم رزمی ہی کوئی نثر نگار شاگرد چھوڑ سکے اگرچہ انہوں نے لکھ کر بہت سوں کو دیا۔ اب رہ گئے ہم باقی دو دوست۔ میں اور ریحان اعظمی!

ریحان اعظمی نے ہمیشہ محبتیں بانٹیں لوگوں کو آگے بڑھایا خود اس احقر کو اس وقت کے اکلوتے پی ٹی وی پر بطور سوز خواں متعارف کرانے والا بھی ریحان اعظمی تھا لیکن کچھ اپنی مصروفیات و ترجیحات کچھ ڈھلتی عمر کے تقاضوں کے تحت کچھ غیر ضروری دباؤ کو از خود اپنے اوپر مسلط و طاری کر لینے کی وجہ سے اس نے مختلف قسم کے امراض و مسائل اپنے لیے پیدا کر لیے ہیں جس سے اس کی طبیعت میں کسی قدر پراگندگی و بیزاری یا جھنجلاہٹ پیدا ہوتی جارہی ہے جس سے بہت سی غلط فہمیاں اور مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور اس چومکھی لڑائی یا تنِ تنہا تمام معاملات سے خود نبرد آزما ہوتے رہنے کی وجہ سے یہ ابھی تک دوسروں کو آگے بڑھانے یا وقتی فائدے کے کام تو کرتا رہا ہے اپنے جیسے فنی و تکنیکی نائب و جانشین بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکا؟

اب رہ گیا یہ راقم الحروف اور اس کا شعبۂ خدمت۔ تو کم از کم عزاداری و سوز خوانی سے وابستگی رکھنے والا ہر شخص اس کی گواہی دے گا کہ مولاؑ کے کرم اور مومنین کی سرپرستی کے طفیل اس احقر نے اپنے سے بہتر بہت سے رضا کار مخلص و ہونہار با صلاحیت نوجوان سوز

پیاسوں کا آسرا تھا، علمدارِ کربلا

پیاسوں کا آسرا تھا، علمدارِ کربلا
مظلوم کی صدا تھا، علمدارِ کربلا

عکسِ ابو ترابؑ تھا، قامت حسینؑ کی
وہ سو گیا تو گھٹ گئی، طاقت حسینؑ کی
بے دست ہو گیا تھا، علمدارِ کربلا

کاندھے پہ مشک، مشک میں پانی نہ رہا
کرب و بلا کا حیدرؑ، ثانی نہیں رہا
زینبؑ تری دُعا تھا، علمدارِ کربلا

قدموں پہ جس کے سجدہ کیا تھا فرات نے
بہرِ طواف جس کو چُنا تھا فرات نے
کعبہ بنا ہوا تھا، علمدارِ کربلا

بے تیغ ان میں آیا تھا اتنا دلیر تھا
شیروں کے گھر میں رہتا تھا وہ خود بھی شیر تھا
صورت گرِ وفا تھا، علمدارِ کربلا

ٹوٹی کمر حسینؑ کی، زینبؑ تڑپ گئی
سینہ زنی کا شور تھا، مجلس بپا ہوئی
جب زین سے گرا تھا، علمدارِ کربلا

پانی کا نام بھی نہ سکینہؑ نے پھر لیا
تشنہ لبی کو دامنِ غربت میں بھر لیا

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سقّہ نہیں چچا تھا، علمدارِؑ کربلا

زینبؑ کی بے ردائی گوارا اُسے کہاں
آنکھیں حیا سے بند کیے تھا سرِ سناں
نیزے سے گر رہا تھا، علمدارِؑ کربلا

کس حال میں سکینہؑ ہے زندانِ شام میں
عابدؑ پہ کیا گزرتی ہے یادِ امامؑ میں
اک اک سے پوچھتا تھا، علمدارِؑ کربلا

ریحانؔ آج بھی ہے وہی شیر کا بھرم
کھاتا نہیں ہے آج بھی جھوٹی کوئی قسم
رکھتا وہ دبدبہ تھا، علمدارِؑ کربلا

☆☆☆☆☆

سُن کے بن میں تری فغاں زینبؑ

سُن کے بن میں تری فغاں زینبؑ
رو دیا ہوگا آسماں زینبؑ

کس طرح پہنچے تیری چادر تک
غم رہے گا ہمیں یہ محشر تک
دستِ قاتل کہاں کہاں زینبؑ

تیغ بھائی پہ تیرے چلتی تھی
کس قدر ہائے تو اکیلی تھی
اُن درندوں کے درمیاں زینبؑ

کیوں نہ جاں دیتا نہر پر غازیؑ
دیکھتی کس طرح وفاداری
تیرے بازو میں رسیاں زینبؑ

رن میں ہمت تیری بندھانے کو
لاشِ اکبرؑ گلے لگانے کو
آگئی ہوگی تیری ماں زینبؑ

بعدِ عباسؑ جلتے خیموں کی
شمر کے ڈر سے سہمے بچوں کی
بن گئی رن میں پاسبان زینبؑ

جاگو جاگو میرے علی اکبرؑ
لُٹ رہی ہے پھُوپھی کی اب چادر
غم کی کھاتی ہے برچھیاں زینبؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آؤ عباسؑ جا رہی ہے بہن
بندھ چکی ہے میرے گلے میں رسن
جانبِ قید ہے رواں زینبؑ
بے ردا شور و شین کرنے کو
لاشِ سرورؑ پہ بین کرنے کو
بن میں تنہا تھی نوحہ خواں زینبؑ
بھائی کے بے کفن جنازے پر
آئی ریحانؔ جب وہ ننگے سر
ہوگئی غم سے نیم جاں زینبؑ

☆☆☆☆☆

شبیرؑ کے لاشے پہ سکینہؑ کا تھا نالہ، ہئے ہئے میرے بابا

(انجمن عزائے حسین جعفر طیار)

شبیرؑ کے لاشے پہ سکینہؑ کا تھا نالہ، ہئے ہئے میرے بابا
کیا ذکر غذا کا ابھی کھایا ہے طمانچہ، ہئے ہئے میرے بابا
بابا تیرے اس تیر بھرے سینے پہ قربان اللہ نگہبان
بے گور و کفن دھوپ میں کب تک رہے لاشہ، ہئے ہئے میرے بابا
مقتل میں چلی آئی ہوں خوشبو تیری پا کر اے سبطِ پیمبرؐ
پھیلا ہے یہاں چار طرف غم کا اندھیرا، ہئے ہئے میرے بابا
دامن میں لگی آگ اُتارے گئے گوہر، چھینی گئی چادر
دریا سے پلٹ کر نہیں آیا میرا سقّہ ہئے ہئے میرے بابا
جو زخم ہیں کانوں میں یہ کس کو دکھاؤں اب کس کو بلاؤں

جو گھر سے گیا لوٹ کے واپس نہیں آیا، ہئے ہئے میرے بابا
بیمار برادر میرا بے ہوش پڑا ہے ہر خیمہ جلا ہے
جھولا علی اصغرؑ کا بھی اعدا نے جلایا، ہئے ہئے میرے بابا
کیا تم کو خبر ہے پھوپھی اماں کی بھی چادر باقی نہیں سر پر
بازو میں رسن باندھنے لے آتے ہیں اعدا، ہئے ہئے میرے بابا
سُنتی ہوں کہ اب یاں سے ہمیں جانا ہے زنداں باحال پریشاں
جلتا ہوا صحرا ہے تو کانٹوں بھرا رستہ، ہئے ہئے میرے بابا
دربار میں جاؤں گی تو میں جی نہ سکوں گی فریاد کروں گی
کیا ہوگا کنیزی میں کسی نے مجھے مانگا، ہئے ہئے میرے بابا
ریحانؔ تڑپنے لگا شبیرؑ کا لاشہ جب بولی سکینہؑ
بابا مجھے کوئی بھی نہیں دیتا دلاسہ، ہئے ہئے میرے بابا

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترے صدقے یاحسینؑ ،ترے صدقے یاحسینؑ

(انجمن فدائے محمدی جعفرطیار)

ابن زہراؑ ابن حیدرؑ یاثار اللہ
یا مولا یا آقا یا ابا عبداللہ
گونجتی تھی کربلا کے دشت میں پیہم صدا، تیرے صدقے یاحسینؑ
اے شہیدِ بے خطا اے قتیلِ نینوا ،ترے صدقے یاحسینؑ

امتحاں پر امتحاں دے کر نہ گھبرایا کبھی
اِک ترے انکار سے ظالم نہ ٹکرایا کبھی
ہے نجف جاگیر تری ترا مسکن کربلا
ترے صدقے یاحسینؑ ،ترے صدقے یاحسینؑ

تھا رواں خونِ ابو طالبؑ تری شریان میں
تذکرہ قرآن میں جس کا سورۂ عمران میں
بولتا قرآن ہے تو مرحبا صد مرحبا
ترے صدقے یاحسینؑ،ترے صدقے یاحسینؑ

تو ہے مجھ سے، میں ہوں تجھ سے، ہے یہی قولِ نبیؐ
مرتبہ سمجھے نہ تیرا مصطفیٰؐ کے اُمتی
ماں تری خیرالنسا، بابا تیرا خیبر کشا
ترے صدقے یاحسینؑ،ترے صدقے یاحسینؑ

جھولا جُنبانی تری کرتے تھے جبرئیل امینؑ
ترا ناقہ خود بنے، مولا امام المرسلیں
رشک فرماتا ہے تجھ پر، آج تک ترا خدا
ترے صدقے یاحسینؑ،ترے صدقے یاحسینؑ

صابر و شاکر لقب ترے سوا کس کو ملا
ابنِ مریمؑ ترے در پر مانگنے آئے شفا
دے دیئے بیٹے کسی کو اور کسی کو پَر عطا
ترے صدقے یاحسینؑ،ترے صدقے یاحسینؑ

عرش والے ترے در سے روٹیاں لیتے رہے
تجھ سے جینے کی ادا اہلِ جہاں لیتے رہے
ترے در سے جھولیاں بھر کر گئے کُل انبیاء
ترے صدقے یاحسینؑ ترے صدقے یاحسینؑ

تو جو چاہے خلد سے پوشاک آجائے تری
تیری خاطر طول دے دیتے ہیں سجدے کو نبیؐ
پیستی تھیں تیری خاطر چکیاں خود فاطمہؑ
ترے صدقے یاحسینؑ،ترے صدقے یاحسینؑ

عصرِ عاشورہ تیرے دل پر قیامت آگئی
ہائے تنہا رہ گیا تُو، مر گئے یاور سبھی
تری جرأت پر ہر اک لاشے سے آتی تھی صدا
ترے صدقے یاحسینؑ،ترے صدقے یاحسینؑ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صبح سے تا عصر لاشے تو اُٹھاتا ہی رہا
نور آنکھوں میں نہیں تھا دل غموں سے چُور تھا
کُند خنجر چلتے چلتے رُک گیا اور بول اُٹھا
ترے صدقے یا حسینؑ، ترے صدقے یا حسینؑ

سر تھا سجدے میں گلے پر ظلم کی تلوار تھی
اک بہن تھی غمزدہ جو تری پُرسا دار تھی
برسرِ نوک سناں دیکھا تو زینبؑ نے کہا
ترے صدقے یا حسینؑ، ترے صدقے یا حسینؑ

علم، عزت، شان، شوکت، ظرف اور زندہ ضمیر
دے دیئے ریحان کی غربت کو تو نے اے امیر
ہم عزا داروں کو خوش ہوکر خدا نے جو دیا
ترے صدقے یا حسینؑ، ترے صدقے یا حسینؑ

☆☆☆☆☆

ہائے شام نے مار دیا

(انجمن تنظیم حیدری)

ہائے شام نے مار دیا

روضے پہ نبیؐ کے آ کے
شانوں کے نیل دکھا کے

زینبؑ یہ بُکا کرتی تھی
ہائے شام نے مار دیا

دکھ شامِ غریباں کے سہہ کر
زندہ رہی غازی کی خواہر
جب برسے اسیروں پر پتھر
سر غازی کا نیزے سے گرا
ہائے شام نے مار دیا

اکبرؑ کا جگر چھلنی دیکھا
صابر کی بہن نے صبر کیا
ذرّوں سے بدن زخمی تھا میرا
میں چُپ تھی مگر محبوبِ خدا
ہائے شام نے مار دیا

ترخوں میں ہوا اصغرؑ کا گلا
تھا تیر بھی اُس کے قد سے بڑا
بھائی کو دلاسہ میں نے دیا
کرتی رہی میں بے تیغ وغا
ہائے شام نے مار دیا

دامن کو اٹھا کر شاہِ ھدیٰ
جب قاسمؑ کا لائے لاشہ
چھپ چھپ کے کیا میں نے گریہ
غم اپنا کبھی ظاہر نہ کیا
ہائے شام نے مار دیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب عونؑ و محمدؑ قتل ہوئے
شبیرؑ اٹھا لائے لاشے
میں شکر کے کرتی تھی سجدے
سر اونچا میرا بچوں نے کیا
ہائے شام نے مار دیا

کیوں مر نہ گئی اب سوچتی ہوں
عابدؑ کا بہا جب آنکھ سے خوں
زندہ رہی میں بے چین و سکوں
شام آ گیا جس دم میں نے سنا
ہائے شام نے مار دیا

اُس شہرِ ستم میں اے نانا
کیا تم سے کہوں کیا حال ہوا
فضہؑ کو کسی نے کچھ نہ کہا
دروں کی ملی زینبؑ کو سزا
ہائے شام نے مار دیا

معصوم سکینہؑ کو نانا
جس وقت کنیزی میں مانگا
منہ تکتی تھی میں اک اک کا
میں کیا کرتی کچھ بس نہ چلا
ہائے شام نے مار دیا

صغراؑ نے سکینہؑ کو پوچھا
میں کیا کہتی رونے کے سوا

خواں تیار اور پیش کردیئے ہیں جو وقت گزرنے کے ساتھ ہی فنی و تکنیکی طور پر بھی پختہ ہوجائیں گے کراچی و بیرون کراچی ادارۂ ترویجِ سوز خوانی کے سینکڑوں سوز خواں کسی ہدیہ نذرانہ کرایۂ آمدورفت مادی و ظاہری پذیرائی (حتیٰ کہ ناشتہ اور اشتہار میں نام) سے بے پروا باقاعدگی سے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور آپ یقین جانیں میری اس حقیر سی کوشش وکاوش اور اب تک کی کامیابی میں میرے ان تینوں دوستوں کی سرپرستی و رہنمائی اور اعانت و حوصلہ افزائی کا بہت بڑا حصہ ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ ہم چاروں نے تمام تر نامساعد حالات اور محدود وسائل کے باوجود جتنی محنت کی ہے ہمارے ساتھی نہیں کررہے اب ہر شخص بیک ڈور اور شارٹ کٹ کی تلاش میں ہے؟ جو ایک بڑا المیہ ہے۔

میں اپنے اس مضمون کو تو اپنے ممدوح کے لیے منظوم خراجِ عقیدت پر ختم کروں گا لیکن اگر اس مضمون اور مجموعۂ کلام کے توسط سے میرا ایک اور پیغام میرے نوجوان و نوآموز اور اس شعبہ (نوحہ گوئی و نوحہ خوانی) کے نوواردان تک پہنچ جائے تو میرا ایک قلمی فریضہ پورا ہوجائے اور نہ صرف میرے بلکہ خود اس مجموعہ کے شاعر و ناشر کے لیے بھی ثوابِ جاریہ کا باعث ہوجائے گا اور مجھے امید ہے کہ ریحان اعظمی اور محفوظ بک ایجنسی والے عنایت حسین رضوی صاحب ضرور بالضرور میرا مکمل مضمون شاملِ اشاعت فرمائیں گے کہ شاید اس موضوع و ممدوح پر یہ میرا آخری مضمون ہے۔ میرے دوست ریحان میں اتنی ہمت اور وسیع النظری ہے کہ وہ اپنے مجموعہ میں خود اپنے خلاف تنقید بھی چھاپ سکتا ہے اور چھاپتا رہا ہے۔

پچھلے دنوں اپنے شہر سے باہر ایک اجتماع/محفل میں گیا تو اپنی عادت کے مطابق اپنا تعارف کراتے ہوئے عرض کیا کہ میں ایک چھوٹا سا شاعر و سوز خواں سبطِ جعفر ہوں۔ ان حضرات نے از راہ بندہ پروری و ذرہ نوازی گرم جوشی سے خیر مقدم کرتے ہوئے ایک صاحب نے فرمایا "ارے بھئی، کمال ہے! آپ کو کون نہیں جانتا؟" دوسرے صاحب نے فرمایا "ارے قوم کا بچّہ بچّہ آپ کو جانتا ہے!" میں نے عرض کیا کہ "نہیں نہیں بچّہ بچّہ صرف ندیم سرور اور ریحان اعظمی کو جانتا ہے مجھے صرف اچھا بچّہ جانتا ہے!" اس لیے کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب اُس نے بہت مجبور کیا
تب سر کو جھکا کے میں نے کہا
ہائے شام نے مار دیا

جو شیرِ خدا کی بیٹی تھی
عباسؑ کے تیور رکھتی تھی
جو موت سے بھی اک پل نہ ڈری
اُس بی بی کو ریحانؔ و رضاؔ
ہائے شام نے مار دیا

☆☆☆☆☆

بعدِ عباسؑ دلاور یہ علمبردار ہے

آہنی پوشاک پہنے قافلہ سالار ہے
بعدِ عباسؑ دلاور یہ علمبردار ہے

بے ردائی، بے گھری، بے وارثی، پیاروں کا غم
ہر قدم تازہ مصیبت، ہر گھڑی رنج و الم
نوحہ خواں بیمارؑ پر زنجیر کی جھنکار ہے

غش پہ غش آتے ہیں جلتی ہے زمیں پیروں تلے
راستے پُرخار ہیں یہ ساربان کیسے چلے
سانس کیا ہے قلب پر چلتی ہوئی تلوار ہے

عزمِ شبیری علیؑ کی قوتِ بازو لیے
ایسی راہوں پر رواں ہے آنکھ میں آنسو لیے
سانس لینا پتھروں کو بھی جہاں دشوار ہے

ڈوبنے لگتی ہیں نبضیں کانپنے لگتا ہے دل
اے ہوائے کربلا سجادؑ سے آہستہ مل
زخم تازہ ہیں ابھی زخموں میں خوں کی دھار ہے

ہے ابو طالبؑ کے خوں کا دلولہ کردار میں
تیغ خطبوں کی چلا سکتا ہے یہ دربار میں
اِس کے قبضے میں ابھی بھی وقت کی رفتار ہے

اس کے سجدے آبروئے سجدۂ معبود ہیں
اس کے سینے میں شریعت کے گہر موجود ہیں
اس کی لہجے میں نہاں قرآن کی گفتار ہے

دفن کرتا ہے سکینہؑ کو بندھے ہاتھوں کے ساتھ
اِک تو زنداں اندھیرا اور دن بھی مثلِ رات
یاعلیؑ بیمار کو اس دم مدد درکار ہے

ہر عزا خانے میں ریحانؔ عزا نوحہ گری
یہ سعادت تجھ کو اک بیمار کے دم سے ملی
ہر گھڑی لفظوں میں ترے کربلا بیدار ہے

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھائی ترا نہیں رہا صغراؑ نہ انتظار کر

بھائی ترا نہیں رہا صغراؑ نہ انتظار کر
باباؑ شہید ہوگیا صغراؑ نہ انتظار کر

خونِ جگر سے خط کئی، مانا کہ تُو نے لکھ دیئے
در پر کسی جواب کا صغراؑ نہ انتظار کر

وعدہ کیا تھا بھائی نے ملنے ضرور آئے گا
روکا اجل نے راستہ صغراؑ نہ انتظار کر

گھر سے جو قافلہ گیا ماہِ رجب میں کربلا
کرب و بلا میں لُٹ گیا صغراؑ نہ انتظار کر

ارمان دل سے بھائی کی شادی کے اب نکال دے
سہرا لُہو میں تر ہوا صغراؑ نہ انتظار کر

بیٹی ہے تو امامؑ کی اتنی تو ہے خبر تجھے
کہتی ہے تجھ سے کیا ہوا صغراؑ نہ انتظار کر

وہ خاک خون ہوگی وقتِ سفر جو شہؑ نے دی
کر طاق پر نظر ذرا صغراؑ نہ انتظار کر

اک خواب دردناک جو دیکھا تھا تو نے رات کو
تعبیر اُس کی ہوگی کیا صغراؑ نہ انتظار کر

آباد کربلا ہوئی تیرے پدرؑ کے خون سے
تیرا تو گھر اُجڑ گیا صغراؑ نہ انتظار کر

مرقد پہ فاطمہؑ کے جا دُکھڑا بتولؑ کو سنا
آتی ہے کان میں صدا صغراؑ نہ انتظار کر

ریحانؔ سانس رُک گئی صغراؑ کی ہائے اُس گھڑی
قاصد نے آ کے جب کہا صغراؑ نہ انتظار کر

☆☆☆☆☆

علَم سے مانگو، تو سب ملے گا

(انجمن دستۂ پنجتنیؑ)

نبیؐ ملے گا، علیؑ ملے گا، علیؑ ملے گا تو رب ملے گا
علَم سے مانگو، تو سب ملے گا

علَم کی عظمت رسولؐ سے سن
ہوا کو دیتا ہے یہ توازن
علَم یہ اسلام کا علَم ہے
بلندیوں میں فلک بھی کم ہے
اسی کے نیچے اب ملے گا
علَم سے مانگو تو سب ملے گا

قرارِ قلبِ جنابِ زہراؑ
اسی علَم کا تو ہے پھریرا
جو اس کو چُھو لے وہی ہے غازی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ بے وفا کا نہیں ہے ساتھی
شرافتوں کے سبب ملے گا
عَلَم سے مانگو تو سب ملے گا

صدائے کُن سُن کہ یہ کھلا تھا
اسی کے نیچے فلک بنا تھا
فلک کے نیچے کھڑے فرشتے
بحکمِ ربّی یہ کہہ رہے تھے
جہاں ملے گا یہ جب ملے گا
عَلَم سے مانگو تو سب ملے گا

حسینیتؑ کا بھرم عَلَم ہے
عظیم ہے محترم عَلَم ہے
غم و الم سے عَلَم بچائے
بوقتِ مشکل بھی کام آئے
کبھی نہ سوچو کہ کب ملے گا
عَلَم سے مانگو تو سب ملے گا

نبیؐ نے نادِ علیؑ سمجھ کر
عَلَم سجایا میانِ خیبر
بنا دیا لافتیٰ علیؑ کو
تھا جس کا منصب دیا اُسی کو
حَسب ملے گا نَسب ملے گا
عَلَم سے مانگو تو سب ملے گا

ہے اس کا سایہ وفا کا سایہ
وفا کا سایہ خدا کا سایہ

ابو ترابیؑ ہے شان اِس کی
ثناء کروں کیا بیان اس کی
عجم سے تا بہ عرب ملے گا
عَلَم سے مانگو تو سب ملے گا

لہو میں ڈوبا جو کربلا میں
مہک بڑھی اور بھی وفا میں
ردائے زینبؑ یہی عَلَم تھا
جنابِ سجادؑ کا حشم تھا
یہ دستِ مہدیؑ میں اب ملے گا
عَلَم سے مانگو تو سب ملے گا

ہے زندگی کا چراغ مدہم
کہیں سے لا دو چچا کا پرچم
ملے جو زندان کے اندھیرے
لبِ سکینہؑ یہ کہہ رہے تھے
سکوں اندھیرے میں تب ملے گا
عَلَم سے مانگو تو سب ملے گا

حسنؔ یہ حُسنِ کلام بھی ہے
عقیدتوں کا امام بھی ہے
عقیدہ ریحانؔ اعظمی کا
شعور دیتا ہے زندگی کا
جہاں میں اعلیٰ لقب ملے گا
عَلَم سے مانگو تو سب ملے گا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چہلم غریب بھائی کا زینبؑ منائے گی

(انجمن غلامان ابن حسنؑ)

جب قید سے رہائی ملی چین پائے گی
چہلم غریب بھائی کا زینبؑ منائے گی
پہلے وطن نہ جائے گی زہرا کی لاڈلی
ماتم کرے گی قریہ بہ قریہ گلی گلی
فرشِ عزا حسینؑ کے غم میں بچھائے گی

وعدہ کیا تھا بھائی سے زنداں سے چھوٹ کر
آؤں گی کربلا ترا گودی میں لے کے سر
تن سے سرِ بریدہ کو آکر ملائے گی
تعمیر قبر کے لئے پانی بھی چاہیے
جو سو گیا ہے نہر پہ اک مشک کو لیے
پہلے تو جا کے نہر پہ اس کو جگائے گی
قبروں پہ پھول کیسے چڑھائے گی غمزدہ
کیا رہ گیا ہے پاس گُلِ اشک کے سوا
اشکوں کے پھول پلکوں پہ رکھ کر سجائے گی
کتبوں پہ نام لکھے گی اک اک شہید کا
خونِ جگر سے لکھے گی رودادِ کربلا
بچوں پہ پہلی بار وہ آنسو بہائے گی

jabir.abbas@yahoo.com

اصغرؑ کی قبر پر کبھی اکبرؑ کی لاش پر
پامال ایک دولہا کے ٹکڑوں کو ڈھونڈ کر
نوحہ کرے گی سینہ زنی کرتی جائے گی
قبروں پہ فاتحہ جو پڑھے گی بصد بُکا
دیکھے گی بازوؤں کو اور کبھی ردا
داغِ رسن کو اپنی ردا سے چھپائے گی
ریحانؔ جب وطن کی طرف ہوگا یہ سفر
کیا کیا نہ یاد آئے گا بے بھائیوں کا گھر
کس طرح ہائے قبرِ محمدؐ پہ جائے گی

☆☆☆☆☆

نہ آیا پھر نہ آیا گھر پلٹ کر نینوا والا مسافر، کربلا والا مسافر

(انجمن مخدومۂ کونین)

کہاں تک صبر کرتا بے وطن تھا بے خطا بھی تھا
وہ پیاسہ تھا لبِ دریا مگر وہ جانتا بھی تھا
اُلٹ سکتا ہے دشمن کا رسالہ یہ خدا والا مسافر

سفر کی سختیاں سہہ کر خدا کا شکر کرتا تھا
زمینِ گرم پر سجدہ سرِ مقتل جو کرتا تھا
وہ کہتا تھا سرِ نیزا چلے گا شام تک روتا مسافر

مسافر کے لئے پانی بھی سایہ بھی ضروری ہے
بِنا پانی سفر میں زندگی ہوتی ادھوری ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنا پانی، بنا سایہ چلا ہے مصطفیؐ والا مسافر

کہیں جنگل کہیں صحرا کہیں لٹنے کا خطرہ ہے
سفر میں بیٹیاں بہنیں ہیں اک چھوٹا سا بچہ ہے
رواں ہے سوئے منزل سیدہ کی گود کا پالا مسافر

اُسے چلنا ہے کعبے کی حفاظت کا علم لے کر
جھکا سکتا نہیں اس کو کہیں بھی ظلم کا لشکر
نبیؐ والا، خدا والا، علیؑ والا بڑا سچا مسافر

اگر تو لاکھ کے لشکر سے تنہا جنگ ہوجائے
کمر ٹوٹی ہوئی ہو پھر بھی وہ اک پل نہ گھبرائے
ضعیفی میں کلائی موت کی ہے موڑنے والا مسافر

اذانِ عصر سن کر سجدۂ آخر کی تیاری
شہادت کی طلب میں جو مدینے سے ہوا جاری
سفر وہ مستقل ہے تھک نہیں سکتا سرِ نیزا مسافر

سرِ نیزا ہو یا پیدل سفر تو ہے سفر آخر
پسِ شامِ غریباں کر گئے اہلِ حرم ظاہر
لہو میں ڈوب کر چلتا رہے گا بیڑیوں والا مسافر

سفر کرتا ہوا ریحانؔ یہ نوحہ مسافر کا
حضورِ ثانی زہراؑ سرِ محشر جو پہنچے گا
سُنے گا خود بھی آ کر خُلد میں سہ روز کا پیاسا مسافر

پردیس جانے والے بابا نہ دل دکھانا، صغراؑ کو ساتھ لے لو

پردیس جانے والے بابا نہ دل دکھانا، صغراؑ کو ساتھ لے لو
تم جانتے ہو تم بن کیا ہوگا حال میرا صغراؑ کو ساتھ لے لو

بیمار ہوں تو کیا ہے، قسمت میں گر شفا ہے
عمّوں کے اس علم کی جب ساتھ میں ہوا ہے
کچھ بھی نہ مجھ کو ہوگا، صغراؑ کو ساتھ لے لو

میں کیسے جی سکوں گی بس اتنا پوچھتی ہوں
سب جا رہے ہیں گھر سے میں سب کو تک رہی ہوں
کوئی نہیں یہ کہتا، صغراؑ کو ساتھ لے لو

گرمی کے دن ہیں بابا شاید ملے نہ سایہ
اصغرؑ بہت ہے چھوٹا، آنچل کا اس پہ صغراؑ
کرتی چلے گی سایہ، صغراؑ کو ساتھ لے لو

نظریں چُرا رہے ہیں جو ساتھ جا رہے ہیں
بیمار کی اذیت، یوں بھی بڑھا رہے ہیں
توڑو نہ دل ہمارا، صغراؑ کو ساتھ لے لو

تنہا اگر ہے جانا کر لیجیے ایک وعدہ
خط کا جواب دیں گے ملتے ہی خط ہمارا
اب نہ کہوں گی بابا، صغراؑ کو ساتھ لے لو

اکبرؑ سے کیا شکایت اماں سے کیا گلہ ہے
تم کربلا چلے ہو، دل میرا کربلا ہے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے کربلا سے ملنا، صغراؑ کو ساتھ لے لو
ریحان خواب دیکھا بیمار و غمزدہ نے
حق کے نبیؐ چلے ہیں کرب و بلا تڑپتے
بولی وہ کر کے گریہ، صغراؑ کو ساتھ لے لو

☆☆☆☆☆

مظلومیت کے محورِ، عباسؑ اور سکینہؑ

(انجمن غلامان ابن حسنؑ، لانڈھی)

مظلومیت کے محورِ، عباسؑ اور سکینہؑ
غم کے ہیں دو سمندر، عباسؑ اور سکینہؑ

اِک موج تشنگی ہے، اِک تشنگی کا دریا
اِک پیاس کی علامت، اک روح تک ہے پیاسا
احسان کربلا پر، عباسؑ اور سکینہؑ

اک وارثِ علَم ہے، اک ہے الَم رسیدہ
اک دوسرے کے غم میں، دونوں ہیں آبدیدہ
صبر و وفا کا پیکر، عباسؑ اور سکینہؑ

پیاری ہے یہ چچا کی، اس پر چچا ہے قرباں
یہ آیتِ سکون ہے، وہ ہے وفا کا قرآں
دونوں قرارِ حیدرؑ، عباسؑ اور سکینہؑ

اُس کا سفر سناں پر، کانٹوں پہ یہ چلی ہے
نیزے سے وہ گرا ہے، یہ اونٹ سے گری ہے
زخموں میں ہیں برابر، عباسؑ اور سکینہؑ

اِس کے بندھے ہیں بازو، اُس کے جدا ہیں بازو
اِس کے لگے طمانچے، وہ رویا خوں کے آنسو
کنبے کے غم میں، مُضطر عباسؑ اور سکینہؑ

وہ کربلا کا غازی، یہ شام کی ہے قیدی
تلوار اُس کی پیاسی، اُس کی تھی مشک پیاسی
پیاسے ہیں تابہ محشر، عباسؑ اور سکینہؑ

اِک سیدہؑ کا اور اک حیدرؑ کا بچپنا ہے
اِک عکسِ فاطمہؑ اِک عکسِ مرتضیٰؑ ہے
زندہ ہیں دونوں مر کر، عباسؑ اور سکینہؑ

لگتی ہیں اب سبیلیں، دونوں کا نام لے کر
اک شام کی ہے زہراؑ، اک کربلا کا حیدرؑ
تقسیم کارِ کوثر، عباسؑ اور سکینہؑ

رشتوں کی پاسداری ان سے زمانہ سیکھے
ایسے چچا بھتیجی پہلے کبھی نہ دیکھے
رشتوں کے ہیں پیمبر، عباسؑ اور سکینہؑ

ریحان کیوں نہ لکھوں اشکوں سے اپنے نوحہ
یہ واقعہ عجب ہے تاریخ کربلا کا
تنہا تھے مثلِ لشکر عباسؑ اور سکینہؑ

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عمّو مجھے پیاس لگی ہے

(انجمن دستۂ پنجتنیؑ)

کہتی تھی رو کر بالی سکینہؑ
ہوگیا مشکل اب میرا جینا
عمّو مجھے پیاس لگی ہے

سہ روز کی پیاسی ہوں اک اک کو بتاتی ہوں
کوئی بھی نہیں سنتا رو رو کے سناتی ہوں
آیا ہے لبوں پر دم، کرتے ہیں حرم ماتم
چار طرف تشنہ لبی ہے، عمّو مجھے پیاس لگی ہے

یہ کیسی ہے مہمانی، ہے بند جہاں پانی
پانی کے لئے ترسے، پردیس میں سیدانی
ہم مالک کوثر ہیں، ناموسِ پیمبر ہیں
آنکھ لہو رونے لگی ہے، عمّو مجھے پیاس لگی ہے

سوکھی ہے زباں میری، بے تاب ہے اصغرؑ بھی
وہ سامنے دریا ہے، پھر دیر ہے یہ کیسی
لو مشک و علم جلدی، فریاد سنو میری
اب سانس میری ٹوٹ رہی ہے، عمّو مجھے پیاس لگی ہے

سقائی، علمداری، خودداری، وفاداری
یہ آپ کے منصب ہیں، میں آپ کی ہوں پیاری
دریا کی طرف جاؤ، اک بوند ہی لے آؤ
دو بوند کی ہی تشنہ لبی ہے، عمّو مجھے پیاس لگی ہے

کب تم کو گوارا تھا، رونا جو ہمارا تھا
تم دوڑ کے آتے تھے، جب میں نے پکارا تھا
میں کب سے بلاتی ہوں، آنسو بھی بہاتی ہوں
ہر سانس میری بول رہی ہے، عمّو مجھے پیاس لگی ہے

تم حیدرؑ ثانی ہو، دادا کی جوانی ہو
ساحل پہ بھی قبضہ ہو، اور چلّو میں پانی ہو
پھر بھی نہ ملے پانی، بڑھنے لگی حیرانی
سینے میں میرے آگ لگی ہے، عمّو مجھے پیاس لگی ہے

میں نے تمہیں بابا سے بے چینی میں رو رو کے
یہ مشک دلائی تھی، تم بھی یہی کہتے تھے
مشکیزہ ہمیں لا دو، اور اذن بھی دلوا دو
تم کو اجازت بھی ملی ہے، عمّو مجھے پیاس لگی ہے

یہ پیاس میں سہہ لوں گی، کچھ بھی نہیں بولوں گی
پانی جو نہیں آیا، میں اشک ہی پی لوں گی
دل کٹنے لگا میرا، اب غم نے مجھے گھیرا
اصغرؑ کی صدا گونج رہی ہے، عمّو مجھے پیاس لگی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اے عمّو جو اصغرؑ کو بے شیر برادر کو
جلدی نہ ملا پانی، بانوؑ کے گلِ تر کو
میں جان سے جاؤں گی، خود نہر پہ آؤں گی
اب آس میری چھوٹ رہی ہے عمّو مجھے پیاس لگی ہے

ریحانؑ و حسنؑ ہر دم، اک سوگ کا ہے عالم
رُکتے ہی نہیں آنسو، تھمتا ہی نہیں ماتم
دریا کی ہواؤں میں، نوحے کی صداؤں میں
آواز یہی گونج رہی ہے، عمّو مجھے پیاس لگی ہے

☆☆☆☆☆

عباسؑ سدھارو، مرے غمخوار سدھارو

(انجمن لشکر عباس، حیدرآباد)

شہؑ پہ عباسؑ نے جب پیاس کی شدت دیکھی
سب عزیزوں کی رفیقوں کی شہادت دیکھی
اور کملائی سکینہؑ کی جو صورت دیکھی
کبھی دریا تو کبھی مشک بہ حسرت دیکھی
کہتے تھے اب ہمیں مولا میرے عزت دیجئے
دو گھڑی نہر پہ جانے کی اجازت دیجئے

بولے حسینؑ جاؤ علمدارؑ سدھارو
لو مشک و علم اے میرے غمخوار سدھارو
دریا پہ لڑائی کا قرینہ نہیں کرنا
تم بہر خدا بہر سکینہؑ نہیں لڑنا
پانی کے لئے ٹھیک نہیں جان کو ہارو
عباسؑ سدھارو، مرے غمخوار سدھارو
ہم جانتے ہیں لوٹ کے آنا نہیں تم کو
تھا اس کے سوا کوئی بہانہ نہیں تم کو
پانی کے بہانے ہمیں بے موت نہ مارو
عباسؑ سدھارو، مرے غمخوار سدھارو
تلوار لڑائی کے لئے ہوتی ہے بھائی
یہ نیزا حفاظت کے لئے کافی ہے بھائی

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب جنگ نہیں کرنی تو ہتھیار اتارو
عباسؑ سدھارو، مرے غمخوار سدھارو
ہے دھوپ کڑی سائے کی خاطر یہ علم لو
زینبؑ تمہیں رخصت کرے کچھ دیر کو دم لو
مجھ میں تو یہ ہمت نہیں تم خود ہی پکارو
عباسؑ سدھارو، مرے غمخوار سدھارو
سینے سے لگو ہاتھوں پہ مل لینے دو آنکھیں
ڈالے رہو کچھ دیر گلے میں میرے بانہیں
ہم بھائی ہیں کہہ کر ہمیں تم بھائی پکارو
عباسؑ سدھارو، مرے غمخوار سدھارو
اچھا نہیں بھائی کی کمر توڑ کے جانا
پانی کے لئے دیکھو کہیں خوں نہ بہانا
زینبؑ ذرا عباسؑ کا صدقہ تو اُتارو
عباسؑ سدھارو، مرے غمخوار سدھارو
ہم کیسے جئیں گے یہ تفکر نہ کرو تم
خنجر تلے ہم ہوں گے تصور نہ کرو تم
یہ وقت جدائی ہے سرِ نہر گزارو
عباسؑ سدھارو، مرے غمخوار سدھارو
پھر سوئے فلک رُخ کیا رو رو کے پکارے
اے آسماں سب چھین گئے بے کس کے سہارے
مل کر میرے ہمراہ کہو تم بھی ستارو
عباسؑ سدھارو، مرے غمخوار سدھارو

کہنے لگے دریا سے جگر آتا ہے میرا
پانی پہ لگا رکھا ہے کفار نے پہرا
غازی کو بچانا میرے اے نہر کے دھارو
عباسؑ سدھارو، مرے غمخوار سدھارو
ریحانؑ علمدارِؑ وفا ہوگیا رخصت
شبیرؑ پہ پردیس میں ٹوٹی وہ قیامت
کہنے لگے اب نام نہ لو پانی کا پیاسو
عباسؑ سدھارو، مرے غمخوار سدھارو

☆☆☆☆☆

پکاری زینبؑ کہاں ہو بابا، حسینؑ مرنے کو جارہے ہیں

(انجمن لشکر عباسؑ، حیدرآباد)

پکاری زینبؑ کہاں ہو بابا، حسینؑ مرنے کو جارہے ہیں
خبر لو اب جلد اماں زہراؑ، حسینؑ مرنے کو جارہے ہیں

لباس کُہنہ پہن چکے ہیں
سوار گھوڑے پہ ہو رہے ہیں
تڑپ کے اکبرؑ کو ہے پکارا
حسینؑ مرنے کو جا رہے ہیں
بدن ہے زخمی جگر ہے زخمی
فگار سینہ کمر ہے زخمی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نجانے کیوں اب وہ سوئے دریا
حسینؑ مرنے کو جارہے ہیں

پسر کے خوں سے کیا وضو ہے
خدا سے اپنے یہ گفتگو ہے
بس اب کروں گا طویل سجدہ
حسینؑ مرنے کو جارہے ہیں

سکینہؑ لپٹی ہوئی قدم سے
یہ کہہ رہی ہے شہِؑ اُمم سے
ابھی پھوپھی نے مجھے بتایا
حسینؑ مرنے کو جارہے ہیں

خموش ہے ذوالجناحِ سرورؑ
کھڑا ہوا ہے نظر جھکا کر
یہ کہہ کر زینبؑ سے خوب رویا
حسینؑ مرنے کو جارہے ہیں

سلام کرکے بہن کو اپنی
فضا میں کچھ دیر گفتگو کی
ہوا میری ماں سے یہ نہ کہنا
حسینؑ مرنے کو جارہے ہیں

وہ ماں وہ چکی چلانے والی
سنا کے لوری سُلانے والی
یہ سُن کے روئے گی بن میں تنہا
حسینؑ مرنے کو جارہے ہیں

تڑپ تڑپ کے اُٹھے گا غازی
فرات پر جو خبر یہ پہنچی
بہن کو پیغام دے کے اپنا
حسینؑ مرنے کو جارہے ہیں

نہ کوئی سجادؑ کو جگائے
خدارا کوئی نہ یہ بتائے
ترے حوالے ہے اب سکینہؑ
حسینؑ مرنے کو جارہے ہیں

ہے منتظر جو وطن میں صغراؑ
ہے انتظار اُس کو نامہ بر کا
جوابِ خط میں لکھا ہوا تھا
حسینؑ مرنے کو جارہے ہیں

عجیب غم ہے ریحانؑ و جعفرؑ
بچھا ہے فرشِ عزا زمیں پر
ہے شور ماتم فلک پہ برپا
حسینؑ مرنے کو جارہے ہیں

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اے چھوٹی سی زہراؑ، اے ننھی سی زہراؑ

(انجمن مخدومۂ کونین)

اے چھوٹی سی زہراؑ، اے ننھی سی زہراؑ
غمزدہ زینبؑ نسب، تشنہ دہاں بے سائباں

اے بے نوا زخمی گلا، یہ کمسنی اور یہ جفا
ہئے ہئے تری بے چارگی، بے وارثی اور بے ردا
باباؑ ترا مقتل میں ہے مارا گیا ترا چچا
اے چھوٹی سی زہراؑ، اے ننھی سی زہراؑ

پردیس ہے اور تشنگی غم سے بھری ہے زندگی
رخسار ہیں خوں سے بھرے ننھی سی چادر چھن گئی
پھولوں پہ چلتی تھی کبھی، کانٹوں پہ اب پیدل چلی
اے چھوٹی سی زہراؑ، اے ننھی سی زہراؑ

دامن جلا، دُرّے لگے، کھائے طمانچے شمر کے
غازیؑ نہیں، اکبرؑ نہیں، بی بی کسے آواز دے
پُرسا لہو کا کیوں نہ دیں، ہم ماتمی رو کر تجھے
اے چھوٹی سی زہراؑ، اے ننھی سی زہراؑ

منظر بڑا غمناک ہے اور وقت بھی سفاک ہے
بھائی ترا بیمار ہے غم سے کلیجہ چاک ہے
نرغہ ہے اہلِ رجس کا تو سیّدہؑ ہے پاک ہے
اے چھوٹی سی زہراؑ، اے ننھی سی زہراؑ

مانگے کنیزی میں تجھے جرأت تھی دنیا میں کسے
لیکن اکیلا جان کے اہلِ جفا کہنے لگے
اے لاڈلی شبیرؑ کی یہ غم بھی سہنا ہے تجھے
اے چھوٹی سی زہراؑ، اے ننھی سی زہراؑ

شامِ غریباں کی سحر ہوگی نہ بی بی عمر بھر
یہ کربلا سے شام تک کانٹوں بھرا جو ہے سفر
کرنا ہے طے ماتم کناں نوحہ کناں اور بے پدر
اے چھوٹی سی زہراؑ، اے ننھی سی زہراؑ

تیرے سوا زنداں سے ہو جائیں گے سب ہی رہا
نہ ختم ہوگی مر کے بھی اے بے وطن تری سزا
لے کر لحد میں جائے گی زخمی بدن زخمی گلا
اے چھوٹی سی زہراؑ، اے ننھی سی زہراؑ

محفوظ فتنوں سے رہیں دنیا میں سب اہلِ عزا
ہوتی رہے مجلس تری برپا رہے ماتم ترا
بابُ الحوائج کی بہن زخمی لبوں سے کر دعا
اے چھوٹی سی زہراؑ، اے ننھی سی زہراؑ

ریحانؔ اور رضوانؔ کا ہدیہ یہ اشک و آہ کا
پہنچے ترے دربار میں نوحے کا ہوگا حق ادا
ہم کو نہیں درکار ہے کوئی صلہ اس کے سوا
اے چھوٹی سی زہراؑ، اے ننھی سی زہراؑ

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عباسؑ چلے آؤ، عباسؑ چلے آؤ، اب اور نہ تڑپاؤ

(اکبر بھائی، گلستان جوہر)

عباسؑ چلے آؤ، عباسؑ چلے آؤ، اب اور نہ تڑپاؤ
رو رو کے ہمشیر نے کہا عباسؑ چلے آؤ

پیاسوں کے لئے پانی درکار ہے اے بھائی
ڈسنے لگی اب ہم کو پردیس میں تنہائی
تم نہر پہ سوتے ہو ہم کیا کریں بتلاؤ
عباسؑ چلے آؤ، عباسؑ چلے آؤ، اب اور نہ تڑپاؤ

یہ شامِ غریباں ہے ہمشیر پریشاں ہے
بھیا میری چادر کے لٹ جانے کا ساماں ہے
اجڑی ہوئی بہنا ہے لِللہ ترس کھاؤ
عباسؑ چلے آؤ، عباسؑ چلے آؤ، اب اور نہ تڑپاؤ

کیوں بھیج دیا بھائی نرغوں میں علم اپنا
گھر چھوڑ کے تم شب کو دریا پہ نہیں رہنا
اب روتی سکینہؑ کو آ کر تمہی بہلاؤ
عباسؑ چلے آؤ، عباسؑ چلے آؤ، اب اور نہ تڑپاؤ

میں تیرے سہارے ہی پردیس میں آئی تھی
تو نے ہی میرے بھیا چادر یہ اوڑھائی تھی
چھنتی ہے ردا سر سے اب نیند سے اُٹھ جاؤ
عباسؑ چلے آؤ، عباسؑ چلے آؤ، اب اور نہ تڑپاؤ

جلتے ہوئے خیموں سے اُٹھتا ہے دھواں پیہم
سہمے ہوئے بچے ہیں کرتے ہیں حرم ماتم
اب آ کے نہ جاؤ گے زہراؑ کی قسم کھاؤ
عباسؑ چلے آؤ، عباسؑ چلے آؤ، اب اور نہ تڑپاؤ

تصویر ہے زہراؑ کی بھائی کی نشانی ہے
آنسو ہیں آنکھوں میں دریا کی روانی ہے
پانی جو نہیں ملتا تم مشک ہی لے آؤ
عباسؑ چلے آؤ، عباسؑ چلے آؤ، اب اور نہ تڑپاؤ

اب کل جو سحر ہوگی زنداں میں بسر ہوگی
پوشاک اسیروں کی سب خون میں تر ہوگی
تم ساتھ چلو بھیا دریا پہ نہ رہ جاؤ
عباسؑ چلے آؤ، عباسؑ چلے آؤ، اب اور نہ تڑپاؤ

میں سنگ کی بارش میں بازار سے گزروں گی
اے بھائی رسن بستہ دربار میں پہنچوں گی
کیا گزرے گی عابدؑ پر اب کچھ تمہی بتلاؤ
عباسؑ چلے آؤ، عباسؑ چلے آؤ، اب اور نہ تڑپاؤ

مشکل ہے بہت نوحہ یہ میری اسیری کا
ریحانؔ ہے مشکل میں لکھ سکتا نہیں نوحہ
تم بابِ حوائج ہو نوحہ تمہی لکھواؤ
عباسؑ چلے آؤ، عباسؑ چلے آؤ، اب اور نہ تڑپاؤ

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جائیں گے وطن جائیں گے

(انجمن فدائے محمدی، جعفر طیار)

قید سے رہا ہو کے
پہلے کربلا ہو کے
شاہِ دیں کے چہلم کے
فرض سے ادا ہو کے
جائیں گے وطن جائیں گے

بے کفن جنازوں کو
دفن کر کے لاشوں کو
بعدِ فاتحہ خوانی
رو کے اپنے پیاروں کو
جائیں گے وطن جائیں گے

ہر شہید پر گریہ
کر کے ثانیٔ زہرا
کہہ رہی ہے عابدؑ سے
اذن لے کے غازی کا
جائیں گے وطن جائیں گے

اے بنی اسد والو
نوجوان اور بچو
شکریہ خدا رکھے
دو دعائیں اب ہم تو
جائیں گے وطن جائیں گے

اپنا حال بتلانے
زخم اپنے دکھلانے
مرقدِ محمدؐ پر
ابرِ اشک برسانے
جائیں گے وطن جائیں گے

کچھ سفر کی سوغاتیں
ساتھ لے کے کچھ یادیں
قبرِ سیدہؑ پر ہم
کہنے شام کی باتیں
جائیں گے وطن جائیں گے

نیل بازوں پر ہیں
زخم گردنوں پر ہیں
قرض وہ ادا ہوں گے
وہ جو آنسوؤں پر ہیں
جائیں گے وطن جائیں گے

ہائے اپنی بستی میں
کس کی سرپرستی میں
کھو کے اپنے پیاروں کو
ظلمتوں کی پستی میں
جائیں گے وطن جائیں گے

منتظر جو ہے صغراؑ
لے کے نام اکبرؑ کا
کیا جواب ہم دیں گے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیسے سامنا ہوگا
جائیں گے وطن جائیں گے
قید میں سکینہؑ ہے
چاک غم سے سینہ ہے
اب سفر بنا اُس کے
جانب مدینہ ہے
جائیں گے وطن جائیں گے
گود میں نہیں اصغرؑ
ساتھ میں نہیں اکبرؑ
قبرِ فاطمہؑ پہ ہم
کس طرح بنا سرورؑ
جائیں گے وطن جائیں گے
ہم تو رو نہیں پائے
قید میں بھی ہو آئے
روئیں گے تڑپ کر جب
ملنے آئے ہمسائے
جائیں گے وطن جائیں گے
اے ریحان یہ نوحہ
سن کے عرش روتا تھا
سیدہؑ کی بیٹی نے
جس گھڑی کہا ہوگا
جائیں گے وطن جائیں گے

یہ اشکوں سے صغراؑ نے خط میں لکھا ہے

(انجمن زینبیہ، بمبئی)

یہ اشکوں سے صغراؑ نے خط میں لکھا ہے
چلے آؤ بابا کہ دل ڈوبتا ہے

نظر چاند جب سے محرم کا آیا
سکون ایک لحہ نہیں دل نے پایا
مزارِ محمدؐ لرزنے لگا ہے

یہ تنہائی اب مجھ کو ڈسنے لگی ہے
نظر ہر گھڑی میری در پر لگی ہے
دیا آس کا اب تو بجھنے لگا ہے

ہوئے کتنے دن تم نے خط بھی نہ لکھا
ہے بیمار کا حال کیسا نہ پوچھا
مقدر میں صغراؑ کے آہ و بکا ہے

اذاں سُن کے دل ڈوب جاتا ہے بابا
مجھے یاد آتا ہے اکبرؑ کا لہجہ
کیا تھا جو وعدہ وہ کیا ہوگیا ہے

نہ عونؑ و محمدؑ نہ اصغرؑ نہ باقرؑ
رُلاتا ہے خالی سکینہؑ کا بستر
ارے میرے دل میں قیامت بپا ہے

جدا جیتے جی ہوگیا مجھ سے کنبہ
ابھی عید کا دن بھی رو کر گزرا

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ پوشاک بدلی نہ آب و غذا ہے
کوئی جاکے اکبرؑ کو بس یہ خبر دے
چلے جانا صُغراؑ سے اک بار مل کے
یہ گھر اب لحد جیسا لگنے لگا ہے
پھوپھی سے یہ اُمید مجھ کو نہیں تھی
کہ وہ بھی نہ لیں گیں خبر آ کے میری
یہی ایک شِکوہ یہی اک گِلا ہے
تھا ریحانؔ و عمرانؔ نوحہ مسلسل
بپا قلبِ صغراؑ میں رہتی تھی ہلچل
وہ کہتی تھی جینا تو مثلِ سزا ہے

☆☆☆☆☆

نبیؐ کے لعل سے اک عہد اِس گھڑی کرلو

(انجمن تنظیم امامیہ)

غریب فاطمہ زہراؑ جو کربلا پہنچا
اُتر کے گھوڑے سے مولا نے خاک کو سونگھا
کہا بہن سے بنے گا یہیں مزار میرا
اِسی زمین پہ پیاسا کٹے گا میرا گلا

زمین جس کی ہے قیمت اُسے ادا کردوں
بنی اسد کو بلاؤ یہ فیصلہ کردوں

زمیں خرید کے بولے بنی اسد سے حسینؑ
حسینؑ نام ہے میں ہوں دلِ رسولؐ کا چین
پڑے گا رن یہاں اک کفر و دین کے مابین
کٹے گا کنبہ میرا، ماں بین میری کرے گی
تم اپنے بچوں کے ذمے یہ کام کردینا
ہمارے دفن کا کچھ انتظام کردینا

سُنو سُنو اے جوانوں بنی اسد والو
نبیؐ کے لعل سے اک عہد اِس گھڑی کرلو
تمہیں خبر ہے غریب الوطن حسینؑ ہوں میں
نبیؐ اول و آخر کا نور عین ہوں میں
میں تم سے یہ نہیں کہتا شریکِ جنگ رہو
نبیؐ کے لعل سے اک عہد اس گھڑی کرلو
یہ اہلِ کفر ہیں سب میرے خون کے پیاسے
ہٹائے جائیں گے دریا سے جب مرے خیمے
بلا سے تم میرے بچوں کو آبِ سرد نہ دو
نبیؐ کے لعل سے ایک عہد اِس گھڑی کرلو
شہید ہوں گے یہاں پر پسر تمام میرے
کٹیں گے قاسمؑ و عباسؑ و عونؑ کے بھی گلے
میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ تم جہاد کرو
نبیؐ کے لعل سے اک عہد اِس گھڑی کرلو
کٹیں کے بازوئے عباسؑ جب لبِ دریا
زمین گرم پہ ہوجائے گا علم ٹھنڈا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں تم سے یہ نہیں کہتا علم اُٹھا کے چلو
نبیؐ کے لعل سے اِک عہد اس گھڑی کرلو

میری سکینہؑ بہت دُکھ اُٹھائے گی یاں پر
لعیں رلائیں گے زینبؑ کی چھین کے چادر
جو ہوسکے تو اُڑا دینا خاک پردے کو
نبیؐ کے لعل سے اِک عہد اس گھڑی کرلو

میرا جواں علی اکبرؑ بھی مارا جائے گا
جب اُس کے قلب میں ٹوٹے گا آہنی نیزا
نہ آنا لاش میرے لعل کی اُٹھانے کو
نبیؐ کے لعل سے اِک عہد اس گھڑی کرلو

تمام فوج میری جب شہید ہوجائے
یہ فوجِ شام منا کر خوشی جو گھر جائے
مدد جو خوف سے تم بھی ہماری کر نہ سکو
نبیؐ کے لعل سے اِک عہد اس گھڑی کرلو

پڑے ہوں میداں جب بے گوروکفن لاشے
تو کھیلتے ہوئے مقتل میں آئیں کچھ بچے
کفن کی شکل میں کچھ خاک ہم پہ ڈلوا دو
نبیؐ کے لعل سے اِک عہد اس گھڑی کرلو

بنی اسد کے قبیلے نے جب یہ بات سُنی
کہا حسینؑ سے اے ابنِ فاطمہؑ و نبیؐ
ہمیں رُلاؤ نہ مولا یہ کہہ کے عہد نہ لو
نبیؐ کے لعل سے اِک عہد اس گھڑی کرلو

تمہارا دفن وکفن ہم کریں گے جاں دے کر

یہ ڈر نہیں ہے کہ کٹ جائے گا ہمارا سر
حسینؑ بولے کہ تم ساکنانِ جنت ہو
نبیؐ کے لعل سے اِک عہد اس گھڑی کرلو

سلام لاکھ ہو عدنانؔ اور ریحانؔ اُن پر
جو بعدِ قتلِ شہؑ وہیں آئے یہ کہہ کر
نبھانے آئے ہیں مولا سے اپنے وعدے کو
نبیؐ کے لعل سے اِک عہد اس گھڑی کرلو

☆☆☆☆☆

کہاں ہو اے میرے بابا، سکینہؑ یاد کرتی ہے

(انجمن زینبیہ، بمبئی، بھارت)

کہاں ہو اے میرے بابا، سکینہؑ یاد کرتی ہے
سفر دنیا سے ہے میرا سکینہؑ یاد کرتی ہے

ہمارے آخری دیدار کو بھی، کیا نہ آؤ گے
دمِ رخصت بھی کیا، سینے پہ نہ ہم کو سلاؤ گے
دکھا دو اپنا ہی چہرہ، سکینہؑ یاد کرتی ہے

ارے شامِ غریباں سے جو بچھڑے، پھر نہیں آئے
تمہیں کیسے بتاؤں، شمر نے کیا کیا ستم ڈھائے
کوئی تو تم سے یہ کہتا، سکینہؑ یاد کرتی ہے

جلا دامن، چھینے بُندے، لُٹی چادر، پھری دَردَر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طمانچے کھائے، ناقے سے بندھی، بابا تیری دختر
یہ کہہ کر دل میرا رویا، سکینہؑ یاد کرتی ہے

نہ سو پائی، نہ رُو پائی، ستمگاروں کی مرضی تھی
میں گزری ہوں جہاں سے آگ راہوں میں برستی تھی
بہت کچھ تم سے ہے کہنا، سکینہؑ یاد کرتی ہے

مجھے معلوم ہے اس قید، سے باہر نہ جاؤں گی
خبر جائے گی میری لوٹ کر، میں گھر نہ جاؤں گی
بھرا ہے درد سے سینہ، سکینہؑ یاد کرتی ہے

بہت دن ہوگئے، اماں کے پہلو میں نہیں سوئی
نہیں ساتھی رہا میرا، اندھیرے کے سوا کوئی
پھوپھی نے کیوں نہ بتلایا، سکینہؑ یاد کرتی ہے

ہے اِک بیمار بھائی، وہ بھی مجھ سے مل نہیں سکتا
ہے کنبہ ساتھ میں سارا، مجھے رکھا گیا تنہا
کبھی تم نے بھی نہ سوچا، سکینہؑ یاد کرتی ہے

ارے عمرانؔ اور ریحانؔ، جب بھی شام آتی ہے
کسی معصوم بچّی کی فغاں، دھرتی ہلاتی ہے
چلے آؤ مرے بابا، سکینہؑ یاد کرتی ہے

☆ ☆

یہ بین تھے اک دُکھیا کے

(انجمن زینبیہ، بمبئی بھارت)

یہ بین تھے اک دُکھیا کے
یہ نالے تھے اک ماں کے
قاسم ہائے قاسم

تلوار سجا کے مقتل میں دولھا تو جاتا کوئی نہیں
بارات کے دن خوں کی مہندی ایسے تو لگاتا کوئی نہیں
یوں مادر کو تڑپا کے
کیوں آئے نہیں تم جا کے قاسم، ہائے قاسم

اک رات کی بیاہی دلہن کو کیوں چھوڑ گئے رونے کے لیے
گھر چھوڑ کے اپنا لعل مرے تیغوں میں گئے سونے کے لیے
ٹکڑوں میں بدن ہے سارا
ڈوبا ہے لہو میں سہرا قاسم، ہائے قاسم

بہنوں کا جگر پامال ہوا ارمان مرے دل میں ہی رہے
آئے نہ پلٹ کر میدان سے اے ابن حسن تم ایسے گئے
گٹھڑی میں جنازا آیا
افسوس کفن نہ پایا قاسم ہائے قاسم

ماں کس کو صدائیں دے گی اس خون بھرے جنگل میں
مارا ہے لعینوں نے تم کو کانٹوں سے بھرے مقتل میں
پامال ہوا ہے لاشہ
ترا خوں میں ہوا چہرا قاسم ہائے قاسم

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسینؑ عالمِ غربت میں قتل ہوتا ہے

بیان کرتا ہے راوی بروزِ عاشورہ
بوقتِ عصر سرِ مقتل شہید جفا
لحد کو چھوڑ کے آئیں تھیں فاطمہ زہراؑ
لرز رہی تھی زمیں عرش کررہا تھا بُکا
غریبِ زہراؑ نے جب بوئے فاطمہؑ پائی
لبِ حسینؑ پہ بے ساختہ صدا آئی

اماں اماں

یہ کہہ دو جاکے بہن سے جگر تڑپتا ہے
حسینؑ عالمِ غربت میں قتل ہوتا ہے

مگر یہ بات سکینہؑ سے بچ کے کہنا ہے
ذرا سی دیر میں اس کو یتیم ہونا ہے
شریک کار ہے زینبؑ اُسے بتانا ہے
حسینؑ عالم غربت میں قتل ہوتا ہے

ہمارے بعد یہ زینبؑ کی ذمہ داری ہے
نبیؐ کے دین پہ اماں یہ وقت بھاری ہے
گلے لگا کے اُسے یہ خبر سنانا ہے
حسینؑ عالم غربت میں قتل ہوتا ہے

وہ رو چکی ہے بھرے گھر کو صبح سے اب تک

نجانے اس کو اٹھاتے ہیں یہ الم کب تک
پدر کے بعد یہ صدمہ بھی اس کو سہنا ہے
حسینؑ عالم غربت میں قتل ہوتا ہے

ابھی تو شامِ غریباں ستم یہ ڈھائے گی
وہ بے ردائی کا صدمہ ابھی اٹھائے گی
امامِ وقت سے یہ بات بھی چھپانا ہے
حسینؑ عالم غربت میں قتل ہوتا ہے

ابھی تو اکبرؑ و عباسؑ کا ہے غم تازہ
ابھی تو لاشۂ قاسمؑ پہ اس کا ہے نوحہ
میں کیا کروں کہ فضاؤں میں شور برپا ہے
حسینؑ عالم غربت میں قتل ہوتا ہے

علیؑ کی بیٹی ہے ہمت نہ ہارنے والی
اُسے بتایئے جاکر ہماری تشنہ لبی
اُسی کے پاس امانت میری سکینہؑ ہے
حسینؑ عالم غربت میں قتل ہوتا ہے

جو ہوسکے تو نگاہوں کو پھیر لو اماں
لعین کرچکے اب میرے قتل کا ساماں
نہ دیکھ پاؤ گی جو حال میرا ہونا ہے
حسینؑ عالمِ غربت میں قتل ہوتا ہے

وہی حسینؑ ہوں نازوں سے جس کو پالا تھا
کبھی بھی دھوپ میں گھر سے نہیں نکالا تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زمینِ گرم پہ اب تو مجھے تڑپنا ہے
حسینؑ عالمِ غربت میں قتل ہوتا ہے

ترے لہو کی قسم حوصلہ نہ ہاروں گا
میں زیرِ تیغ بھی نام خدا بچاؤں گا
سناں کی نوک پہ قرآں مجھے سنانا ہے
حسینؑ عالمِ غربت میں قتل ہوتا ہے

رسولؐ آگئے ریحانؑ، مرتضیٰؑ آئے
حسنؑ بھی نوحہ کناں ہو کے کربلا آئے
خدا نے عرش سے منظر عجب دیکھا ہے
حسینؑ عالمِ غربت میں قتل ہوتا ہے

☆☆☆☆☆

علم عباسؑ کا ہے، بھرم عباسؑ کا ہے

علم عباسؑ کا ہے، بھرم عباسؑ کا ہے
جسے سورج سمجھتے ہو قدم عباسؑ کا ہے

ابو طالبؑ سے سکھی، ہیں وفائیں
ملی بنتِ اسد کی، ہیں دعائیں
جو حیدرؑ کا وہی جاہ و حشم عباسؑ کا ہے

چلے تو وقت کی رفتار رو کے
اسے کیا آہنی دیوار رو کے
علیؑ کے بعد دنیا میں یہ دم عباسؑ کا ہے

یہ قرآنِ وفا قاری علم ہے
اسی کا نام دریا پر رقم ہے
علمداری بھی اک منصب اہم عباسؑ کا ہے

گھروں پر یہ علم جو ضوفشاں ہیں
غموں کی دھوپ میں یہ سائباں ہیں
دعائے سیدہؑ ہے اور کرم عباسؑ کا ہے

یہ دریا یہ سمندر چیز کیا ہے
وراثت میں یہ زہراؑ سے ملا ہے
قسم مولا علی مرتضیٰؑ کی، عرب ہو یا عجم عباسؑ کا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو پانی پر لکھے اپنی وفائیں
مٹا سکتی نہیں جس کو ہوائیں
علیؑ کے لفظ ہیں لیکن قلم عباسؑ کا ہے

اٹھائے یوں تو غم مولا نے لاکھوں
مگر تم ہی کہو دریا کی موجوں
بڑا سب سے بڑا سرورؑ کو غم عباسؑ کا ہے

چھدی مشکِ سکینہؑ، آس ٹوٹی
گرے گھوڑے سے رن میں، سانس ٹوٹی
سکینہؑ رہ گئی پیاسی، تو دامن اسی غم میں تو نم عباسؑ کا ہے

میں ریحانؔ عزا غازیؑ کا نوکر
درِ شبیرؑ کا میں ہوں گداگر
لقب ہے شاعرِ شبیرؑ میرا، کرم کیا مجھ پہ کم عباسؑ کا ہے

☆☆☆☆☆

لگتا ہے کرتی ہے صغرا فغاں

وقتِ سحر یہ کہتی تھی ماں کڑیل جواں کی سنکے اذاں
اللہ خیر کرے
لگتا ہے کرتی ہے صغراؑ فُغاں

کل شب سے آنکھوں میں کیا خواب ہیں
مرقد ہیں زھراؑ جو بے تاب نہیں
اکبرؑ کا سینہ ہے اور برچھیاں
اللہ خیر کرے
سہرے کی لڑیاں ہیں خوں میں بھری
دیکھا ہے کل میں نے یہ خواب بھی
تھامے جگر کو ہیں شاہِ زماں
اللہ خیر کرے
جاری ہے آنکھوں سے حیدر کے خوں
تعبیر اس خواب کی کیا میں دوں
مقتل میں بکھرا ہے ہر سو دھواں
اللہ خیر کرے
زینبؑ کی چادر بھی ہے خوں میں تر
لگنے نہ دی جس نے اپنی نظر
یہ وہ پھوپھی ہے جو تھی مثلِ ماں
اللہ خیر کرے
وہی جس کی شادی کا ارمان تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو شکل و شبہاہت میں تھا مصطفیٰ
کلیجے میں دیکھی ہے اس کے سناں
اللہ خیر کرے

تھا منظر بہت خوں میں ڈوبا ہوا
تھا نیزا کلیجے میں ٹوٹا ہوا
اُسے کھینچتے تھے شہِ انس و جاں
اللہ خیر کرے

نہ دیکھے کوئی خواب ایسا عجب
کہ روتے ہوں جس میں امیر عرب
ہوں ماتم کناں جس میں شہزادیاں
اللہ خیر کرے

کبھی زینؑ و ریحانؑ یہ سوچنا
لٹا ہو جو پردیس میں قافلہ
نہ کیونکر کہے ہو کے نوحہ کناں
اللہ خیر کرے

☆☆☆☆☆

یہ راہِ شام ہے، تیرا وطن نہیں زینبؑ

(انجمن زینبیہ بمبئی، بھارت)

یہ راہِ شام ہے، تیرا وطن نہیں زینبؑ
یہاں حسینؑ نہیں ہے، حسنؑ نہیں زینبؑ

یہاں ردا کا تصور، محال ہے بی بی
یہاں جنازوں کو ملتا، کفن نہیں زینبؑ

لہو لہو جو قدم، ہو رہے ہیں عابدؑ کے
یہ شام ہے یہ علیؑ کا، چمن نہیں زینبؑ

تو چھوڑ آئی ہے، مقتل میں بے کفن لاشے
سناں کی نوک پہ سر ہے، بدن نہیں زینبؑ

سفر میں ساتھ ہے، قاتل بھی تیرے غازی کا
تیرے لئے بڑا، اس سے محن نہیں زینبؑ

یہ لوگ جو تیرے بازو میں، باندھتے ہیں رسن
انہیں خیالِ رسولِ زمنؐ، نہیں زینبؑ

ہزار ظلم و ستم کرکے، تھک گیا ظالم
تیرے ارادوں میں، کوئی تھکن نہیں زینبؑ

تباہ کردیا، قصرِ یزید، تختِ یزید
یہ کون کہتا ہے، باطل شکن نہیں زینبؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بڑا اندھیرا ہے زندان، جس میں جانا ہے
وہاں اُجالے کی، کوئی کرن نہیں زینبؑ

ریحانؔ پر یہ عطائے حسینؑ ہے بی بیؑ
کسی کا اور ،یہ رنگِ سخن نہیں زینبؑ

☆☆☆☆☆

اے حسینؑ اے شہِؑ کربلا

(انجمن مخدومہ کونین، کراچی)

اے حسینؑ اے شہِؑ کربلا
وقتِ رخصت قریب آگیا

میں سواری سجاؤں تیری
ہے بہن تیری زندہ ابھی
میرے بھیا کوئی غم نہ کھا

چکیاں پیسنے والی ماں
دیکھ موجود ہے وہ یہاں
دے رہی ہے پتہ اک صدا

تیری رخصت پہ قربان میں
وار دوں قلب اور جان میں

دو گھڑی پاس تو بیٹھ جا

کیسے اب اس کو بھلاؤں میں
کیا سکینہؑ کو بتلاؤں میں
آپ کیوں ہو رہے ہیں جدا

چُور زخموں سے ہو اس قدر
پھٹ رہا ہے بہن کا جگر
سر سے گرنے لگی ہے ردا

مجھ کو معلوم ہے ہوگا کیا
باندھا جائے گا بازو میرا
جاؤ زینبؑ کا حافظ خدا

نہ زمیں پر ہو نہ زین پر
نوکِ نیزہ پہ رکھا ہے سر
اور بہن ساتھ ہے بے ردا

تو نے کتنے سہے ہیں ستم
ایک دلی اور ہزاروں ہیں غم
دھوپ میں تیرا لاشہ رہا

نالے سکینہؑ کے سُنے
پھر بھی ستم کرتے رہے
مانگا کنیزی میں اُسے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خبر یہ شام سے زینبؑ ہے لائی

(انجمن زینبیہ، بمبئی، بھارت)

خبر یہ شام سے زینبؑ ہے لائی
سکینہؑ قید سے واپس نہ آئی

کھلی زنجیر عابدؑ کے قدم کی
ردائیں مل گئیں اہلِ حرم کی
رسن گردن سے اُس کی کھل نہ پائی

کفن کُرتا لحد زنداں کا گوشہ
گیا نہ مر کے قسمت کا اندھیرا
رہائی ہے رہائی ہے رہائی ہے
کہا بانو نے کیسے گھر کو جاؤں
جگر کی آگ کو کیسے بجھاؤں
میری بچی کو کیسی نیند آئی

جگاتی ہوں ہلا کر اس کا شانہ
نہ کام آیا میرا رونا رلانا
ارے کیا مرگئی غم کی ستائی
بہت ارماں تھا گھر جانے کا اُس کو
ذرا عابدؑ میری بچی سے کہہ دو
چلو گھر کو سواری ہے منگائی

چچا سے باپ سے بھائی سے بچھڑی

میری بچی کی تھی تقدیر کیسی
خوشی چوتھے برس نہ راس آئی
لگی تھی آگ دامن میں بجھا دی
ہوئی وہ تشنگی سہنے کی عادی
مگر جو آگ پانی نے لگائی

لوئیں کانوں کی چھو کر پوچھتی تھی
روانی رک گئی ہے کیا لہو کی
لہو کی بوند دامن پر نہ آئی
اندھیرؤں سے کیا کرتی تھی باتیں
اجالے پھر سے کب دیکھیں گی آنکھیں
اندھیروں نے ہنسی اُس کی اڑائی

بنی زندان میں قبرِ سکینہؑ
تھا زہراؑ کی طرح صبرِ سکینہؑ
عجب قسمت تھی اس بچی نے پائی
قلم ریحانؔ آہیں بھر رہا ہے
نہ جانے اس تیرے نوحے میں کیا ہے
لہو ہونے لگی ہے روشنائی

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہائے بیمار مسافر پہ غشی طاری تھی

(انجمن زینبیہ، بمبئی بھارت)

ہتھکڑی تنگ تھی زنجیر بہت بھاری تھی
ہائے بیمار مسافر پہ غشی طاری تھی

سینہ زن نوحہ کناں بھائی بھتیجوں کا تھا غم
یہ اسیروں کی سر راہ عزاداری تھی

راہ کانٹوں سے بھری پاؤں تلے گرم زمین
جوئے خوں سے آنکھ سے پانی کی طرح جاری تھی

بے کسی فاقہ کشی در بدری اہلِ حرم
مولا سجادؑ تھے اور قافلہ سالاری تھی

اُف وہ رخسارِ سکینہؑ پہ طمانچوں کے نشاں
یہ ستمگاروں کی اک حدِ ستمگاری تھی

نہ عماری نہ کجاوہ نہ سروں پر چادر
سر اٹھانے میں بھی بیمار کو دشواری تھی

گھر سے جب نکلے تھے غازیؑ کا علم تھا سر پر
وہ مدینے سے تھی، یہ شام کی تیاری تھی

چلتے چلتے کبھی غش آیا تو مولاؑ نے کہا
یا علیؑ چوٹ کلیجے پہ بہت کاری تھی

دفن کرتے ہوئے زنداں میں بہن کو اپنی
بولے دفناتا ہوں اس کو جو بہت پیاری تھی

ان کو ریحانؔ علمدار وفا کہتا ہوں
بعدِ عباسؑ انہی کی تو علمداری تھی

☆☆☆☆☆

اے چشمِ فلک دیکھ لے عباسؑ یہی ہے

(انجمن زینبیہ، بمبئی بھارت)

بازو ہیں جدا مشک تو سینے پہ دھری ہے
اے چشمِ فلک دیکھ لے عباسؑ یہی ہے

پیاسوں کے لئے خون بدن کا دیا سارا
تب جاکے مرے غازیؑ نے اک مشک بھری ہے

چادر کا محافظ تھا علم دارِ وفا تھا
چادر ہوئی بے آس وفا رونے لگی ہے

عباسؑ کے لاشے پہ یہ بولے شہؑ والا
دے اٹھ کے سہارا یہ کمر ٹوٹ چکی ہے

غازیؑ نے کہا کس طرح اب خیموں میں جاؤں
سقائی میری راہ کی دیوار بنی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس کو فلک سجدہ کرے
چھایا ستم کا اَبر ہے
جاری تمہارا جَبر ہے

زندہ ہمارا صبر ہے
زنداںؑ ہے یا قبرؑ ہے
ریحانؑ اور رضوانؑ کیا
جس نے بھی دیکھا رو دیا
نوحہ پڑھا ماتم کیا
حد ہے خدا نے بھی کہا

☆☆☆☆☆

جارہی ہے لو کرب و بلا

(انجمن مخدومہ کونین، کراچی)

جارہی ہے لو کرب و بلا
قید سے ہو کے رہا، بانیِ فرشِ عزا

کرب و بلا جانا ہے چہلم ہے منانا
فرشِ عزا بھائی کا اپنے ہے بچھانا
غمزدہ نوحہ کناں، بانیِ فرشِ عزا

یاد ہے عاشور کی اُس شام کا منظر
جلتے ہوئے خیمے تھے لٹتی ہوئی چادر

ل گئی اب تو ردا، بانیِ فرشِ عزا

سر ہیں شہیدوں کے ملے شکرِ خدا ہے
ہاتھ کھلے لوٹ کا سامان ملا ہے
کرنے تعمیرِ لحد بانیِ فرشِ عزا

عونؑ و محمدؑ کا نہ کر پائی تھی ماتم
دیتا تھا فرصت ہی کہاں بھائی تیرا غم
بچوں کو دینے دعا بانیِ فرشِ عزا

غازی علمدارؑ جری فکر نہ کرنا
قید سے آزاد ہوئی اب تیری بہنا
تیرے بازو کی قسم، بانیِ فرشِ عزا

بس یہ اذیت ہے کہ دشوار ہے جینا
ساتھ میرے آ نہیں پائے گی سکینہؑ
الوداع کہہ کے اُسے، بانیِ فرشِ عزا

قصرِ یزیدی کو عزا خانہ بنا کر
فرشِ عزا بھائی کا زنداں میں بچھا کر
ظلم کو کر کے فنا، بانیِ فرشِ عزا

اکبرؑ و قاسمؑ علی اکبرؑ کی پھوپھی ہوں
شام سے طے کر کے یہی بات چلی ہوں
کرنے چہلم باخدا، بانیِ فرشِ عزا

دیکھتے ہی رہ گئے سب ظلم کے بانی
لہجۂ حیدرؑ میں تھی خطبوں کی روانی
آئی ریحانؑ صدا، بانیِ فرشِ عزا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسینؑ کا مرتبہ زمانہ جانے

(انجمن مخدومہ کونین، کراچی)

رسولؐ جانے بتولؑ جانے
سنائے کیسے بتائے کیسے
حسینؑ کا مرتبہ زمانہ جانے

حسینؑ! انوارِ مصطفیٰؐ ہے
حسینؑ! زہراؑ کا لاڈلہ ہے
حسینؑ سے ہیں رسولِ اکرمؐ
یہ خود پیمبرؐ نے کہہ دیا ہے
کہاں ہے کوئی حسینؑ جیسا
اذان کی جستجو یہی ہے
نماز کی آبرو یہی ہے
کلامِ رب علیؑ کے لب پر
سنو سنو گفتگو یہی ہے
حسینؑ کا صبر اور سجدہ
حسینؑ قاری حسینؑ قرآن
رسولؐ کا دل بتولؑ کی جاں
علیؑ کی خوشبو حسینؑ میں ہے
حسینؑ محسن، حسینؑ احساں

حسینؑ سے کیا ہے رب کا رشتہ
حسینؑ بنیادِ لا الٰہ ہے
پناہِ دیں اور بادشاہ ہے
یزیدیت کی فنا یہی ہے
یہی خدا کا بھی فیصلہ ہے
حسینؑ کا رب سے کیا تھا وعدہ
حسینؑ ساجد، حسینؑ سجدہ
حسینؑ مقصد، حسینؑ مولا
نگاہِ قدرت یہ کہہ رہی ہے
حسینؑ قبلہ، حسینؑ کعبہ
حسینؑ رکھتا ہے کیا ارادہ
قلبِ رضوانؑ و ریحانؑ میں
جیسے الحمد قرآن میں
گونجتی ہے یہ غم کی صدا

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترثُوں میں علَم دیکھ کے کہتی تھی سکینہؑ
تقدیر میں زندان ہے اور تشنہ لبی ہے

زینبؑ نے کہا ہائے علمدارؑ کہاں ہو
مظلوم بہن نرغۂ اعدا میں گھری ہے

پہرے پہ علمدارؑ نہیں شامِ غریباں
وہ سوگیا ساحل پہ بہن جاگ رہی ہے

ہاتھوں سے کبھی بالوں سے چہرے کو چھپایا
غازیؑ کی بہن اس طرح زِندان چلی ہے

ریحانؔ کو عمرانؔ کو کیا خوفِ قیامت
بخشش کے لئے زینبؑ و عباسِ علیؑ ہے

☆☆☆☆☆

میں شام کی مسافرہ زینبؑ ہے میرا نام

(انجمن زینبیہ، بمبئی بھارت)

میں شام کی مسافرہ، زینبؑ ہے میرا نام
میں بانیِ فرشِ عزا، زینبؑ ہے میرا نام
مہمانِ دست کربلا، زینبؑ ہے میرا نام

اے کوفیو! اے شامیو! لِلّٰہ کچھ حیا کرو
ناموسِ مصطفیؐ کو تم پانی نہ دو، چادر تو دو
میں ثانیِ خیرالنساء، زینبؑ ہے میرا نام

شبیرؑ کی ہمشیر ہوں، قرآن کی تفسیر ہوں
جب سے مدینے سے چلی، مظلوم ہوں دلگیر ہوں
ہوتی رہی مجھ پر خفا، زینبؑ ہے میرا نام

زندہ ہوں اک مقصد لیے، فرشِ عزا گھر گھر بچھے
گھر گھر علم لہراؤں گی، وعدہ ہے میرا بھائی سے
وعدہ کروں گی میں وفا، زینبؑ ہے میرا نام

زخمی ہے سر زخمی بدن، خوں سے بھرا ہے پیراہن
ہم صورتِ باغِ فدک، لوٹا گیا میرا چمن
روئی ہوں مثلِ سیدہؑ، زینبؑ ہے میرا نام

ستر(۷۰) قدم کا فاصلہ، بھائی تہہ شمشیر تھا
یا مرتضیٰؑ یا مصطفیٰؐ، دیتی رہی میں تو صدا
میرا اخی مارا گیا، زینبؑ ہے میرا نام

بھائی کی پُرسہ دار ہوں، مجبور ہوں لاچار ہوں
بازو مرے باندھے گئے، کنبے کی میں غمخوار ہوں
مہمان دشتِ کربلا، زینبؑ ہے میرا نام

بیمارِ میرِ کارواں، آنکھوں سے جس کی خوں رواں
کرب و بلا سے جب چلا، پہنے ہوئے وہ بیڑیاں
ہمراہ تھی میں بے ردا، زینبؑ ہے میرا نام

میرے پسر مارے گئے، پُرسا ملا کچھ یوں مجھے
اہلِ ستم لے آئے ہیں، بازو رسن میں باندھ کے
دُرّوں کی دیتے ہیں سزا، زینبؑ ہے میرا نام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مانا بہت بے آس ہوں، شبیرؑ کا احساس ہوں
وارث علَم کی بن گئی، بس اب تو میں عباسؑ ہوں
میری وغا اب دیکھنا، زینبؑ ہے میرا نام

دربار میں لے آئے ہو، طاقت پہ کیوں اترائے ہو
میں تو ابھی خاموش ہوں، پھر کس لئے گھبرائے ہو
ہے قیدیوں سے خوف کیا، زینب ہے میرا نام

عمرانؔ مجھ کو ناز ہے، تقدیر پر ریحانؔ کی
کہتی ہے غازی کی بہن، نوحہ وہ جب لکھے کوئی
میں ہی اُسے دوں گی صلہ، زینبؑ ہے میرا نام

☆☆☆☆☆

اے شہِ مشرقین زندہ باد

(انجمن زینبیہ، بمبئی بھارت)

عصرِ عاشور آرہی تھی صدا
اے حُسینؑ غریب کشتۂ غم
تجھ سے راضی ہوا ہے تیرا خدا

اے شہِؑ مشرقین زندہ باد
ابنِ زہراؑ حُسینؑ زندہ باد

مر کے جینا سکھا دیا تُو نے
دل کو کعبہ بنا دیا تُو نے
یعنی پروردگارِ صبر ہے تُو

تُو ہے قرآنِ کربلا مولاؑ

اے شہِؑ مشرقین زندہ باد
ابنِ زہراؑ حسینؑ زندہ باد

راکبِ دوشِ مصطفیٰؐ ہے تُو
مقصدِ فکرِ مرتضیٰؑ ہے تُو
تیرا مکتب ہے فاطمہ زہراؑ
علم کا در ہے ترا دروازہ

اے شہِؑ مشرقین زندہ باد
ابنِ زہراؑ حسینؑ زندہ باد

تیرا سایہ رسولؐ کا سایہ
خود محمدؐ نے ہے یہ فرمایا
سن لے دنیا کہ میں حسینؑ سے ہوں
اور مجھ سے حسینؑ ہے میرا

اے شہِؑ مشرقین زندہ باد
ابنِ زہراؑ حسینؑ زندہ باد

تُو نے عظمت یہ کیسی پائی ہے
تیرا لہجہ بھی مصطفائی ہے
تیری دہلیز پر فرشتوں نے
آ کے کشکول رکھ دیا اپنا

اے شہِؑ مشرقین زندہ باد
ابنِ زہراؑ حسینؑ زندہ باد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صبر، ایثار اور وفا داری
ترے گھر سے چلی علمداری
مولا مخدوم کائنات ہے تُو
لوحِ محفوظ پر ہے نام تیرا
اے شۂ مشرقین زندہ باد
ابنِ زہراؑ حسینؑ زندہ باد

عکس و آئینہ ابو طالبؑ
موت تجھ پر نہ ہوسکی غالب
خون سے تیغ کاٹ دی تُو نے
کون ایسا جری ہے تیرے سوا
اے شۂ مشرقین زندہ باد
ابنِ زہراؑ حسینؑ زندہ باد

زیرِ خنجر وہ سجدۂ آخر
بارگاہِ خدا میں تھا حاضر
خوں سے کرکے وضو سرِ مقتل
تو نے اسلام کر دیا زندہ
اے شۂ مشرقین زندہ باد
ابنِ زہراؑ حسینؑ زندہ باد

بھائی بیٹوں پہ چل گیا خنجر
سر سے بہنوں کی چھن گئی چادر
دامنِ صبر ہاتھ سے نہ گیا
صبرِ ایوبؑ نے سلام کیا

اے شۂ مشرقین زندہ باد
ابنِ زہراؑ حسینؑ زندہ باد

ایک بیمار و ناتواں بیٹا
قافلہ لے کے سوئے شام چلا
قائدِ قافلہ تھا نیزے پر
چشمِ عالم نے معجزہ دیکھا
اے شۂ مشرقین زندہ باد
ابنِ زہراؑ حسینؑ زندہ باد

میں نے عمرانؔ جب یہ نوحہ پڑھا
عرش سے آرہی تھی ایک صدا
مثلِ ریحانؔ اعظمی کہہ دو
برسرِ فرشِ مجلسِ زہراؑ
اے شۂ مشرقین زندہ باد
ابنِ زہراؑ حسینؑ زندہ باد

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیوں آج سجا، دربارِ ستم بازارِ جفا

(انجمن مخدومہ کونین، کراچی)

شامیوں شرم کرو ذرا کوفیو شرم کرو ذرا
کیوں آج سجا دربارِ ستم بازارِ جفا

کنبہ میرا مارا گیا
بتلاؤ تو کیا جرم تھا
کیوں چھین لی سر سے ردا
قرآن نیزے پہ رکھا
یہ طوق اور یہ بیڑیاں
یہ ہتھکڑی اور میں کہاں
نوحہ کناں شہزادیاں
ہاتھوں میں سب کے ریسماں

ہنستے ہوئے نہ آؤ تم
بچوں کو نہ رلواؤ تم
پتھر تو نہ برساؤ تم
زہرؑا کو نہ تڑپاؤ تم
سادات ہیں دکھ پائے ہیں
ہم پہ غموں کے سائے ہیں
کانٹوں پہ چل کر آئے ہیں

پیاسے ہیں دڑے کھائے ہیں
صدیوں کے جو تھے فاصلے
لمحوں میں طے ہم نے کیے
کتنے ہی بچے مر گئے
ناقوں سے جو کچلے گئے
منظر وہ آتا ہے نظر
زینبؑ کرے پیدل سفر
رکتا نہیں غازیؑ کا سر
نیزے پہ بس یہ سوچ کر
یہ دیکھ کر غش آگیا
شیریں کے گھر جانا پڑا
بازو بندھے اور بے ردا
یوں بھی کیا وعدہ وفا

رہے گی ریحانؔ نوحہ خوانی
جہاں میں رضوانؔ کی زبانی
یہ نوکری بھی حسینؑ کی ہے
یہ نوکری ہوگی غیر فانی
صلہ ملے گا جو ہم کو اس کا

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہر ایک دور کی عزت حسینؑ کا پرچم

سیّد محمد نقی، (انجمن الذوالفقار، کراچی)

علیؑ کی شانِ جلالت حسینؑ کا پرچم
نبیؐ کی مہر نبوت حسینؑ کا پرچم
خدا کے دین پہ رحمت حسینؑ کا پرچم
ہر ایک دور کی عزت حسینؑ کا پرچم
بلند عرشِ علیٰ سے مقام ہے اس کا
نگاہِ رب میں بڑا احترام ہے اس کا

اِسی کو ہیں ابوطالبؑ سنوارنے والے
ابوتراب ہیں جاں اس پہ وارنے والے
رسولؐ اس کا ہیں صدقہ اُتارنے والے
اسے اٹھا نہیں سکتے ہیں ہارنے والے
علَم یہ وہ ہے جو دل کو یقین دیتا ہے
ہر ایک جنگ میں فتحِ مبین دیتا ہے

کمالِ عزم حسینیؑ کا آئینہ ہے علَم
فلک مثال ہر اک کے لئے کُھلا ہے علم
حسینیتؑ کے مخالف سے کہہ رہا ہے علم
یزیدیت کے سروں کو جُھکا چُکا ہے علم
جو اس پہ ہاتھ ہے وہ پنجتنؑ کا پنجہ ہے
نبیؐ کی بیٹی کی چادر کا یہ پھریرا ہے

یہ سرنگوں نہ ہوا ظلم کی ہواؤں میں
مہک اسی کی ہے کونین کی فضاؤں میں
بنا رہا ہے یہ سورج سدا گھٹاؤں میں
اسی کا ذکر رہا ہے شریف ماؤں میں
یہ کم نسب کے مُقدر سے دور رہتا ہے
ہمیشہ دشمنِ حیدرؑ سے دور رہتا ہے

علیؑ کی عین میں شامل علَم کی عین بھی ہے
علَم یہ حمزہؑ و جعفرؑ بھی ہے حسینؑ بھی ہے
دل بتولؑ کی دھڑکن نبیؐ کا چین بھی ہے
اسی پہ ناز کناں ربِ مشرقین بھی ہے
حسنؑ کی صُلح کی تحریر کا قلم یہ ہے
میانِ کرب و بلا دین کا بھرم یہ ہے

کڑی ہو دھوپ تو سائے کا کام کرتا ہے
زمیں پہ رہ کے فلک سے کلام کرتا ہے
اِسے سلام ہمارا امام کرتا ہے
یہ مومنین کے گھر پر قیام کرتا ہے
اِسی کو دیکھ کے مشکل ہلاک ہوتی ہے
زمیں اسی کے ہی سائے سے پاک ہوتی ہے

خدا کے گھر کی حفاظت کا ذمہ دار ہے یہ
قلم نبیؐ کا ہے حیدرؑ کی ذوالفقار ہے یہ
ازل سے آدم و عیسیٰ کا اعتبار ہے یہ
خدائے پاک کے ہاتھوں کا شاہکار ہے یہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ازل سے نور کے پیکر اسے اُٹھاتے ہیں
امامِ عصرؑ گلے سے اِسے لگاتے ہیں

علیؑ کے ہاتھ پہ قرآن بن کے اُترا ہے
یہ قلبِ دین پہ ایماں بن کے اُترا ہے
ظفر نصیب کی پہچان بن کے اُترا ہے
قرآنِ فتح کا جزدان بن کے اُترا ہے

تمام جھنڈے رعایا ہیں بادشاہ ہے علم
جو بعدِ کُن یہ کُھلا، آج تک کُھلا ہے علم

یہ کربلا میں بڑے کرب کا شکار رہا
لبِ فرات رہا اور بے قرار رہا
لہو میں ڈوب گیا اور پُرسا دار رہا
برائے پیاسی سکینہؑ یہ اشکبار رہا

کٹے جو بازوئے عباسؑ تیغِ قاتل سے
اُٹھا تھا یہ بھی نہا کے لہو میں ساحل سے

نقی ہمارے گھروں پر ہے سائباں یہ علَم
بنا ہوا ہے حفاظت کا آسماں یہ علم
کسی دلیر کی عظمت کا ہے نشاں یہ علم
سلام کرتا ہوں میں تو ملے جہاں یہ علم

ریحانؔ اعظمی بس یہ اصول ہے میرا
علم کے سائے میں نوحہ قبول ہے میرا

☆☆☆☆☆

دربار رو دیا کبھی، بازار رو دیا

سیّد محمد نقی، (انجمن الذوالفقار، کراچی)

دربار رو دیا کبھی، بازار رو دیا
زینبؑ کی بے ردائی پہ، بیمار رو دیا

سینہ فگار ہوگیا، بازو جدا ہوئے
غازیؑ کی آنکھ سے کبھی، آنسو نہیں گرے
زینبؑ جو روئی، ہائے علمدارؑ رو دیا

ہو کر اسیر عونؑ و محمدؑ کی ماں چلی
روحِ بتولؑ ساتھ میں محوِ فغاں چلی
جو آبلوں میں چبھ گیا، وہ خار رو دیا

نوک سناں پہ آنکھ نہ کھولی حسینؑ نے
گریہ سُنا بہن کا شہِ مشرقین نے
اِک آہ بھر کے خُلد کا سردار رو دیا

افسوس کتنا خشک گلا تھا حسینؑ کا
خنجر لعین کا حلق پہ سو(۱۰۰) بار رُک گیا
تڑپے حسینؑ خنجرِ خونخوار رو دیا

زینبؑ کا نام پوچھ رہا تھا یزید جب
ہلنے لگا مزارِ محمدؐ ہوا غضب
دربار میں تھا جو بھی، حیا دار رو دیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مانگی گئی سکینہؑ کنیزی کے واسطے
عابدؑ پہ بند ہوگئے جینے کے راستے
پروردگارِ صبر بھی اِک بار رو دیا

رسّی گلے میں، قیدِ ستم، بھائیوں کا غم
ڈوبا ہوا لہو میں تھا، عباسؑ کا علم
زینبؑ کا قلبِ مُضطر و لاچار رو دیا

زنجیر سے بندھے ہوئے ہاتھوں سے جب امام
ننھی بہن کے دفن کا کرتے تھے انتظام
اللہ یعنی کُل کا، مددگار رو دیا

مارے گئے حسینؑ سرِ دشتِ کربلا
حد ہوگئی کہ اصغرِؑ کمسن نہیں رہا
یہ بات سُن کے قید میں، مختار رو دیا

جب زِین سے زمین پہ شبیرؑ گر گئے
اور لاش بے کفن کو لعین روندنے لگے
مقتل میں تب حسینؑ کا، رہوار رو دیا

نوحہ نقیؔ مسافرہَ شام کا پڑھا
مجلس میں اشک و آہ کا سیلاب آگیا
عرش و زمیں پہ جو تھا، عزادار رو دیا

ریحانؔ ذکرِ زینبؑ و شبیرؑ کی قسم
روتے ہیں ان کے ذکر پہ قرطاس اور قلم
جس کا بھی خوں تھا صاحبِ کردار رو دیا

☆☆☆☆☆

کیا ہوا بچّہ میرا، اے زمینِ کربلا

سیّد محمد نقی، (انجمن الاذوالفقار، کراچی)

بَین یہ زہراؑ کا تھا، اے زمینِ کربلا
کیا ہوا بچّہ میرا، اے زمینِ کربلا

نورِ نگاہِ نبیؐ، وارثِ تیغِ علیؑ
جو تیرا مہمان تھا، کیا ہوا بچّہ میرا
ڈھونڈتی پھرتی ہوں میں، پوچھتی پھرتی ہوں میں
کوئی بتا دے پتہ، کیا ہوا بچّہ میرا
چھوڑ کے آئی لحد، کون کرے گا مدد
دشت میں میرے سوا، کیا ہوا بچہ میرا
ناز سے پالا جسے، مار دیا کیوں اُسے
کچھ تو بتا دے خطا، کیا ہوا بچّہ میرا
چِین کے چکی اُسے، کیسے بتاؤں تجھے
تیرے حوالے کیا، کیا ہوا بچّہ میرا
بندِ کفن توڑ کے، میں نے لگایا گلے
ہائے کہاں کھو گیا، کیا ہوا بچّہ میرا
اشک بہاتی ہوں میں، خاک اُڑاتی ہوں میں
ہوگئی خود مرثیہ، کیا ہوا بچّہ میرا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عرش ہلا دوں گی میں، سب کو رُلا دوں گی میں
رب سے کروں گی گِلہ، کیا ہوا بچّہ میرا

نانا کا پیارا تھا وہ، میرا دُلارا تھا وہ
کیوں نہ کروں میں بُکا، کیا ہوا بچّہ میرا

قلبِ پیمبر تھا وہ، مالکِ کوثر تھا وہ
ہائے وہ پیاسا رہا، کیا ہوا بچّہ میرا

زہراؑ کا احساس ہے، نوحۂ عباسؑ ہے
اب لکھے ریحانؔ کیا، کیا ہوا بچّہ میرا

☆☆☆☆☆

امّاں میری امّاں مجھے پانی تو پلا دو

(سید محمد تقی، انجمن الا ذوالفقار)

امّاں میری امّاں مجھے پانی تو پلا دو
پانی نہ سہی پانی کی صورت ہی دکھا دو

سوکھی ہوئی زباں ہے، سوکھا ہوا گلا بھی
گرمی بھی بلا کی ہے، تپتا ہوا صحرا بھی
جلتا ہے بدن میرا، چادر ہی اُڑھا دو

امّاں میری امّاں

بابا میرا تنہا ہے، نو لاکھ عدو ہیں
میری طرح بابا بھی میرے، خشک گلو ہیں
ہیں ساقیِ کوثر میرے دادا کو صدا دو

امّاں میری امّاں

عباسؑ چچا سو گئے، دریا کے کنارے
بے چین ہے ہمشیر میری، پیاس کے مارے
جو اشک ہیں آنکھوں میں سکینہؑ کو پلا دو

امّاں میری امّاں

اب جام شہادت سے، میری پیاس بجھے گی
اب گود تمہاری مجھے، امّاں نہ ملے گی
کچھ دیر مجھے لوریاں دے دے کے سُلا دو

امّاں میری امّاں

ریحانؔ وہ معصوم، وہ بانو کا دلارا
یہ کہتے ہوئے جانب، میدان سدھارا
عباسؑ چچا آؤ مجھے دادِ وغا دو

امّاں میری امّاں

☆☆☆☆☆

اے وائے نہرِ علقمہ

(سید محمد تقی، انجمن الا ذوالفقار)

کہتی ہے دشتِ کربلا
گھر فاطمہؑ کا بے خطا
کیوں تین دن پیاسہ رہا
اے وائے نہرِ علقمہ
پیاسوں کی کیا تقصیر تھی

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا پاؤں میں زنجیر تھی
خیموں کا رُخ کیوں نہ کیا
اے وائے نہرِ علقمہ

سوکھے رہے اصغرؑ کے لب
اے بے وفا تیرے سبب
سیراب تیروں نے کیا
اے وائے نہرِ علقمہ

بہتا رہا اکبرؑ کا خوں
پھر بھی رہی تُو پُرسکوں
قطرہ نہ پانی کا دیا
اے وائے نہرِ علقمہ

یہ تھی تیری دریا دلی
اک مشک غازیؑ نے بھری
اُتنا ہی خون تُو نے لیا
اے وائے نہرِ علقمہ

پیاسی سکینہؑ رہ گئی
بچی کی کتنی پیاس تھی
دو چار قطرے اور کیا
اے وائے نہرِ علقمہ

جب تُو ہے مہرِ فاطمہؑ
تجھ پر تو حق زینبؑ کا تھا
محروم حق سے کر دیا

اے وائے نہرِ علقمہ

سُن کر صدائے العطش
کیونکر نہ آیا تجھ کو غش
سجادؑ کو غش آ گیا
اے وائے نہرِ علقمہ

گھر لُٹ گیا سادات کا
خیمہ جلا جھولا جلا
تُجھ سے نہ اِک خیمہ بُجھا
اے وائے نہرِ علقمہ

کیوں گڑ گئی نہ شرم سے
غازیؑ کے جب بازو کٹے
جب مشک سے پانی بہا
اے وائے نہرِ علقمہ

یہ ظلم کی حد ہے نقی
بچوں پہ تھی تشنہ لبی
روتی رہی آلِ عبا
اے وائے نہرِ علقمہ

اصغرؑ کا خوں شہہؑ نے ملا
ریحانؑ کیسا وقت تھا
پیاسا تھا مالک خلد کا
اے وائے نہرِ علقمہ

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ماتم کی صداؤں سے فلک کانپ اٹھے گا

(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)

تلمیذِ ریحان اعظمی: ثمر زیدی، دبئی

ماتم کی صداؤں سے فلک کانپ اٹھے گا
پھر فاطمہؑ اللہ سے فریاد کرے گی

جب حوریں لئے آئیں گی اک ننھا سا لاشہ
باچھوں میں بھرا دودھ لہو سے بھرا کُرتا
اور تیر سے خوں دیکھیں گی جس وقت ٹپکتا

ماتم کی صداؤں سے فلک کانپ اٹھے گا
پھر فاطمہؑ اللہ سے فریاد کرے گی

جبریلؑ اُٹھا لائیں گے مقتل کی زمیں کو
شمشیر کو خنجر کو بھی اور شمرِ لعین کو
خنجر تلے دیکھے گی جو ماں سرورِ دیں کو

ماتم کی صداؤں سے فلک کانپ اٹھے گا
پھر فاطمہؑ اللہ سے فریاد کرے گی

دو بازو علمدارؑ کے اِک مشکِ سکینہؑ
تر خون میں عباسؑ کے پرچم پھریرا
لے آئیں گی خود رب کی عدالت میں زہرؑا

ماتم کی صداؤں سے فلک کانپ اٹھے گا
پھر فاطمہؑ اللہ سے فریاد کرے گی

تابوت بنا عونؑ و محمدؑ کے جنازے
معصوم پسِ مرگ بھی جو رہ گئے پیاسے
رضوانِ جنا لائے گا جس وقت اُٹھا کے

ماتم کی صداؤں سے فلک کانپ اٹھے گا
پھر فاطمہؑ اللہ سے فریاد کرے گی

دو بالیاں تر خون میں ہاتھوں میں اُٹھائے
اِک جھولے کی کچھ راکھ کو دامن میں چھپائے
اِک ماں نظر آئے گی جو گردن کو جُھکائے

ماتم کی صداؤں سے فلک کانپ اٹھے گا
پھر فاطمہؑ اللہ سے فریاد کرے گی

اِک گٹھڑی میں اِک رات کے دولہا کا جنازہ
مہدی کی مہک لاشے میں اور ہاتھوں میں کنگنا
دیکھا تو قیامت میں قیامت ہوئی برپا

ماتم کی صداؤں سے فلک کانپ اٹھے گا
پھر فاطمہؑ اللہ سے فریاد کرے گی

وہ بعدِ پیمبرؐ جو ستم زہرؑا پہ ٹوٹے
حق سے کیا محروم تو رونے پہ تھے پہرے
اللہ وہ احوال اگر بی بی سے پوچھے

ماتم کی صداؤں سے فلک کانپ اٹھے گا
پھر فاطمہؑ اللہ سے فریاد کرے گی

وہ شام کا دربار وہ زنداں کی مصیبت
وہ طوق وہ زنجیر وہ دُرّوں کی اذیت

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دفنائی سکینہؑ کی بندھے ہاتھوں سے میّت
ماتم کی صداؤں سے فلک کانپ اٹھے گا
پھر فاطمہؑ اللہ سے فریاد کرے گی

مانگی گئی جس وقت کنیزی میں سکینہؑ
تب زینبؑ و سجادؑ کا شق ہوگیا سینہ
رونے کے سوا کچھ نہ تھا بی بی کا قرینہ
ماتم کی صداؤں سے فلک کانپ اٹھے گا
پھر فاطمہؑ اللہ سے فریاد کرے گی

کس طرح شمرِ منظرِ محشر کا بیاں ہو
جس وقت نقیؔ سارا فلک نوحہ کناں ہو
جس وقت لبِ زہراؑ پہ فریاد و فغاں ہو
ماتم کی صداؤں سے فلک کانپ اٹھے گا
پھر فاطمہؑ اللہ سے فریاد کرے گی

☆☆☆☆☆

مرحبا حسینؑ، مرحبا حسینؑ

(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)

مرحبا حسینؑ، مرحبا حسینؑ
مرحبا حسینؑ، مرحبا حسینؑ
شاہِ کربلا حسینؑ
رسولؐ کی دُعا حسینؑ
کمالِ مرتضٰی حسینؑ
جو دیکھا زیرِ تیغ تو، پکار اُٹھا خدا حسینؑ
مرحبا حسینؑ، مرحبا حسینؑ

اثر اثر دُعا دُعا، شریکِ کارِ انبیاء
دعائے فاطمہؑ یہی، علیؑ کا ہے یہ معجزہ
بڑھا اسی کے دم سے ہے، وقارِ دینِ مصطفیٰ
مرحبا حسینؑ، مرحبا حسینؑ

علیؑ ہیں دستِ کبریا، حسین دستِ مصطفیٰؐ
علیؑ ہیں شانِ اِنّما، حسینؑ روحِ ھَل اتیٰ
علیؑ اگر ہیں بُت شکن، حسینؑ نفسِ مرتضٰی
مرحبا حسینؑ، مرحبا حسینؑ

حسینؑ حُسنِ دین ہے، گُماں نہیں یقین ہے
خدا کی کائنات میں، گواہِ ماء و تین ہے
کتابِ حق کی آیتیں، یہ کہہ چکی ہیں بارہا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرحبا حسینؑ، مرحبا حسینؑ

سکونِ قلبِ فاطمہؑ، نہیں ہے کوئی دوسرا
حسنؑ شبیہِ مصطفیؐ، حسینؑ عکسِ سیدہؑ
نماز کی نماز ہے، پکارتی ہے کربلا

مرحبا حسینؑ، مرحبا حسینؑ

جری دلیر صف شکن، وفا پرست تیغ زن
یہی ہے صبر کا خدا، وطن میں ہو یا بے وطن
رسالتوں کا پاسباں، نبوّتوں کا آسرا

مرحبا حسینؑ، مرحبا حسینؑ

عظیم تھا عظیم ہے، رحیم ہے کریم ہے
دلِ رسولِؐ پاک میں، مقیم تھا مقیم ہے
یہی مدینہ و نجف، یہی ہے کعبۂ وفا

مرحبا حسینؑ، مرحبا حسینؑ

گلے پہ جب چھری چلی، بوقتِ محو بندگی
لرز رہا تھا آسماں، تڑپ رہی تھی موت بھی
حسینؑ قتل گاہ میں، حیات بانٹتا رہا

مرحبا حسینؑ، مرحبا حسینؑ

خدا سے کرکے گفتگو، لہو سے کر چکے وضو
نماز میں جھکا کے سر، پلا کے تیغ کو لہو
سُنی صدائے ارجعی، کہا میں سرخرو ہوا

مرحبا حسینؑ، مرحبا حسینؑ

پسر ہوں نوحہ خواں کا میں، وقار اپنی ماں کا میں

حسینؑ میرا دین ہے، رکھوں بھرم زباں کا میں
ریحان کی طرح سے میں، لگائے جاؤں گا صدا

مرحبا حسینؑ، مرحبا حسینؑ

☆☆☆☆☆

بازارِ شام جب آیا

(سید محمد تقی، انجمن الا ذوالفقار)

بازارِ شام جب آیا
زینبؑ کا دل گھبرانے لگا
سجّادؑ کو پھر غش آنے لگا

بازارِ شام جب آیا
کوٹھوں پہ تماشائی تھے کھڑے
ہر قیدی پر پتھر برسے
یہ قافلہ خوں میں نہانے لگا

بازارِ شام جب آیا
فضہؑ نے کہا شہزادی سے
سر غازی کا کیوں نیزے سے
وہ دیکھو زمین پر آنے لگا

بازارِ شام جب آیا
نیزے پہ سرِ سرورؑ رویا
زینبؑ نے تڑپ کر جب یہ کہا

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گھر آج بہت یاد آنے لگا
بازارِ شام جب آیا
کیا حال ہوا اُس قیدی کا
ہر منظر شام کی بستی کا
خوں کے آنسو رلوانے لگا
بازارِ شام جب آیا
بچے جو بندھے تھے اونٹوں پر
سب مر گئے اونٹوں سے گر کر
ماؤں کو یہ غم تڑپانے لگا
بازارِ شام جب آیا
کہتی تھی سکینہؑ اے بابا
دل کانپ رہا ہے پھر میرا
کیوں شمر مجھے بلوانے لگا
بازارِ شام جب آیا
نیزے سے صدا عباسؑ نے دی
اے میری پیاسی شہزادی
تیرا رونا مجھے رلوانے لگا
بازارِ شام جب آیا
سجاد کے زخمی شانوں پر
ہر ایک شقی خوش ہو ہو کر
پھر سے دُرے برسانے لگا
بازارِ شام جب آیا

رسی میں بندھے تھے اہلِ حرم
اور چار طرف تھے نامحرم
سجادؑ تو جاں سے جانے لگا
بازارِ شام جب آیا
جو شام میں دیکھا میں نے نقیؔ
وہ منظر نہ بھولوں گا کبھی
آنکھوں میں اندھیرا چھانے لگا
بازارِ شام جب آیا
ریحانؔ زیارت کی خاطر
جب شام ہوا تھا میں حاضر
دل ڈوبا میں گھبرانے لگا
بازارِ شام جب آیا

☆☆☆☆☆

یا حسینؑ یا حسینؑ

(سید محمد نقی، انجمن الا ذوالفقار)

یا حسینؑ یا حسینؑ
میری دنیا اجڑ گئی بابا
کیا بتاؤں کہ کربلا آکر
کیا قیامت گزر گئی بابا
یا حسینؑ یا حسینؑ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چکّیاں پیس پیس کر پالا
آپ نے جس کو فاطمہؑ زہرا
ہائے میں کیوں نہ مر گئی بابا
یاحسینؑ یاحسینؑ

آپ مُشکل کُشا ہیں اے بابا
کیجئے مشکل کو حل پئے زہراؑ
دیکھ لے موت اب میرا چہرہ
موت میری کدھر گئی بابا
یاحسینؑ یاحسینؑ

قبر سے کم تو گھر نہیں ہوگا
بھائی میرا اگر نہیں ہوگا
ایک لمحہ بسر نہیں ہوگا
بے برادر جو گھر گئی بابا

اپنے بچوں کا کیوں کروں ماتم
کم نہیں ہوتا دل سے بھائی کا غم
جی نہ پاؤں گی میں خدا کی قسم
ہر خوشی روٹھ کر گئی بابا

وہ سکینہؑ وہ دخترِ شبیرؑ
باپ کے غم میں مُضطر و دلگیر
لے گئے چھین کے گُہر بے پیر
خوں سے پوشاک بھر گئی بابا

جھولا اصغرؑ کا بسترِ بیمار

جل گیا بعد سیدِ ابرار
دیکھے ہر سمت حسرتوں کے مزار
جس طرف بھی نظر گئی بابا

کچھ امیری کا حال بھی سنئے
ہاتھ شمرِ لعین نے باندھے
چار جانب تھے دشت میں لاشے
شام تک ننگے سر گئی بابا

وہ قطاریں سروں کی نیزوں پہ
کہیں قاسمؑ کہیں علی اکبرؑ
ایک نیزے پہ تھا سرِ اصغرؑ
دل پہ کیا کیا گزر گئی بابا

اپنے بھیا کو جب نہ پاؤں گی
سونا گھر ہائے کیسے دیکھوں گی
موت آجائے تو یہ سمجھوں گی
میری قسمت سنور گئی بابا

کیسے ریحانؔ اعظمی لکھوں
دل ہوا شدتِ الم سے خوں
جب تصور میں یہ صدائیں سنوں
آج زینبؑ بکھر گئی بابا

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جاری رہے گی یہ عزا، جاری رہے گی

(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)

بات تیری کربلا جاری رہے گی
مرضیِ معبود ہے خواہشِ زہراؑ ہے یہ
درد کے طوفان میں ایسا کنارا ہے یہ
جیسے مرض میں دوا، جیسے دوا میں شفاء
جاری ہے گی یہ شفاء، جاری رہے گی

مجلسِ شبیرؑ ہے ظرف کی تعمیر ہے
منکرِ غم کے لیے تیر ہے شمشیر ہے
جیسے علم کی ہوا، غازی کی جسے وفا
جاری رہے گی یہ وفا، جاری رہے گی

درس ہے کرب و بلا مکتبِ شبیرؑ کا
ایک ارادہ ہے یہ عابدؑ دلگیر کا
جیسے نبیؐ کی دعا جیسے علیؑ کی وغا
جاری رہے گی یہ وغا، جاری رہے گی

خونِ ابو طالبؑ دبدبۂ حیدریؑ
مرحب و عنتری کیسے کریں گے ہمسری
نامِ علیؑ ہے بقا باقی فنا ہی فنا
جاری رہے گی یہ فنا، جاری رہے گی

فرشِ عزا کی قسم تازہ رہے گا یہ غم

قبر سے محشر تلک غم یہ رہے گا بہم
پرچمِ عباسؑ کی رُک نہیں سکتی ہوا
جاری رہے گی یہ ہوا، جاری رہے گی

آؤ چلیں کربلا کرنے کو ماتم بپا
تاکہ وہاں ہوسکے اجرِ رسالت ادا
قرض نہیں فرض ہے ہم پہ نمازِ بُکا
جاری رہے گی یہ بُکا، جاری رہے گی

روضۂ عباسؑ پر ہم بھی کریں حاضری
ثانیِ زہراؑ کہے آئے میرے ماتمی
فاطمہؑ زہرا تمہیں خُلد کریں گی عطا
جاری رہے گی یہ عطا، جاری رہے گی

شام کے بازار میں ظلم کے دربار میں
جب گئے اہلِ حرم نرغۂ اغیار میں
کہتے تھے اہلِ جفا تم پہ یہ جور و جفا
جاری رہے گی یہ جفا، جاری رہے گی

سارے مسلمان تھے حافظِ قرآن تھے
وارثِ قرآں مگر سب پسِ زندان تھے
دشمنِ آلِ عبا تجھ پہ خدا کی سزا
جاری رہے گی یہ سزا، جاری رہے گی

بین سکینہؑ کے تھے اب تو رہائی ملے
گھٹنے لگا میرا دم کون بچائے مجھے
اے میرے پیارے چچا سنتے نہیں کیوں صدا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جاری رہے گی یہ صدا، جاری رہے گی
سیدِ سجادؑ کی جلتی تھیں جب بیڑیاں
کیسے نقیؔ ہو بیاں اہلِ حرم کی فغاں
خون کی اک علقمہ حشر تلک باخدا
جاری رہے گی باخدا، جاری رہے گی
روک لے اپنا قلم حد سے بڑھا اب تو غم
ہوگی ریحانؔ اعظمی چشمِ محمدؐ بھی نم
اہلِ عزا کے لیے قلبِ نبیؐ کی دعا
جاری رہے گی یہ دعا، جاری رہے گی

☆☆☆☆☆

برستے تیروں میں یہ کس کا جنازہ نکلا

(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)

برستے تیروں میں یہ کس کا جنازہ نکلا
لہو میں ڈوب کے تابوت یہ کیسا نکلا
گھر سے جاکر نہ جنازہ کوئی واپس آیا
ہائے تقدیر نے زینبؑ کو یہ دن دکھلایا
ایک تابوت کسی گھر سے دوبارہ نکلا
پہلے تو زہرِ ہلاہل سے جگر کاٹ دیا
بعد میں تیروں سے مولا کا کفن سُرخ کیا
سرخرو ہو کے محمدؐ کا نواسہ نکلا
قبر میں فاطمہؑ زہرا کو نہیں ہے آرام

بجھ گیا ہے جو چراغ ابو طالب سرِ شام
ہوگا کربلا میں جو کچھ اُس کا نتیجہ نکلا
بھائی کی لاش پہ زینبؑ کا عجب عالم ہے
اور افسردہ علمدارؑ کا بھی پرچم ہے
صُلح نامہ کا ورق خون میں ڈوبا نکلا
سر کو ٹکراتے ہیں شبیرؑ بصد آہ و بُکا
خونِ دل اشکوں کی صورت ہوا آنکھوں سے رواں
چشمِ کلثوم سے بھی اشکوں کا دریا نکلا
ہائے تنہا ہے اخی ہائے برادر کی صدا
آرہی تھی در و دیوار سے لمحہ لمحہ
تشت میں کٹ کے حسنؑ کا جو کلیجہ نکلا
قبرِ پیغمبرؐ اسلام بھی ہے نوحہ کناں
خلد میں حیدرِؑ کرار کو اب چین کہاں
خاک اُڑاتا سرِ جنت میرا مولا نکلا
ابتدا ہوگئی کیا کرب و بلا کی لوگوں
تیر تابوت پہ برسے ہیں جفا کے دیکھو
آج سورج بھی یہ ہی نوحہ سنا نکلا
ہے جگر چاک نقیؔ مولا حسنؑ کے غم میں
میں بھی مصروف ہوں ریحانؔ اسی ماتم میں
آنکھ سے اشکِ قلم سے میرے نوحہ نکلا

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زینبؑ میری بہنا، زینبؑ میری بہنا

(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)

زینبؑ میری بہنا، زینبؑ میری بہنا
دُکھیا میری بہنا بے کس میری بہنا
تم شب کی نمازوں میں ہمیں بھول نہ جانا
جو بھائی پہ گزری ہے بہن سب کو بتانا
زندان میں بھی فرشِ عزاء میری بچھانا
نوحہ میری غربت کا سنانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا، زینبؑ میری بہنا
جب شامِ غریباں میں میری یاد ستائے
جب فوج عدو لوٹنے چادر تیری آئے
جب نیند سکینہؑ کو میرے بعد نہ آئے
سینے پہ سکینہؑ کو سُلانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا، زینبؑ میری بہنا
مسند میرے نانا کی جلائیں گے ستمگر
دُکھ دے کے سکینہؑ کو رُلائیں گے ستمگر
سجادؑ کو کانٹوں پہ چلائیں گے ستمگر
سجادؑ کو دُرّوں سے بچانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا، زینبؑ میری بہنا
بابا جو سرِ شامِ غریباں چلے آئیں
* اور آ کے کلیجے سے بہن تم کو لگائیں

چادر تیرے سر پہ میرے بابا جو نہ پائیں
تم بالوں سے چہرے کو چھپانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا، زینبؑ میری بہنا
عباسؑ کو اکبرؑ کو جو پوچھیں میرے بابا
ہم کو جو بصد رنج پکاریں میرے بابا
جلتے ہوئے جھولے کو جو دیکھیں میرے بابا
رودادِ الم اُن کو سنانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا، زینبؑ میری بہنا
عباسؑ کے پرچم کو کلیجے سے لگا کر
سجادؑ کو جلتے ہوئے خیموں سے بچا کر
غم عونؑ و محمدؑ کا بھی سینے میں چھپا کر
اشکوں کے چراغوں کو جلانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا، زینبؑ میری بہنا
جب شام کے بازاروں سے گلیوں سے گزرنا
مظلومی پہ شبیرؑ کی جی کھول کے رونا
لیکن اے بہن حوصلہ عابدؑ کا بڑھانا
تم قصرِ یزیدی کو گرانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا، زینبؑ میری بہنا
ایک قافلہ نیزوں پہ تیرے ساتھ چلے گا
اشکوں کی جو کرتا ہوا برسات چلے گا
قرآں کی سُناتا ہوا آیات چلے گا
رو رو کے تم ہم کو رُلانا میری بہنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زینبؑ میری بہنا، زینبؑ میری بہنا
زنداں کے اندھیرے میں اگر روئے سکینہؑ
جس وقت وہ زندان میں ڈھونڈے میرا سینہ
دشوار تو ہوجائے گا اِس حال میں جینا
سر میرا سکینہؑ کو دِلانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا، زینبؑ میری بہنا
زنداں سے رہا ہو کے وطن جس گھڑی جانا
گُرتا میرا نانا کی لحد پر جو بچھانا
مظلومی کے قصے اُنہیں رو رو کے سُنانا
بازو کے نشاں اپنے دکھانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا، زینبؑ میری بہنا
جب اُجڑے ہوئے گھر میں کبھی جائیو زینبؑ
صغرا کو میری سینے سے لپٹائیو زینبؑ
پینے کے لئے پانی اگر پائیو زینبؑ
تم فاتحہ شربت پہ دلانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا، زینبؑ میری بہنا
رو رو کے نقی کہتے رہے سید والا
جا میری بہن تجھ کو ہے اللہ کو سونپا
ریحانؔ سرِ کرب و بلا حشر بپا تھا
شبہؔ کہتے تھے آنسو نہ بہانا میری بہنا
زینبؑ میری بہنا، زینبؑ میری بہنا

☆☆☆☆☆

چھٹ کے قید سے آئی ہے زینبؑ

(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)

چھٹ کے قید سے آئی ہے زینبؑ
اے لاشۂ بے سر تیرا سر لائی ہے زینبؑ
بے کفن تجھے چھوڑ کر گئی
بے رِدا ہوئی قید میں رہی
میں تجھے کفن بھی نہ دے سکی
ہو کے در بدر آئی ہے زینبؑ
اے لاشۂ بے سر تیرا سر لائی ہے زینبؑ
فاتحہ تیری میں نہ کرسکی
رو سکی نہ میں لاش پر تیری
ریسماں بندھی بے رِدا ہوئی
یوں جھکائے سر آئی ہے زینبؑ
اے لاشۂ بے سر تیرا سر لائی ہے زینبؑ
بھائی جب میرا گھر اُجڑ گیا
قید ہوکے جب قافلہ چلا
بے کفن تھے تم، میں تھی بے رِدا
لے کے چشمِ تر آئی ہے زینبؑ
اے لاشۂ بے سر تیرا سر لائی ہے زینبؑ
وہ سفر کیا میں نے بھائی جان
کس طرح کروں اُس کا بیاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس سفر میں تھا موت کا گماں
کر کے وہ سفر آئی ہے زینبؑ
اے لاشۂ بے سر تیرا سر لائی ہے زینبؑ

اپنے غازیؑ کو ڈھونڈتی پھری
راہ میں کبھی قید میں کبھی
یاد بھی کیا اور صدا بھی دی
دینے یہ خبر آئی ہے زینبؑ
اے لاشۂ بے سر تیرا سر لائی ہے زینبؑ

دل پہ نقش ہے شام کا سفر
پا برہنہ تھی اور ننگے سر
تھا ہجومِ عام دیکھی جدھر
خستۂ جگر آئی ہے زینبؑ
اے لاشۂ بے سر تیرا سر لائی ہے زینبؑ

سر کھلے تھے ہم چادریں نہ تھیں
دور آسماں سخت تھی زمیں
غمگسار تھا کوئی بھی نہیں
دیکھ جاگ کر آئی ہے زینبؑ
اے لاشۂ بے سر تیرا سر لائی ہے زینبؑ

لُٹ گیا جو گھر غم نہیں کیا
مر گئے پسر غم نہیں کیا
شق ہو جگر غم نہیں کیا
ہاں برہنہ سر آئی ہے زینبؑ

اے لاشۂ بے سر تیرا سر لائی ہے زینبؑ

اب وطن کو میں کیسے جاؤں گی
تم کہاں گئے کیا بتاؤں گی
تم کو گھر میں جب میں نہ پاؤں گی
سوچتی اِدھر آئی ہے زینبؑ
اے لاشۂ بے سر تیرا سر لائی ہے زینبؑ

بس ریحانؔ بس روک لے قلم
داستانِ غم ہوچکی رقم
کربلا میں ہے اِک صدائے غم
تیرے روضے پر آئی ہے زینبؑ
اے لاشۂ بے سر تیرا سر لائی ہے زینبؑ

☆☆☆☆☆

شبیرؑ کا سرتن سے جدا ہوگیا جس دم

(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)

شبیرؑ کا سرتن سے جدا ہوگیا جس دم
تن خاک پہ سر نیزے پہ لے کر چلے اظلم
میدانِ بلا سوگ میں کرنے لگا ماتم
سیدانیاںؑ سر پیٹ کے رونے لگیں پیہم
شبیرؑ کا سر نیزے پہ کہتا تھا بدن سے
اللہ تجھے ڈھانپ دے اے کاش کفن سے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

القصّہ یہ سر شام کے دربار میں پہنچا
قرآن سناتا ہوا پڑھتا ہوا نوحہ
آنکھوں سے ٹپکتا تھا لہو بر سرِ نیزہ
تھا رنج عیاں چہرے سے زینبؑ کی رِدا کا

جب کرب و بلا قید سے یہ قافلہ آیا
پھر سے جسد و سر ملیں وہ مرحلہ آیا

جس وقت نظر سر کی پڑی اپنے بدن پر
دیکھا کہ سجا زخموں سے ہے وہ تنِ اطہر
نہ گور مُیسر نہ کفن کے لئے چادر
گویا ہوا تب اپنے بدن سے سرِ سرورؑ

کیا حال میرے بعد ہوا کچھ تو بتا دے
کیا گزری بدن تجھ پہ وہ احوال سُنا دے

ناگاہ بدن پر ہوا اِک لرزہ سا طاری
جو زخم تھے سب پھٹ گئے خوں ہوگیا جاری
کہنے لگا وہ سر سے بصد گریہ و زاری
اے سر بڑی پُر درد ہے تقدیر ہماری

تُو نیزے پہ قران سناتا جو چلا تھا
گھوڑوں نے مجھے دشت میں پامال کیا تھا

پوشاک پُرانی جو دمِ قتل تھی مجھ پر
وہ لُوٹ کے سب لے گئے آخر کو ستمگر
انگلی میں انگوٹھی تھی نشانیٔ پیمبرؐ
اُس کے لئے انگلی پہ چلایا گیا خنجر

اعضائے بدن خاک پر یوں بکھرے تھے سارے
لگتا تھا کہ بکھرے ہیں یہ قران کے پارے

جلتی ہوئی ریتی نے مجھے ڈھانپنا چاہا
مجھ پر پرِ جبریلؑ بھی کرنے لگے سایہ
سورج نے تمازت کو بہت اپنی گھٹایا
پر نانا کی اُمت نے کفن بھی نہ اوڑھایا

میں خاک پہ جلتا رہا روتی رہیں زہرؑا
صدقے میرے اِس حال پہ ہوتی رہیں زہرؑا

تیروں پہ معلق تھا کہاں تھا میں زمیں پر
غربت پہ میری تڑپا بہت لاشۂ اکبرؑ
پھر بعد میں وہ تیرے ہوئے سینے سے باہر
اچھا ہوا اُس وقت نہ تھی سینے پہ دختر

سب تیر گزر جاتے سکینہؑ کے بدن سے
گر جاتا فلک فرش پہ اِس رنج و محن سے

سب قافلہ رُخصت ہوا میں رہ گیا تنہا
پھر جشنِ ظفر دشت میں کرنے لگے اعداء
عباسؑ کا لاشہ جو پڑا تھا لبِ دریا
وہ بھی میری مظلوی پہ خود نوحہ کناں تھا

مجھ پر تو اے سر بعدِ شہادت بھی جفا تھی
اے سر تو بتا شام کی جو آب و ہوا تھی

یہ سُن کر سرِ شاہؑ سے خوں ہوگیا جاری
لب ملنے لگے دشت پہ لرزہ ہوا طاری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سر بولا نہ سُن پائے گا روداد ہماری
وہ راہِ مصیبت بڑی مشکل سے گزاری

وہ منظر غمناک میری آنکھوں نے دیکھے
دشمن کو بھی اللہ نہ دکھلائے وہ لمحے

زینبؑ کے کھلے سر پہ برستے رہے پتھر
تھی زد پہ طمانچوں کے سکینہؑ میری دختر
سجادؑ پہ دُرّوں کی تھی برسات برابر
بڑھتا تھا ستم اور، جو میں کہتا تھا رو کر

اے ظالموں دیکھو میری بچی کو نہ مارو
کچھ دیر کو سجاد کے یہ طوق اُتارو

کوٹھوں پہ تماشائی تھے اور اہلِ حرم تھے
جکڑے ہوئے زنجیروں میں عابد کے قدم تھے
اے میرے بدن میرے یتیموں پہ ستم تھے
اِک زینبؑ دلگیر تھیں اور سینکڑوں غم تھے

میں نے وہ ستم دیکھے ہیں ہالائے سناں سے
پُرسے کو مَلک آگئے گھبرا کے جناں سے

رکھا گیا جس وقت مجھے طشتِ طلا میں
سر ننگے حرم آئے تھے دربارِ جفا میں
کفار کی سب عورتیں بیٹھی تھیں ردا میں
بے پردہ بہن میری تھی دربار، بلا میں

دنداں پہ چھڑی مار کے ظالم یہ پکارا
آواز دو کیوں آتا نہیں شیر خدا کا

دم توڑتے میں نے تو سکینہؑ کو ہے دیکھا
زندان میں مرقد میری بچی کا بنا تھا
کچھ غسل و کفن بھی نہیں ہو پایا تھا اُس کا
چپکا جو بدن سے تو اُترتا نہ تھا کُرتا

آنکھوں میں میری یہ جو لہو دیکھ رہا ہے
یہ حال سکینہؑ کے جنازے پہ ہوا ہے

یہ گفتگو سر اور بدن کی جو نقیؔ تھی
کربل کی زمیں اور فضا کانپ رہی تھی
روداِدِ ستم جسم پہ اور سر پہ لکھی تھی
گودی میں لئے سر جو کھڑی بنتِ علیؑ تھیں

ریحانؔ وہ لاشے جو سرِ دشت پڑے تھے
وہ فرطِ غم و رنج سے سب کانپ رہے تھے

☆☆☆☆☆

فِضّہ جو ایک خاص کنیزِ بتولؑ تھیں

(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)

فِضّہ جو ایک خاص کنیزِ بتولؑ تھیں
بیتِ نبیؐ میں آیتِ حق کا نزول تھیں
زہرؑا جسے پسند کریں ایسا پھول تھیں
حسنینؑ کو یہ ماں کی طرح سے قبول تھیں

جُھک کر حسنؑ حسینؑ کیا کرتے تھے کلام
مادر سے پہلے اُن کو کیا کرتے تھے سلام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ جانتی تھیں کیا ہیں طہارت کی منزلیں
طے کر رہی تھیں سانسوں میں عصمت کی منزلیں
تھیں اُن کے راستے میں امانت کی منزلیں
بتلا رہی تھیں سب کو رسالت کی منزلیں

قرآن و اہلبیت کی تفسیر کرتی تھیں
پلکوں سے اسمِ فاطمہؑ تحریر کرتی تھیں

سب تخت و تاج چھوڑا تھا عشقِ بتول میں
گھل مل گئیں تھیں پائے امامت کی دھول میں
کیا اُن کا مرتبہ تھا نگاہِ رسولؐ میں
خوشبو مثال تھیں یہ نبوتؐ کے پھول میں

کہنے کو تھیں کنیز مگر شانِ الاماں
اُن کو شہیدِ کرب و بلا نے کہا ہے ماں

زینبؑ سی عالمہ بھی اُسی تربیت میں تھی
تھی علمِ سیدہؑ کی جو فِضّہ میں روشنی
زینبؑ کے ساتھ ساتھ وہی شام تک گئی
کوہِ الم کئی ملے ٹھوکر نہیں لگی

چاندی تھا نام صبر کا ذر بن کے آئیں تھیں
یہ سیدہؑ کی بزم میں حُرؑ بن کر آئیں تھیں

وہ کربلا میں عصر کا ہنگام الاماں
اِک تشنہ لب حسینؑ ہزاروں تھیں برچھیاں
خیمے کے در پہ خاک اُڑاتی تھیں بیبیاںؑ
ناگاہ بن میں شامِ غریباں ہوئی عیاں

مقتل میں شادیانوں کے بجنے کا شور تھا
جلتے گھروں میں چادریں لٹنے کا شور تھا

گھوڑے جو دوڑنے لگے لاشِ حسینؑ پر
زینبؑ کے ساتھ فضہ نکل آئیں ننگے سر
زینبؑ بھی دل فگار تھیں یہ بھی تھیں نوحہ گر
کہتی تھیں اے حسینؑ میرے پارۂ جگر

تیری بلائیں لے کے یہ لونڈی نہ مر گئی
اے لال میری موت نہ جانے کدھر گئی

کہتی تھیں یہ کنیز وفائیں نبھائے گی
زینبؑ کے ساتھ قید میں فضہ بھی جائے گی
جتنے بھی رنج آئیں گے دل پر اُٹھائے گی
فِضّہ تیری بہن کی ردا بن کے جائے گی

دُرّہ تیری بہن پہ اُٹھائے گا جب شقی
زینبؑ سے پہلے دُرّہ وہ فِضّہ ہی کھائے گی

ہاں اے نقیؔ یہ بات بھی بزمِ عزا میں ہو
جانا اگر کسی کا بھی کربلا میں ہو
سجدہ ادا جو مرقدِ شاہِ ھدیٰ میں ہو
فِضّہ کا واسطہ بھی تمہاری دعا میں ہو

فِضّہ کا نام سُن کے کہیں گے میرے امام
اماں غریب بیٹے کا لے لیجئے سلام

ریحانؔ کیا بیان ہو فِضّہ کی منزلت
مستور میں نہیں کوئی ایسی وفا پرست

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عباسؑ کی وفا سے اُنہیں دوں مناسبت
زینبؑ کی طرح گزرے ہیں آلام اُن پہ سخت
سائے کی طرح ساتھ رہی ہیں حیات میں
سوتی ہیں بعدِ مرگ بھی زینبؑ کے ساتھ میں
فِضّہ جو ایک خاص کنیزِ بتولؑ تھیں

☆☆☆☆☆

یاعونؑ محمدؑ، یاعونؑ محمدؑ

(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)

سر تا بہ قدم روحِ وفا عونؑ و محمدؑ
کردار میں جعفرؑ باخدا عونؑ و محمدؑ

آئینۂ عباسؑ تھے عکسِ ابو طالبؑ
بچپن میں ہی ازبر رہے قراں کے مطالب
یعنی اسدِ کرب و بلا عونؑ و محمدؑ

سر تا بہ قدم روحِ وفا عونؑ و محمدؑ

کردار میں پیکار میں گفتار میں دیکھا
جُز حضرتِ عباسؑ تو ثانی نہ تھا اُن کا
جس وقت ہوئے محوِ وغا عونؑ و محمدؑ

سر تا بہ قدم روحِ وفا عونؑ و محمدؑ

تصویر علیؑ دونوں تھے میدان وغا میں
جب برسرِ پیکار ہوئے کرب و بلا میں
تھے اکبرؑ و عباسؑ نما عونؑ و محمدؑ

سر تا بہ قدم روحِ وفا عونؑ و محمدؑ

تاکید تھی مادر کی سوئے نہر نہ جانا
پیاسے ہو تو پیاسے ہی گلے اپنے کٹانا
رَد کیسے کریں ماں کا کہا عونؑ و محمدؑ

سر تا بہ قدم روحِ وفا عونؑ و محمدؑ

میدان میں جب دونوں کی تلواریں چلی تھیں
دو بجلیاں اِک وقت میں اعدا پہ گری تھیں
تھے جوشِ علیؑ قہرِ خداؑ عونؑ و محمدؑ

سر تا بہ قدم روحِ وفا عونؑ و محمدؑ

لڑتے ہوئے جب زین سے آئے وہ زمیں پر
مقتل میں بچھانے لگے جبریلِ امیں پر
یہ ماں کی دُعا کا تھا صِلہ عونؑ و محمدؑ

سر تا بہ قدم روحِ وفا عونؑ و محمدؑ

صد شکر نقیؔ لب پہ ہے اُن بچوں کا نوحہ
جان دے کے سرِ زینبؑ مُضطر کیا اونچا
جب ہوگئے ماموں پہ فدا عونؑ و محمدؑ

سر تا بہ قدم روحِ وفا عونؑ و محمدؑ

ریحانِ عزا عونؑ و محمدؑ کی عزا میں
شامل ہیں میرے لفظ بھی زینبؑ کی دعا میں
کرتے ہیں مجھے لفظ عطا عونؑ و محمدؑ

سر تا بہ قدم روحِ وفا عونؑ و محمدؑ

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اے شاہِ شہیداںؑ

(سید محمد نقی، انجمن الاذوالفقار)

اے شاہِ شہیداںؑ، اے میرے برادر
خواہر تیرے قرباں، اے میرے برادر

ہے شامِ غریباں کا اندھیرا میرے بھیا
جلتے ہوئے خیموں کا پہرہ میرے بھیا
اب کوئی مدد کو نہیں آتا میرے بھیا
صد چاک ہوا میرا کلیجہ میرے بھیا
اب کوئی نہیں میرا سہارا میرے بھیا
اے شاہِ شہیداں، اے میرے برادر

عباسؑ گئے قاسمؑ و اکبرؑ بھی سدھارے
مارے گئے وہ پھول میرے آنکھوں کے تارے
دیکھو کہ ردا اب تو نہیں سر پہ ہمارے
اس حال میں ماں جائی بہن کس کو پکارے
کانوں سے سکینہؑ کے بہے خون کے دھارے
اے شاہِ شہیداں، اے میرے برادر

تم قتل ہوئے پانی بھی تم نے نہیں پایا
تم نے تو اُٹھایا تھا جوان لال کا لاشہ
لاشے کو تیرے ہائے زمیں سے نہ اُٹھایا
بعد آپ کے بھیا ہمیں اعداء نے ستایا
اسباب تو کیا جھولائے اصغرؑ بھی جلایا
اے شاہِ شہیداں، اے میرے برادر

برچھی میں وہ اُلجھا ہوا اکبرؑ کا کلیجہ

اور ایسے میں آ پہنچا تھا جب قاصدِ صغریٰ
کس طرح کلیجے کو تھا سینے میں سنبھالا
مضمون وہ اشکوں سے جو صغریٰؑ نے لکھا تھا
مرتے ہوئے اُس لال کو کس طرح سُنایا
اے شاہِ شہیداں، اے میرے برادر

جب کاتبِ تقدیر کی کانپی تھی کلائی
کس طرح لحد اصغرؑ ناداں کی بنائی
روتی تھی زمیں عرش بھی دیتا تھا دہائی
جس وقت ملی خاک میں بانو کی کمائی
وہ چاند سی صورت جو تہہِ خاک چھپائی
اے شاہِ شہیداں، اے میرے برادر

جب نہر سے بازوئے علمدارؑ اُٹھائے
کیا بیت گئی ہوگی دلِ زار پہ ہائے
ترخوں میں مشکیزے کو سینے سے لگائے
سقائے سکینہؑ جو نظر خاک پہ آئے
کیوں بیٹھ گئے خاک پہ نظروں کو جھکائے
اے شاہِ شہیداں، اے میرے برادر

جب آپ کی گردن پہ چلی ظلم کی تلوار
مظلوم بہن آپ کی تھی بے کس و لاچار
اور ضعف سے اُٹھ سکتے نہ تھے عابدِؑ بیمار
رُخ سوئے نجف کر کے پکاری میں کئی بار
امداد کرو آ کے میری حیدرِؑ کرار
اے شاہِ شہیداں، اے میرے برادر

میں رہ گئی تم مر گئے اس دشتِ بلا میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیوں نام میرا لکھا نہ فہرستِ قضا میں
کس طرح چھپاؤں تیرے لاشے کو رِدا میں
بے مُقنہ و چادر ہوں سرِ کرب و بلا میں
کب تک سہوں تنہا یہ ستم اور جفائیں
اے شاہِ شہیداں، اے میرے برادر

پہچان لیا مجھ کو کسی نے تو کہوں کیا
بتلاؤ تم ہی مجھ کو کوئی حل میرے بھیّا
سر تیرا گیا میرا بھی باقی نہیں پردہ
یاں دھوپ میں بے گور و کفن ہے تیرا لاشہ
زینبؑ سی زمانے میں کوئی ہوگی نہ دُکھیا
اے شاہِ شہیداں، اے میرے برادر

اُس شہر میں سوچو تو بھلا جاؤں گی کیسے
شہزادی کی صورت، جہاں دن میں نے گزارے
تھا تختِ حکومت جہاں بابا کا ہمارے
پہنچوں گی جو اُس شہر میں نظروں کو جُھکائے
مر جاؤں گی، مر جاؤں گی، بس شرم کے مارے
اے شاہِ شہیداں، اے میرے برادر

ریحانؑ سرِ دستِ بلا زینبؑ دلگیر
رو رو کے یہ ہی کرتی رہی درد کی تقریر
پردیس میں بگڑی ہے نبیؐ زادی کی تقدیر
چادر میری چھینی گئی مارے گئے شبیرؑ
سجادؑ کے پیروں میں بھی ہے آہنی زنجیر
اے شاہِ شہیداں، اے میرے برادر

☆☆☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas